کیفیت مجملی کتاب

یہ کتاب اصل مین ترجمہ ہے کتاب الطہارت ابو علی احمد بن محمد
بن یعقوب بن مُسْکُوَیہ رازی کا —
اس کتاب کو اونہون نی غالباً ۴۲۰ھ مین تصنیف فرمایا تہا —
کتاب اخلاق حکیم ابروس رسالہ ارسطاطالیس — مقالات حکیم
افلاطون ثانی کا یونانی سے عربی مین ترجمہ کیا —
یہ ہمعصر شیخ الرئیس حکیم ابو علی بن سینا کے ہین —
اونہون نے بھی اپنی بعض کتابون مین انکا ذکر کیا ہے —
سنہ ۴۲۰ھ ہجری مین دار فانی سے انتقال فرمایا —
خواجہ نصیر الدین محقق طوسی نے بخواہش ناصر الدین عبد الرحیم
بن ابی منصور بادشاہ اَلمُوْتُ وقُہِسْتَان سنہ ۶۳۳ھ ہجری مین بزبان
فارسی ترجمہ کرکے اخلاقِ ناصِری نام رکہا —
اسی کتاب کا ذکر سنکر سلطان ایلخان ہلاکو نے حضرت محقق کو

طلب کیا خورشاہ بن علاء الدین شاہ کے واسطے سے بادشاہ ہلاکو خان کی صحبت اختیار کی —

۱۲۵۶ء عیسوی مین اوسنے اپنے کل امور مہمہ ریاستکا انتظام محقق کے سپرد کیا —

کتاب تحریر اقلیدس — تحریر مجسطی — تحریر متوسطات — کتاب زیج ایلخانی — کتاب تذکرۃ الھیئت — کتاب سی فصل نجوم — بیست باب اصطرلاب وغیرہ وغیرہ مین تصنیف وتالیف فرمائین —

رصدخانہ مراغا تبریز بھی ہلاکو خان کی فرمایش سے آپنے مرتب فرمایا تھا —

جسمین کوئی دوربین نتھی مگر دن کو ستارونکی حرکت محسوس ہوتے تھے —

اصل کتاب الطہارۃ عربی کپتان فلی جر بیتس صاحب قائمقام صاحب رزیڈنٹ بہادر لکھنو کی فرمایش سے ۱۲۷۱ء ہجری مین مطابق ۱۸۵۴ء عیسوی مین چھپی —

مگر بسبب اسکے کہ زبان کتاب الطہارت کی عربی تھی اور ترجمہ محقق کا نہایت دقیق ودشوار فہم تھا کم استعداد سمجھہ نہین سکتے تھے

جناب حکیم سید ظفر مہدی صاحب تعلقدار علی نگر
رئیس جرول آنریری اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع بہرایچ ملک اودھ
نے ان دونوں کتابونکا زبان فصیح اردو مین ترجمہ کیا —
ایک تمہیدی حکایت مین ایک حکیم کی زبان سے اس کتاب کے
مطالب کو بہت توضیح و تفصیل سے بیان کیا ہے —
اکثر مطالب حسب حال زمانہ اضافہ فرمائے ہین —
مشکل مقامون کو سوالات وارد کر کے جواب مین حل کیا ہے —
اسکی دو جلدین ہین — جلد اوّل مین چار جلسے ہین —
جلسۂ اوّل اخلاق نیک مین یعنے انسان کی وہ ذاتی صفتین
جنسے چال چلن درست ہوتا ہے —
جلسۂ دوم اون برے چال چلنون کا بیان جنسے خراب
عادتین پیدا ہوتی ہین —
جلسۂ سوم بری عادتون کے علاج کا طریقہ جسکے خیال کرنے
سے عادات بد زایل ہو جاتے ہین —
جلسۂ چہارم گھر کے انتظام کا بیان — گھر بنانے کے اصول
— مال حاصل کرنے اور خرچ کرنے کے طریقے — لڑکون کی تربیت
بولنے چالنے کے آداب — چلنے پھرنے کی تہذیب — کھانا

کہانے اور ریاضت کرنے کے اصول - نوکرون سے خدمت لینے کے قاعدے - نیک طینت ملازم کی پہچان -

دوسری جلد مین دو جلسے ہین

پہلا جلسہ آپس کے میل جول باہم لطف واتحاد دوستی کی حقیقت اور ہر ایک کے اقسام - تمدن کی شرح - اجتماعات مردم کا طریقہ - اور جو جو امر اسکے متعلق ہین -

دوسرا جلسہ بادشاہون - راجاؤن - تعلقدارون کا رعایا کے ساتھہ اور رعایا کا اونکے ساتھہ سلوک اور اوسکے وجوہ و اسباب - ادنے واعلے ہر قسم کے لوگون سے ملنے کا طریقہ - ہر ایک کے حدود ومراتب - باہم دوستون کے شرائط علاوہ اسکے بہت سے مفید اصول وقواعد اسکے ذیل مین بیان کیے گئے ہین - آخر مین حکیم افلاطون کی وصیت کا ترجمہ جو حکمت اخلاق مین نہایت مفید ہے درج کیا گیا ہے - زیادہ تفصیل مطالب کی ہر جلد کی فہرست صفحات سے معلوم ہوگی - فقط

المرقوم ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ ہجری مطابق ۲۳ - جنوری سنہ ۱۸۸۵ع

سید ہادی حسن منیجر مطبع عین الفیوض جرول

فہرست تہذیب الخصایل و تہذیب الفضایل جلد اوّل

مضمون کتاب	نمبر صفحہ
حمد و نعت و منقبت	۳
سبب تالیف و ذکر کتاب الطہارۃ حکیم ابو علی بن مسکویہ خازن رازی	۴
حکایت تمہیدی و ذکر سلطان بہرام شاہ	۹
خسرو مرزا کا مسافرت اختیار کرنا	۱۰
والاگہر کا وارد بغداد ہونا اور تحصیل علوم کرنا	۱۲
والاگہر کا عرضداشت لکھنا اور فرمان شاہی مشعر طلب والاگہر	۱۳
کوچ کرنا والاگہر کا اور وارد شہر ہو کر بہرام شاہ کے خبر مرگ پانا	۱۵
درخواست وزیر کی جواب والاگہر کا درباب سلطنت ...	۱۶
تخت نشینی والاگہر کی اور لقب عادل شاہ ہونا	۱۸
پرسش حالات ملکی و دریافت کرنا اصول مملکت کا	۱۹
تفصیل ترتیب کاغذات سلطنت و تقرر وزیر	۲۰
وزیر کا اہل عملہ کو سمجھانا اور طریقہ نمک حلالی و کارگذاری تعلیم کرنا	۲۱
تقسیم اوقات شبانروزی عادل شاہ	۲۲
ورود ایک حکیم کا شہر میں اور مضمون اشتہار حکیم	۲۳-۲۴
بادشاہ کا طلب کرنا حکیم کو اور شرائط حکیم صاحب کے	۲۴

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۲۵	سوالات بادشاہ وجوابات حکیم صاحب ....
۲۶	تشبیہ علم کی حیات سے ....
۲۷	تشبیہ علم کی دوربین سے اور حیات دوامی عالم کی ......
۲۸	انسان کی فضیلت حیوان پر بسبب علم کے ....
۳۰	خصلتین جانورونکی آدمیون مین ....
۳۳	تشبیہ نابینا کی جاہل سے ....
۳۴	تشبیہ قلبِ جاہل مکان تاریک سے ....
۳۵	علم کا دولتِ لازوال ہونا ....
۳۷	بے علم کسی کام کا نتیجہ نہین معلوم ہوسکتا ....
۳۹	ذکر کلمبس حکیم ومسافرتِ امریکن ....
۴۰	حکمت کی تعریف اور بیانِ اقسام ....
؍؍	حکمت نظری کی تین قسمین ....
۴۲	اصولِ علم فلسفہ اور اصول ریاضی وہندسہ وحساب
ایضاً	اصول علمِ نجوم وہیئت وماہیتِ موسیقی ....
۴۳	فروع علمِ ریاضی وذکر معدنیات ونباتات وحیوانات ..
ایضاً	اصولِ علمِ نفس وعلمِ طب واحکامِ نجوم وعلم فلاحت وغیرہ

فہرست جلد اوّل

مضمون کتاب	نمبر صفحہ
علم صرف و نحو و معنی و بیان و بدیع وغیرہ	۴۳
تفصیل حکمت عملی تہذیب اخلاق و تدبیر منزل و سیاست مدن	۴۴
انسان کے اشرف المخلوقات ہونیکی وجہ	۴۶
ترجیح حیوان کی نباتات پر اور انسان کی حیوان پر	۴۷
انسان کے سب کاموں کا تدبیر سے نکلنا	۴۸
فرق تدبیر بہایم اور تدبیر انسان مین	ایضاً
انسان مین بہت سے اقسام کا ہونا اور فضیلت ایک کی دوسرے پر	۴۹
ترجیح انسان کی فرشتون پر	۵۰
اخلاق نیک کا پیدا ہونا عادت طبیعت سے اور فرق ہر ایک کا	۵۱
نفس انسان کے نیک و بد ہونے مین اختلاف حکما	ایضاً
ہر شخص کے افعال و اخلاق کے مختلف ہونیکا سبب اور طریقہ ہر ایک کی تعلیم کا	۵۲

جلسہ اوّل بیان مین تہذیب اخلاق کے

مضمون کتاب	نمبر صفحہ
تین قوتین انسان کی جنپر کل افعال کا مدار ہے	۵۵
اعتدال قوت ناطقہ کا علم و حکمت سے	ایضاً
ماہیت علم کی توضیح	۵۶
صفت عدالت کا مرکب ہونا شجاعت و عفت و سخاوت سے	۵۷

فہرست جلد اول

مضمون کتاب	نمبر صفحہ
قول حکماے اصول فضائل انسانی مین	۵۷
صفات حمیدہ کا اثر دوسرون تک پہونچنا ...	۵۸
حکمت کی ماتحت فضیلتون کا شمار اور تعریف ہر ایک کی	ایضاً
فضائل تحت شجاعت کے گیارہ قسمون کا شمار اور تعریف ہر ایک کی	۵۹
عفت کے ماتحت بارہ فضیلتون کا بیان اور تعریف ہر ایک کی	۶۱
صفت سخاوت کے لوازم اور انکی سات قسمون کا بیان ..	۶۳
عدالت کے ماتحت بارہ صفتون کا بیان اور ہر ایک کی تعریف	۶۶
جلسۂ دوم بیان رذائل و قانون حفظ صحت	
ہر ایک فضیلت کے مقابل مین دو دو رذیلتین ہین ..	۶۹
کمی و بیشی رذائل کی وجہ	۷۱
معرفت اصحاب فضائل حقیقی و مصنوعی	۷۲
سخاوت کے معنے اور فضول خرچ کی شناخت	۷۴
شجاعت کی تعریف بزدلی اور بہادری بیجا کی مذمت ..	۷۶
عدالت کی ترجیح جملہ فضائل پر اور اسکے وجوہ	۷۹
عدالت کی مثال اشکال مربعات سے	۸۰
تین قسمین امور انتظام معیشت کی	ایضاً

جلسۂ دوم

مضمون کتاب	نمبر صفحہ
تعریف عادل کی اور مثال اوسکی خط مستقیم سے	۸۱
ضرورت سکہ شاہی کی	۸۲
ضرورت حاکم وقت کی اور پابندی اوسکے احکام کی ..	۸۳
اطاعت ناموس اکبر و بادشاہ کی اور نقصانات اطاعت نکرنیکی	۸۴
صاحبان حکمت و عفت و شجاعت کا عادل کی اعانت کرنا	۸۵
ظلم کے اقسام اور کمی و زیادتی ایک کی دوسرے سے ...	۸۶
عدالت کے اقسام ازروے عمل	ایضاً
حق تعالے کے حقوق بندون پر اور معاوضہ اوسکا عبادت و اطاعت سے	۸۸
شکر خدا کی تین قسمین اور ہر ایک کا بیان	۸۹
انبیا کے حقوق بندون پر اور معاوضہ اوسکا اطاعت سے	۹۰
حقوق والدین کے اور معاوضہ اوسکا فرمان برداری سے	۹۱
حقوق اعزا و اقارب اور تقدیم و تاخیر ایک کی دوسرے پر	۹۲
حقوق جنسیت و قومی ہمدردی	۹۳
عادل کا کام اور طبیعی فعل اوسکا	ایضاً
طریقہ فضایل حاصل کرنے کا	۹۴
طبیعت کا اوستاد اول ہونا	۹۵

فہرست جلد اوّل

مضمون کتاب	نمبر صفحہ
طبیعی قوتونکی پیدائش اور تقدیم ایک کی دوسرے پر..	۹۶
تہذیب اخلاق کے سکہانیکا زمانہ اور طبیعی قوتونکا گھٹنا بڑہنا	۹۷
صنعت سے اخلاق کا حاصل ہونا............	۹۸
تہذیب اخلاق سکہانےمین ابتدا علم طب سے اور فائدہ اوسکا	۹۹
قوت نظری کے بڑہانیوالے علوم بہ ترتیب......	۱۰۰
سعادت بدنی اور سعادت مدنی کی تفصیل......	ایضاً
طریقہ حفظ صحت فضایل کا..........	۱۰۱
صحبت اصحاب فضایل مین بیٹھنا.........	۱۰۲
سلاطین اور وزرا کی زحمتون کا زیادہ ہونا.....	۱۰۵
بے نظمی سے مصیبتون کا زیادہ ہونا.........	ایضاً
تفصیل زحمات امرا و سلاطین...........	۱۰۶
لغات حقیقی علم و حکمت کا زوال ہونا........	۱۰۷
قول ارسطاطالیس معیشت کی اصل غرض مین.....	ایضاً
تلاش لذات کا خود مرض ہونا..........	۱۰۸
ضروری مصارف کی فکر نکرنا خلاف عقل ہے....	۱۰۹
نفس کا روکنا اور بیضرورت عقلی کے اطاعت نکرنا...	۱۱۰

مضمون کتاب	صفحہ نمبر
اقلیدس حکیم کی حکایت	۱۱۱
کاہلون کی صحبت سے احتراز چاہیے	ایضاً
کم رتبہ آدمیون کی ملاقات کا فائدہ	۱۱۲
مطلع ہونا اپنے عیوب پر	ایضاً
حکیم جالینوس کی کتاب اطلاع معائب نفسانی کا ذکر	۱۱۳
اصرار کرنا دوست سے کہ وہ معائب پر اطلاع دے اور تدبیر اوسکے دفع کی	ایضاً
مؤلف کا قول اطلاع معائب مین اور ترجیح دشمن کی دوست پر	۱۱۴
قول حکیم یعقوب کندی ہمچشمونکی عادات و افعال سے عبرت حاصل کرنا	۱۱۵
نفس سے حساب لینا اور تنبیہ کرنا	ایضاً
جلسۂ سوم معالجات امراض نفسانی	
علاج امراض نفس کا بالضد ہونا	۱۱۶
طریقہ علاج نفس کا اور شناخت مرض کی	۱۱۷
علاج نفس سے قبل علاج بدن کا ضرور ہونا	۱۱۹
ایک قوت سے دوسری قوت کا علاج اور ذلیلت سے دوسری ذیلت کا	۱۲۰
علاج نفس کا طریقہ بالسلم اور بالقطع کا	۱۲۱
قوت نظری کے امراض مہلکہ اور ہر ایک کا علاج ...	۱۲۲

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۱۲۳	وجہ ایجاد علم منطق کی اور ذکر حکمائے سوفسطائی کا ......
۱۲۴	علاج جاہل بسیط و مشابہت جاہل کی جانور سے ......
۱۲۵	حقیقت جہل مرکب کی اور افضل ہونا جہل بسیط کا مرکب سے
۱۲۶	امراض قوت غضبیہ اور سبب خلقت غضب کا ....
۱۲۷	شخص غضبناک کی مثال ڈوبتی ہوئی کشتی سے ......
۱۲۸	غضب کی دس قسمیں اور ہر ایک کی تعریف ......
۱۲۹	عُجب و افتخار کا علاج ....
۱۳۰	حکایت غلام حکیم یونان کی ....
۱۳۱	مزاح اور دل لگی کے اعتدال پر لانیکا طریقہ اور مثالیں ....
۱۳۲	اپنے فعل پر ہنسنا اور علاج اوسکا ....
۱۳۳	غدر محبت اور اوسکے اقسام ....
۱۳۴	عمدہ چیزوں کے ضائع ہونے پر رنج کرنیکی مذمت ....
۱۳۵	غضب بےمحل کی مثالیں ....
۱۳۶	حکایت سکندر فیلقوس ....
۱۳۷	جُبن و بزدلی کا علاج ....
۱۳۹	ایک حکیم کی نقل لطیف ....

فہرست جلد اوّل

مضمون کتاب	نمبر صفحہ
خوف مرگ کی مذمت	۱۴۰
حقیقت موت کی اور ماہیت موت طبیعی و موت ارادی و حیات ابدی کی	۱۴۲
نقل قول شیخ الرئیس ابو علی سینا درباب قباحت بقا...	۱۴۵
سبب کراہت مرگ کا اور مذمت طول حیات کی....	۱۴۶
ایک بادشاہ کا دو غلاموں کو ماموریہ تجارت کرنا....	۱۴۸
امراض قوت شہوانی معالجۂ افراط شہوت.....	۱۴۹
نقل قول امام غزالی و تشبیہ شہوت پسند کی حاکم ظالم سے	۱۵۰
اقسام شہوت نسوانی و مذمت اوسکی زیادتی و کمی کی	۱۵۱
اشخاص حسن پرست و مذمت زنان بازاری و عشق کی..	۱۵۲
حکایت ایک سوار بوالہوس کی اور اقسام مردان بوالہوس کے	۱۵۴
عشق کی ماہیت اور علاج اوسکا..........	۱۵۵
حزن کی ماہیت اور سبب اوسکا........	۱۵۶
علاج حزن کا اور طریقۂ تسلی قلب کا.........	۱۵۷
مثال واسطے رفع ملال کے اور اشیار فانیکا مستعار ہونا..	۱۵۹
حسد کی ماہیت اور طریقہ علاج کا اور برائیاں اوسکی......	۱۶۰-۱۶۱
فرق درمیان حسد و غبطہ کے اور تقسیم غبطہ کی دو قسموں پر..	۱۶۲

فہرست جلد اوّل

ب

جلسۂ چہارم

مضمون کتاب	نمبر صفحہ
قاعدہ کلیہ معالجہ امراض نفس کا...............	۱۶۳
جلسۂ چہارم تدبیر منزل و انتظام خانہ داری	
فضایل صحبت اہل اخلاق کے اور سلاطین کا پابند اخلاق ہونا..	۱۶۶
زمانیکی ناقدری اور مضرتین ترک اخلاق کی.........	۱۶۷
حوالہ اقوال ہرمس حکیم کا اور نقل قول حکیم بوعلی سینا اور ذکر جناب محقق طوسی	۱۶۸
گھر بنانے کی ضرورت اور ماہیت منزل کی........	۱۶۹
فرق غذاے انسان کا غذاے حیوان سے.........	۱۷۰
ضرورت دوسرے شخص کے واسطے بقاے شخصی و بقاے نوعی کی	۱۷۱
دفع شبہ ازدواج مکرر..............	۱۷۲
تحقیق ازدواج مکرر کی اور شرط عدالت زوجہ کا بیان..	۱۷۳
عورتونکی ایک شوہر پر حصر ہونے کی وجہ.........	۱۷۴
گھر مین ایک شخص کا رئیس ہونا..............	۱۷۵
طریقہ سلوک صاحب خانہ کا نسبت عیال کے.......	۱۷۶
تعریف حکمت منزل اور ضرورت تدبیر منزل کی......	۱۷۷
تشبیہ کامل مدبر منزل کی طبیب حاذق سے.......	۱۷۸
تطبیق حالات منزل کے اعضاے مریض سے.....	۱۷۹

فہرست جلد اوّل

مضمون کتاب	نمبر صفحہ
گھر کے مختلف لوگون سے اعتدال بہم پہونچانا	۱۸۰
قواعد تعمیر منزل از روئے حکمت	۱۸۱
دروازہاے بلند اور تعدد قطعات کی وجہ عقلی	۱۸۲
ضرورت فراہمی سامان منزل و وجوہ علیحدگی مکان زنانہ	۱۸۳
مکانات شاگرد پیشہ وغیرہ کے لوازم	۱۸۴
جوار نیک کا اختیار کرنا اور حکایت مکان حکیم افلاطون کی	۱۸۵
مال کی ضرورت اور فائدہ اوسکا	۱۸۶
سکہ کا واسطہ تنقیح قیمت ہونا اور منتظم عالم ہونا	۱۸۷ تا ۱۸۹
تدابیر مداخل زر و شروط تحصیل و اقسام مداخل	۱۸۹
معاملات مین بے ایمانی کی مذمت اور جائز نہونا عار کا تحصیل معاش مین	۱۹۰
عمدہ پیشون کی تفصیل	۱۹۲
برے پیشون کی تفصیل	۱۹۳
مکروہ طبع پیشون کی ضرورت	۱۹۴
اوسط کے پیشہ اور افکار آسانی و تسہیل کی تاکید	۱۹۵
برے طریقے تحصیل معیشت کے	۱۹۶
دوسرا مطلب تدابیر حفاظت مال اور شرائط حفاظت کی	۱۹۷

فہرست جلد اوّل

مضمون کتاب	نمبر صفحہ
طریقہ انتظامِ مصارف	۱۹۸
پس انداز کرنا اتفاقات کیواسطے	۱۹۹
سبب قرضداری، زیرباری و اصول کلیہ تجارت ..	۲۰۰
اندوختہ کرنیکی ضرورتین اور طریقہ اوسکا	۲۰۱
تیسرا مطلب مخارج مال مین	۲۰۲
صرف بیجا اور اوسکی مثالین	۲۰۳
تین قسمین مصارف مال کی	۲۰۴
صرف خیر کے شرائط	۲۰۵
مصارف مین توسط اختیار کرنا اور جواز زیادتی کا ...	۲۰۶
تزویج و تأہل کا فائدہ	۲۰۸
عورتون کے اقسام اور مراتب از روئے فضیلت کی .	۲۰۹
مذمت طمع مال و جمال کی اور نقصانات زنِ جمیلہ ..	۲۱۰
سیاست زوجہ کی اور اطاعتِ زوجہ کا انجام ...	۲۱۱
دو بیبیون سے انتظامِ خانہ داری غیر ممکن	۲۱۴
وہ امور جنکا لحاظ زوجہ کے ساتھ ضروری ہے	۲۱۵
باز رکھنا عورتون کا لہو لعب و مسکرات سے	۲۱۶

فہرست جلد اوّل

مضمون کتاب	صفحہ نمبر
نیک عورتونکی علامتین اور عمدہ خصلتین	۲۱۷
بُری عورتون کی پہچان اور انکی عادتین	۲۱۸
تشبیہ بدسرشت عورتون کی اور پانچ قسم کی بدعورتین..	۲۱۹
تجرّد کی فضلیت غیر منتظم کیواسطے	ایضاً
لڑکون کی تربیت اور دودھ پلانے کے شرایط اور عمدہ تعلیمین	۲۲۰
مذمّت شکم پرستون کی اور ماہیت غذا کی	۲۲۵
متعدد اوقات مین لڑکون کو غذا دینا.......	۲۲۶
موٹے کپڑے پہنانا لڑکون کو اور زیادہ سونے نہ دینا...	۲۲۷
ہواخوری و ریاضت ومشی کا عادی کرنا.........	۲۲۸
صفات تعلیم کے اور شرایط ہم مکتب لڑکون کے....	۲۲۹
گھٹانا مال کی قدر کا لڑکونکی نگاہون مین........	۲۳۰
علوم حکمت نظری سکہانا..........	۲۳۱
لڑکونکی طبیعت کا پہچاننا کہ کس علم کیطرف مائل ہے...	۲۳۲
ایک علم کی تکمیل کرنا چاہیے اور باقی علوم بقدر ضرورت	۲۳۳
تعلیم کے ساتھ ریاضت کرنا........	۲۳۴
بادشاہان فارس کا طریقہ تعلیم.........	۲۳۵

فہرست جلد اوّل

مضمون کتاب	نمبر صفحہ
بقراط حکیم کی حکایت	۲۳۵
عورتون کی تعلیم اور اونکے ہنر کی تفصیل	۲۳۶
آداب سخن اور زبان کی ماہیت	۲۳۷
حروف والفاظ کی ماہیت اور کتابت کا فائدہ	۲۳۸
گفتگو کی علت اور جانورونکی آواز سے انسانکی آواز کا فرق	۲۳۹
علم ادب کے اقسام اور پابندی آداب سخن کی ضرورت	۲۴۰
ہمیشہ سوچ سمجھکر بات کرنا اور ہر محل کے مناسب تقریر	۲۴۲
طریقہ تذکرۂ علمی اور خیال مذہب اہل صحبت کا	۲۴۳
شخص مقبول کا قول نقل کرنا	۲۴۴
بعید از عقل بات نہ کہنا اور اوسکے ذیل مین ایک حکایت	۲۴۵
سُننے والونکے فہم کے موافق تقریر کرنا اور الحاح وسخن پرستی کی ممانعت	۲۴۶
تقریر کم کرنا اور سماعت زیادہ کرنا اسپر ایک حکیم کا لطیفہ..	۲۴۷
چلنے پھرنے کے طریقے اور اوسمین کسی چیز پر محویت نکرنا....	۲۴۸
رستے کے داہنے بائین چلنا اور بزرگونسے پیش قدمی نکرنا - فرزند ابوذر کی حکایات	۲۴۹
سواری کی تہذیب اور طریقہ سوار ہونیکا	۲۵۰
طریقہ کتب بینی کا اور بعض جزئیات	۲۵۱

فہرست جلد اوّل

مضمون کتاب	نمبر صفحہ
جگہ بیٹھنے کی غیر صحبت مین اور طریقہ سونیکا	۲۵۲
دو آدمیون کو ایک جگہہ سونا نچاہیے اور اوسکے متعلقات	۲۵۳
آداب طعام اور متعدد اوقات مین غذا کا کہانا	۲۵۴
غذا کے تین وقت اور ہر ایک وقت کی مقدار	۲۵۵
عمدہ ترین غذا از روئے حکمت	۲۵۶
ظروف کی صفائی اور اقسام ظروف کے از روئے حکمت	۲۵۷
دستر خوان کی لطافت اور پاکیزگی کی تاکید	۲۵۸
کہانا کہانیکی شایستہ طریقے	۲۵۹
ضرورت ریاضت بدنی اور اوسکے فائدے	۲۶۱
ریاضت کی دو قسمین اور ہر ایک کی تفصیل اور شرائط ..	۲۶۲
زمانہ ریاضت اور مقدار ریاضت	۲۶۳
ریاضت اخلاقی اور افراط و تفریط کی ممانعت ...	۲۶۴
آداب لباس و اختلاف اقسام لباس	۲۶۵
صاف و شفاف رکہنا لباس کا	۲۶۶
لباس کا گندہ اور موٹا ہونا اور بوئے خوش کا آنا	۲۶۸
حقوق والدین اور اونکی اطاعت کے اقسام	۲۶۹

فہرست جلد اوّل

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۲۷۰	فرق درمیان حق پدر و حق مادر کی اور حقوق کی تین قسمین
۲۷۲	اطاعت والدین کی تفصیل اور فرق درمیان اطاعت پدر و مادر
۲۷۳	اعزا و اقارب کی اطاعت ....
۲۷۴	سیاست خدام اور اونکا مشابہ ہونا اعضائے بدن کے
۲۷۵	تعلق خدمت مین انصاف کرنا ....
۲۷۶	طریقہ ملازم رکھنے کا اور قیافہ شناسی نوکر کی ....
۲۷۷	طریقہ وفاداری ملازم کا اور عادی کرنا خدمت پر ....
۲۷۸	اقسام ملازمین اور اقسام خدمات اور مراتب ہر ایک کے ..
۲۷۹	تقسیم کام کی اور نگرانی کارہائے متعلقہ کی صاحب خانہ کو
۲۸۰	طریقہ ملازم کے سزا دینے کا اور وقت موقوف کرنیکا کرنا ..
۲۸۱	بیان طبایع ملازمین کا اور ہر ایک کی طبیعت کی مناسب کام کا تعلق
۲۸۲	ہر ملک اور ہر شہر کے لوگونکے عادات اور خلقتین ....
۲۸۳	خاتمہ کتاب جلد اول و برخواست صحبت ....

تمام شد فہرست جلد اول

تہذیب الخصائل

تذہیب الفضائل

تقریظ

جناب مؤسس اساس علم و حکمت ✤ مؤسس ناموس شریعت و ملت ✤ معلم محاسن اخلاق ✤ متمم مکارم وفاق ✤ فرّاع فروع و اصول ✤ علامِ علوم معقول و منقول ✤ عماد الدین ✤ سناد المؤمنین ✤ آیة اللہ علی العباد ✤ و حجتہ فی البلاد ✤ العالم الربانی والمحقق الثانی **تاج العلماء** ✤ سراج الحکماء ✤ صدر الشریعة الغرا ✤ عین الحکمۃ البیضاء ✤ الوحید الأوحد ✤ **مولانا السید علی محمد** ✤ دامت انوار افاضاتہ ساطعہ ✤ و اقمار افاداتہ طالعہ ✤ یادگار حضرت **سلطان العلما جناب رضوان مآب** طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ

بر کتاب تہذیب التحصیل فی تہذیب الفضائل

باسمہ سبحانہ
وبحمدہ ما اعلی شانہ

علم اخلاق کی بزرگی و عمدگی شہرۂ آفاق ہے * اور اوسکی روشنی
کے سامنے چاند + ماند + چاندنی سرد ہے * سورج کا چہرہ زرد ہے *
دہوپ اوسکے آگے گرد ہے * اسلیئے کہ منطق وغیرہ مین ثابت
ہوا ہے کہ علم کی خوبی کا مدار اوسکے موضوع اور غایت کی خوبی
پر ہے بلکہ مذاق حکمت اخلاق تو یہ ہے کہ خالی عمدگی موضوع کی
بے سود ہے اگر غایت او نتیجہ کی عمدگی نہو الغرض انصاف کی
راہ سے فضیلت اور عمدگی علم کی منحصر ہے عمدگی مین اوسکے
نتیجہ اور فائدہ کی مثلاً فلسفہ اعلی اکے موضوع ہین خدا کہ جو سب سے
بڑہکے ہے داخل سہی لیکن صیغۂ غیب مین عقل متوسط کے
بیکار ہونے کی وجہ سے اس علم کا نتیجہ جو بجز حیرت کے اور کچہ
نہین ہوتا تو یہ علم ممدوح نہین رہا بلکہ عقل ہی کے راہ سے مذموم
ہوگیا ہے اور اسکی کیا خصوصیت عمدہ سے عمدہ جو چیز
تجویز کیجائے جب اوس مین کوشش بیکار ہوگی تو وہ سب
لغو ہے پس سب سے اہم غایت کا لحاظ ہوا اور اس علم

اخلاق کی غایت عمدۂ غایات مین سے ہے تو یہ علم بہی عمدہ ترین علوم
مین سے ہے دین کی راہ سے بہی و عقل کی راہ سے بہی لیکن دین کی راہ
سے پس اسلیے کہ یہ قوت بازوِ علمِ دین کا ہے اسلیے کہ علم دین میز
ہی پاک عقیدون کے بعد مدار ثواب و عذاب کا چال چلن ہے
پر رکہا ہے اور سب مذہبی عقیدے درستی چال چلن کا نتیجہ بہی
دیتے ہین پہر ایک تو مجمل علم ہوتا ہے جیسے جاہل کو اکسیر معلوم ہے
کہ یہ اکسیر ہے اور ایک تفصیلی جیسے اوسکے کاریگر رمتوس کو
کہ وہ اوسکی رتی رتی ایک ایک جز کو جانتا ہے اور آنچون کی
گہٹ بڑہ سے واقف ہوتا ہے اور علم دین سکے گرا دے
اوسکے حکمون کی لاگین اور بہید بے اس علم کے نہین کہلتے
اور لمین معلوم نہین ہوتین حالانکہ لم کے کہلجانے سے حکم مین
بڑی پختگی ہوجاتی ہے اور مثال اوسکی یہ ہے کہ زید نے
عمرو سے کہا کہ یہ کہانا نہ کہانا + تو منع تو کیا اور عمرو بہی اوسے
سمجہا لیکن اوسے تردد رہا کہ منشا اس حکم کا کیا تہا خود اوسکا
کہانا زید ہی کو منظور تہا یا مجہسے بڑہکے کسی اور کا یا میری نالائقی
یا اس کہانے کی برائی یا ناپاکی یا زہر کا ہونا اسمین یا اپنی خست
اور علیٰ ہذا القیاس تو ممکن ہے کہ وہ خفیف وجہون کو ترجیح

دیکھے یا اوس حکم کو بوجہ جان کے اور اوس حکم دینے والے کی
الفت پر بہروسا کر کے نافرمانی کر بیٹھے بخلاف اسکے کہ اگر زید
پہلے سے اپنا منشا بھی بیان کر دیتا کہ اسمین زہر ملا ہوا ہے تو تو
کبھی عمرو ہوسے سے بھی اودہر ہاتھہ نہ بڑہاتا تو اسی طرح دین
حق کی باتین ہر آدمی نواعلے تعلیم کی علم اخلاق سے کھل کے
غفلت کے پردے آنکھون پر سے اوٹھہ جاتے ہین اور معلوم
ہو جاتا ہے کہ اللہ اکبر یہ بہ پورے تہے اس اِس حکم شرعی
کے اور عقیدہ شرع کے حکمون کا اور ناطقون یعنے پیمبرون
اور اساسون یعنے اماسون کا بہت پختہ ہو جاتا ہے اور لیکن دنیا
کی راہ سے پس اسلیے کہ مدار ترقی و تنزل دنیا کا بھی چال
چلن ہی پر ہے اور جب کبھی کسی قوم نے ترقی کی ہے تو
ایک اچھے ہی چلن کی وجہ سے اور جب کبھی کسیکو تنزل ہوا ہے
تو ایک برے ہی چلن کی وجہ سے جیسا کہ خطبہ قاصعہ وغیرہ
سے جناب امیر علیہ السلام کے ثابت ہے الغرض اس علم
کا ایک ٹکڑا آدم صورت کو آدم سیرت بناتا ہے * اور
دوسرا ٹکڑا اوسے گرستی سکہاتا ہے * اور تیسرا ادنے آدمی
کو راج اور سلطنت تک پہونچاتا ہے * پس یہ علم ہمارے

ہمائے اقبال ہے اور شاہنشاہوں کا سرتاج ہے + اور جو اسکا پابند
نہین ضرور اوسکا گلزار عیش ایکدن تاراج ہے + اور بتدریج ہر شخص کو
اوسکی مزاولت پر ضرور ہے علم وعمل دونو طرح سے اور اسکی
جڑ دن اور ٹہنیون کی جانچ اور پرکھ اسکے صاف حاکمون کی اور
اسکی گنجلکون کی اور شمار کر لینا اسکے بڑے چھوٹے سب گنیان ہو
نکا اور آپس مین ہم مقسم ہوجانا اسکی پابندی پر تاکہ فضول خلقت
اور عمدہ قسم اس کا ایک جز ہوجائے اور جناب رسالت مآب
کی تعریف بطریق اوسے اوسکی طرف عائد ہو بلکہ والی ملک کو
یہ لازم ہے کہ وہ ایسی دانائی لوگون کو سکہلوائی اخلاقی مدرسے
جاری کرے کہ جنمین علم اخلاق پڑہایا جائے اور کچہہ اور ایسے
مدرسے امتحانی کہ جنمین آزمایش کیجائے چال چلن کی تاکہ معلوم ہوجائے
کہ کس درجہ کا کمال حاصل ہوا کیونکہ ایسا نہو حالانکہ یہی حکمت تو
گویا کہ مرادف ہے حکمت ناموس یعنے شرع شریف کی اور اسی کے
لیئے حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شرع اور حکمت دو جڑوان
بہنے ہین یا وہ ایک ہی سیب کے ٹکڑے ہین یا وہ دو نو عقل کے
کے بہیس ہین اور اسی لیے قرآن مین بقراط سقراط کیسی حکمت
پر اعتنا نہین کی گئی لیکن اس اخلاقی حکمت کے جو نقاد تھے یعنے

حضرت لقمان اونکی تعریف قرآن مین موجود ہے اور اسی ابدار
سوتی کے لیے سمندر کی تہا مین غوطہ لگا کے جانا روا ہے + اور
اسی کے لیئے دل کے خون کا سمندر بہانا بجا ہے اور سب سے
بڑہ کے اسکی پابندی لازم ہے بادشاہون اور وزیرون اور امیرون
اور عالمون کو اور شرع کے حاکمون کو اور بعد اونکے حسب مناسب
تمام عالم کو اور کیا بڑا حق ہے اوس عالم کا کہ جو یہ فیض تمام عالم
مین پہیلائے اور اونہین اسکے عمدہ نتیجون سے کامیاب فرمائے
کیونکر نہین حالانکہ جس عالم سے فیض علم کا ظہور نہین + وہ وہ آنکہہ
ہے جسمین نور نہین + اور خود بہی اوسے عمل مین لائے + اور ونکو
بہی اوسکا پابند بنائے + کیونکر نہین حالانکہ عالم کا بےعمل ہونا روا ہے
اسلیئے کہ جس سورج مین نور نہو وہ کالا توا ہے + اور انہین نکتہ تازہ کے
اس وادی کے عالیجناب + معلّے القاب + متکی اریکۂ علم و
کمال + متوسد وسادۂ جاہ وجلال + عالم علّامہ + فرد فہامہ +
سید سند + وحید اوحد + حسیبی + مولوی + حکیم سیّد ظفر مہدی
صاحب تعلقدار جرول ہین کہ اونہون نے اس زمانہ کساد بازار
علم وہنر مین سعی بلیغ فرماکے اس فن شریف + اور علم لطیف
مین کتاب + مستطاب + تہذیب الخصایل و تہذیب الفضایل

نوکر یز قلم + ہدایت رقم + فرمائی واقعی یہ کتاب اور کتابون سے
اس فن کی ممتاز ہے + مضامین عالی ایکطرف عجیب و غریب
اسکی پرداز ہے + پس منصفون کو چاہیے کہ اس کوشش بلیغ
کو رائیگان نجانین + بلکہ اس دُر بے بہا کی قدر پہچانین +
دل سے اسکی پابندی کرین + اور اسکے پڑھنے والے بچون کو ہاتہ
نہ دین کہ عمدگی مضامین عالیہ + و مطالب فائقہ + مین یہ
رسالہ بے نظیر ہے + اور پرداز مین بہت دلپذیر ہے + اسکا
طرز طرز جدید ہے + دین و دنیا مین یہ انشاء اللہ مفید ہے +
واللہ الموفق +

حررہ ہیمناہ خادم الشریعہ علی محمد عفی عنہ
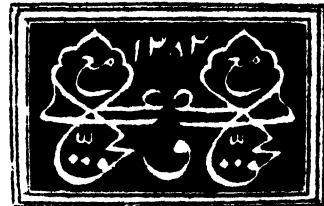
قطعهٔ تاریخ طبع کتاب تهذیب الخصایل و تهذیب الفضایل از حضرت مصنف

چو شد طبع تهذیب اخلاق نیک — بتائید و توفیق خلاق اکرم

به تلوین این لعل گشته دلم خون — پئے این گهر بشتیر غوطه خوردم

بیامد کتابی که چون خضر رهبر — هدایت بفرماید از بهر عالم

بهر نکته رازی بهر حرف رمزی — بهر لفظ پندے باندرز باهم

بلفظش فصاحت بمعنیش بلاغت — بنحو رفتش متانت به حجت مسلم

معلم الصبیان و ناصح نشئان — پئے صاحب حکم قانون محکم

هر آن با شعوری کزو پند گیرد — کند بهر تعمیل احکام او خم

رساند باخلاق قدسی کمالش — خصال بهیمی زداید ز آدم

پئے اهل ملت اصول شریعت — پئے اهل حکمت حکیم معظم

عروسی مزین به ملبوس هندی — بزیبا رخی گشته حسن مجسم

دل پیر کنعان و چشم زلیخا — بنظاره اش گشته یکجا فراهم

چو این یوسف مصر خوبی پدید — بجان می خریدش عزیز مکرم

اثیم از پئے سال عجب ست نامی — ندا داد هاتف که اکسیر اعظم

۱۳۰۲ھ

تہذیب الخصائل
تقدیس الفضائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر وستایش وسپاس ✤ اور حمد و ثنائی بیقیاس ✤ اوس خداوند حقیقی کی شان
عالی شان کو سزاوار ہی جسکے صفات باکمال عین ذات لایزال ہین ✤ اور آثار
سلطنت اوسکے بے نقص وزوال ہین ✤ صحن جلوخانہ عظمت اوسکا ایسا
وسیع ہی کہ عقل دوربین اوسکو احاطۂ تصور مین لانہین سکتی ✤ اور کنگرۂ بارگاہ
عزت اوسکا ایسا رفیع ہی کہ کمند وہم وگمان وہان تک جانہین سکتی ✤
نعمت اوسکی تمام ہی ✤ اور رحمت اوسکی عام ہی ✤ معدوم سے ہمکو موجود
کیا ✤ محض بندہ نوازی سے جنس اشرف المخلوقات مین محسوب ومعدود کیا ✤
چشم بینا وگوش شنوا عطا کیئے ✤ فہم وادراک کیواسطے حواس ظاہری وباطنی
دیئے ✤ ہدایت کیواسطے انبیا بھیجے ✤ تعلیم علم وعمل کے واسطے حکما وعلما پیدا
کیئے ✤ افعال حمیدہ اور خصائل پسندیدہ پر وعدۂ اجر وثواب فرمایا اور کردار

زشت و عاداتِ ذمیمہ پر عذاب و عقاب سے ڈرایا * زبان گویائی اوسکی وصف
قدرت مین لال ہے * مخلوق سے بیانِ نعمتِ خالق محال ہے * جب کلمۂ
مَا عَرَفْنَاکَ زبان وحی ترجمان رسول سے جاری ہو * تو بیدائی ناپیدا
کنار مدحت مین پائے فکرِ بشر کو لغزش نہ کیونکر طاری ہو * * *

نعت سرورِ کائنات مفخرِ موجودات حضرت خاتم المرسلین اشرف النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ الطاہرین المعصومین

درود نامحدود اوس رسول کریم * منطوق اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ * کے
ہ یہ بارگاہ کے لائق ہی * کہ دین جسکا تمامی ملل وادیان پر فائق ہی * اوسیکے وجود
باجود کے فیض سے بنی نوع انسان اشرف المخلوقات کہلائے * اور اوسیکے
یمن قدم سے اہل عرب حالتِ بہیمی کو چھوڑ کر جامۂ آدمیت مین آئی * اوسکی
شریعت سراپا حکمت مجموعۂ اخلاق ہی * اوسیکے فضائل باکمال کا آوازہ
شہرۂ آفاق ہی * ماسوائے اللہ سے ایک حرف نہ سیکھا نہ پڑھا * اُسکے
نشان علمِ محیط اوسکا کہانسے کہانتک چڑھا * شاہراہ خداشناسی کو چراغ
ہدایت سے روشن کردیا * اور چمنستان ایمان کو جو خار و خاشاکِ کفر والحاد
سے بھرا تھا پاک کرکے گلشن کردیا * اوسیکے نشان دہی سے حدود حق و باطل
نمایان ہوگئے * اور اوسیکے فیض ارشاد سے طریقے اعمال صالح کے آسان ہوگئے *
اوسیکی برکت قدم سے ہر طالبِ آخرت کے واسطے راہ نجات کشادہ ہی *

خطبہ

اوسکے خوان کرم پر ہر نعمت دنیوی و اخروی مہیا و آمادہ ہے* یعنے سَر
اولیاؑ اشرف اصفیاؑ خاتم انبیا* حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور تحفۂ سلام اونکے برادر* بجان برابر* انیس رسول* زوج بتول*
باب مدینہ حکمت و علم* حصن حصین وقار و حلم* شاہنشاہ اقلیم شجاعت*
خدیو بارگاہ عصمت و طہارت* سلطان ممالک فتوت و مروت* مؤسس
اساس نصفت و عدالت* بانیِ مبانی ارکان علم و حکمت* مُشیِّد قواعد
صداقت و محبت* صاحب المفاخر والمناقب* مولانا امیر المومنین
علی بن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زیبا ہے جنکے کلام حکمت
نظام نے دفتر نصائح قدیمہ کو تقویم پارینہ بنا دیا* اور مواعظ حسنہ نے
قلوب زنگ آلود کو صیقل کر کے آئنہ بنا دیا* ایسے ایسے خُطَب انشا کئے
کہ کلمات حکما متقدمین سہو محو ہو گئے* اور ایسے ایسے مکاتیب و احکام اپنے
وُلات و حُکّام کو تحریر فرمائے کہ اسفار سابقین صفحۂ عالم سے دہو گئے* قلم
دو زبان ذوالفقار سے نام و نشان جہالت کو قلم کر کے علم ہدایت کو محکم
کر دیا* اور آبِ شمشیر آبدار سے خارستانِ ضلالت نشان کو گلستانِ حکمت
بنا کر رشکِ باغِ ارم کر دیا* حضرت واہب العطیات نے
آپکو وہ ملکۂ فضایل عطا کیا* کہ مُعاضدین سے احصا* اور مُعارضین سے
اخفا* ممکن نہوا صلوٰۃ اللہ علیہ وعلی اولادہ الطیبین الطاہرین الی یوم الدین*

سبب تالیف

اما بعد خدمات عالیہ اصحاب طیاب * وارباب الباب * مین یہ از ہرخوان
لوح ابجد خوانی * کوس نواز اقلیم ہیچمدانی * بندہ سقیم * ظفر مہدی اثیم
بن سید حسن زکی موسوی نیشاپوری اسبل اللہ علیہ سجل الغفران *
وحلل الرضوان * ملتمس ہے کہ ایک روز فقیر بالش استراحت پر سر تفکر
کو رکھے ہوئے اپنے ابنائے جنس و اہل زمانہ کے حال پر اختلال پر نظر بصیرت
اور تغیرات و تبدلات زمانہ پر عبرت * کر رہا تھا افراط قلق سے کف افسوس
ملتا تھا * ہر دم نالہ سرد دل پر درد سے نکلتا تھا * جب کثرت تفکر سے
جی گھبرا یا اضطراب خاطر نے اوٹھا کر بٹھایا * گردن کو سینے کی طرف
جھکایا * دفعتاً لوح دل پر اس آیہ مبارک کو تحریر پایا * اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ
مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یعنے خداوند متعال * کسی قوم
کی عزو جلال * حشمت و اقبال * کو نہین بدلتا جب تک وہ اپنے نفوس
کی خرابی کے درپے نہین ہوتے * اپنے ہاتھون سے اپنی عزت و آبرو نہین
کھوتے * سمجھا کہ فی الحقیقت ابناء روزگار کی زیادہ ابتری کا باعث
خرابی اخلاق ہے * جملہ اہل حکمت و اصحاب شریعت کا اس امر پر اتفاق
ہے * حضرت حق سبحانہ تعالے نے اکثر مقامات قرآنی مین بھی ارشاد
کیا ہے * خطبہ قاصعہ وغیرہ مین جناب امیر المومنین علیہ السلام نے بھی
بالتفصیل بیان فرمایا ہے * تاریخ و سیر کے مطالعے سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے

سبب تالیف

تجربۂ چشم دید سے بہی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ ادبار وانکسار اوسیوقت اپنا جلوہ
دکہاتا ہے * جب کسی گروہ کے خلق و حکمت و دین وملت مین فرق آتا ہے *
جہل مرکب سے کوس لِمَنِ الْمُلک بجاتے ہین * خودرائی سے دعوۂ انانیت
فرماتے ہین * پابندی سے کنارہ کرتے ہین * بے راہ قدم دہرتے ہین *
جس کی صحبت مین بیٹہہ جاتے ہین * اوسکی پرداز اوٹہاتے ہین * علم و حکمت
کو چہوڑتے ہین * حصول تمدن سے منہ موڑتے ہین * ظاہری باتون پر مائل ہین *
آل کی برائیو ںسے غافل ہین * دنیا مین ایسا تو کوئی بشر نہین جسمین کچہہ بہی اچہی بات
کا اثر نہین * مگر نفع و ضرر کا سمجہنا بشر کا کام ہے * بارہ برسکا آگا پیچہا سوچنا
اسیکا نام ہے * ایسے مضامین کو تصور کر کے فقیر نے ارادہ کیا کہ کوئی کتاب حکمت
اخلاق مین لکہون * مگر تردد تہا کہ کس کتاب کو پیش نظر کرون * اسوجہ سے کہ اخلاق
مین دو قسمین ہین * ہر ایک قسم مین مختلف تصنیفین ہین * ایک وہ قسم ہے جو قرآن
و حدیث سے اخذ کیگئی * جیسے کتاب اخلاق محسنی و اخلاق جلالی وغیرہ
دوسری قسم جو اقوال حکماء سابقین * و علماء محققین * سے بدلائل و براہین عقلی ضبط
تحریر مین آئی ہے * ہرچند دونو اصل مین ایک ہین * اور دونو کے نتیجے نیک
ہین * مگر پہر بہی قسم اول کو ایک قسم کی خصوصیت ہے * اور قسم دوم اوس سے
زیادہ عام پسند و کثیر المنفعت ہے * اس قسم کے عمدہ ترین کتب و کامل ترین
مصنفات مین وہ کتاب ہے جسے جناب عالم خبیر * حکیم بصیر * نقاد علوم حکمیۂ حلال

سبب تالیف

غوامض طبیۂ جامع علوم * کہف اولی الحلوم * صاحب نفس زکی * حکیم ابوعلی احمد
بن یعقوب بن مسکویہ خازنِ رازی نے زمانہ حکومت و سلطنت بادشاہ
جہان پناہ * مؤید من اللہ عضد الدولہ و معز الدولہ * مین تحریر فرمائی تہی اور
کتاب الطہارۃ نام رکہا تہا * اوسی کتاب کا ذکر ہے کہ ایک روز حکیم ابوعلی
سینا کا مجلس جناب ممدوح مین گذر ہوا امتحاناً ایک دانہ جو پیش کر کے جناب
ممدوح سے کہا کہ آپ اسکی پیمایش از روے شعیرات کر دیجیے * حکیم ابوعلی
مسکویہ نے کتاب الطہارۃ کا ایک جز و شیخ کو دیکر فرمایا کہ آپ اپنے اخلاق کو
اس کتاب سے درست کیجیے * چنانچہ حضرت محقق طوسی طاب ثراہ نے کتاب
اخلاق ناصری مین اوس کتاب کی بہت مدح و ثنا فرمائی ہے * اور
بمقتضائے رعایت حقوق متقدمین ترجمہ کی نسبت بہی اوسی کیطرف
دی ہے * حقیر نے بہی چاہا کہ اوسی کتاب کے ترجمہ پر جرأت کرون * تاسیِ
سیرت محقق پر قدم رکہون * مگر غوامض اوس کتاب کے ایسے نہ تہے
کہ لفظی ترجمہ اوسکا مفید ہوتا * سوا حذف روابط کے کوئی فائدہ نہ نکلتا
شاید اسیوجہ سے حضرت محقق نے بہی اخلاق ناصری مین ترجمہ پر اکتفا نہین فرمائی
بہت سے مضامین عالی بڑہا کر جودت طبیعت دکہائی * چند اوراق کا ترجمہ
حقیر نے اخلاق ناصری سے لکہا ہرچند عبارت اوسکی فارسی ہی * مگر دقایق حکمت و
اصطلاحات صنعت سے نہایت دقیق ہوگئی ہے * بے واقفیت کامل و عبور مسائل اوسکا

سبب تالیف

سمجھنا بھی دشوار ہے ÷ اشخاص زمانہ کیواسطے یہ راہ بھی مشکلگذار ہے ÷ تب یہ خیال آیا
کہ ایک حکایت کے پیرائے مین اس مطلب کو ادا کرون ÷ سوالات وارد کرکے
ابواب متعلقہ کو ادا کرون ÷ چنانچہ بعض علماء اعلام کے سامنے بھی فقیر نے اس مطلب
کا اظہار کیا ÷ بخیال مزید احتیاط اس مسئلہ کا استفسار کیا ÷ اونکی رائے رزین نے
بھی اس طریقے کی تحسین کی ÷ اونکا مصنفین سابقین ذکر فرما کر میرے قلب مضطرب
کی تسکین کی ÷ الحمد للہ کہ باوجود کثرت اشتغال ÷ و توزع بال ÷ بہت کم زمانہ مین
فقیر نے اس کتاب کی تحریر سے فراغ حاصل کیا ÷ ÷ بقدر وسعت و طاقت سلاست
و متانت و تہذیب و ترتیب مین کامل کیا تہذیب الخصائل و تہذیب
الفضائل نام رکھا ناظرین نقاد ÷ و طالعین وقاد ÷ خود نظر فرمائینگے کہ فقیر نے
کیا جان فشانی و عرق ریزی کی ہے ÷ اور کسقدر تنقیح و توشیح مطالب مین
داد محنت و مشقت دی ہے ÷ انشاءاللہ حظ وافر اوٹھائینگے ÷ خود سمجھ جائینگے ÷
کہ آیا یہ کتاب محض تالیف ہے ÷ یا از قسم تصنیف ہے ÷ خصوصاً اوس وقت مین
جب اصل کتاب الاخلاق حضرت محقق علیہ الرحمہ کو مطالعہ فرمائینگے ÷ اور
مضامین ملحقہ و لطائف ترجمہ کو نظر مین لائینگے ÷ الحاصل اصحاب باخبر ÷
و ارباب فضل و ہنر ÷ مین گذارش ہے کہ اگر فکر نارسا سے کہین انکشاف
مدعا یا ادائے مطلب مین کسیطرح کی غلطی یا تسامح ہوا ہو تو ذیل کرم سے
چھپائین ÷ یا قلم اصلاح اوٹھا کر محو و اثبات سے مزین فرمائین ÷

سبب تالیف

امّا بعد خدمات عالیہ اصحاب طیاب * وارباب الباب * مین یہ ازرخوان
لوح ابجد خوانی * کوس نواز اقلیم ہیچمدانی * بندہ سقیم * ظفر مہدی اثیم
بن سید حسن زکی موسوی نیشاپوری اَسْبَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سِجَلَ الْغُفْرَانِ *
وَحَلَّلَ الرِّضْوَانِ * ملتمس ہے کہ ایک روز فقیر بالش استراحت پر سر تفکر
کو رکھے ہوئے اپنے ابنائے جنس و اہل زمانہ کے حال پُر اختلال پر نظر بصیرت *
اور تغیرات و تبدّلات زمانہ پر عبرت * کر رہا تہا افراط قلق سے کف افسوس
ملتا تہا * ہر دم نالۂ سرد دل پر درد سے نکلتا تہا * جب کثرت تفکر سے
جی گھبرایا اضطراب خاطر نے اوٹھا کر بٹھایا * گردن کو سینے کی طرف
جھکایا * دفعتًا لوح دل پر اس آیۂ مبارک کو تحریر پایا * اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ
مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ؕ یعنے خداوند متعال * کسی قوم
کی عزّ و جلال * حشمت و اقبال * کو نہین بدلتا جب تک وہ اپنے نفوس
کی خرابی کے درپے نہین ہوتے * اپنے ہاتہون سے اپنی عزت و آبرو نہین
کہوتے * سمجہا کہ فی الحقیقت ابناء روزگار کی زیادہ ابتری کا باعث
خرابی اخلاق ہے * جملہ اہل حکمت و اصحاب شریعت کا اس امر پر اتفاق
ہے * حضرت حق سبحانہٗ تعالے نے اکثر مقامات قرآنی مین بہی ارشاد
کیا ہے * خطبۂ قاصعہ وغیرہ مین جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام نے بہی
بالتفصیل بیان فرمایا ہے * تاریخ و سیر کے مطالعے سے بہی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے

سبب تالیف

تجربۂ چشم دید سے یہی مفہوم ہوتا ہے کہ ادبار و انکسار اوسیوقت اپنا جلوہ
دکہاتا ہے * جب کسی گروہ کے خُلق و حکمت * و دین و ملّت مین فرق آتا ہے *
جہل مرکب سے کوس لمن الملک بجاتے ہین * خودرائی سے دعوۂ انانیت
فرماتے ہین * پابندی سے کنارہ کرتے ہین * بے راہ قدم دہرتے ہین *
جس کی صحبت مین بیٹھ جاتے ہین * اوسکی پرداز اوٹہاتے ہین * علم و حکمت
کو چہوڑتے ہین * اصول تمدّن سے منہ موڑتے ہین * ظاہری باتون پر مائل ہین *
آمال کی برائیو لینے غافل ہین * دنیا مین ایسا تو کوئی بشر نہین جسمین کچہ بہی اچہی بات
کا اثر نہین * مگر نفع و ضرر کا سمجہنا بشر کا کام ہے * بارہ برس کا آگا پیچہا سوچنا
اسیکا نام ہے * ایسے مضامین کو تصوّر کر کے فقیر نے ارادہ کیا کہ کوئی کتاب حکمت
اخلاق مین لکہون * مگر تردّد تہا کہ کس کتاب کو پیش نظر کرون * اسوجہ سے کہ اخلاق
مین دو قسمین ہین * ہر ایک قسم مین مختلف تصنیفین ہین * ایک وہ قسم ہے جو قرآن
و حدیث سے اخذ کیگئی * جیسے کتاب اخلاق محسنی و اخلاق جلالی وغیرہ
دوسری قسم جو اقوال حکماء سابقین * و علماء محققین * سے بدلائل و براہین عقلی ضبط
تحریر مین آئی ہے * ہرچند دونو اصل مین ایک ہین * اور دونو کے نتیجے نیک
ہین * مگر بحیزی قسم اوّل کو ایک قسم کی خصوصیت ہے * اور قسم دوم اوس سے
زیادہ عام پسند و کثیر المنفعت ہے * اس قسم کے عمدہ ترین کتب کامل ترین
مُصنّفات مین وہ کتاب ہے جسے جناب عالم خبیر * حکیم بصیر * نقّاد علوم حکمیّہ جلال

سبب تالیف

غوامض طبیہ جامع علوم * کہف اولی الحلوم * صاحب نفس زکی * حکیم ابوعلی احمد بن یعقوب بن مشکویہ خازنِ رازی نے زمانہ حکومت و سلطنت بادشاہ جہان پناہ * موید من اللہ عضد الدولہ و معز الدولہ * مین تحریر فرمائی تہی اور کتاب الطہارۃ نام رکہا تہا * اوسی کتاب کا ذکر ہے کہ ایک روز حکیم ابوعلی سینا کا مجلس جناب ممدوح مین گذر ہوا امتحاناً ایک دانہ جو پیش کرکے جناب ممدوح سے کہا کہ آپ اسکی پیمایش از روے شعیرات کر دیجیے * حکیم ابوعلی مسکویہ نے کتاب الطہارۃ کا ایک جزو شیخ کو دیکر فرمایا کہ آپ اپنے اخلاق کو اس کتاب سے درست کیجیے * چنانچہ حضرت محقق طوسی طاب ثراہ نے کتاب اخلاق ناصری مین اوس کتاب کی بہت مدح و ثنا فرمائی ہے * اور بمقتضاے رعایت حقوق متقدمین ترجمہ کی نسبت بہی اوسی کیطرف دی ہے * حقیر نے بہی چاہا کہ اوسی کتاب کے ترجمہ پر جرات کرون * تا بسیرت محقق پر قدم رکہون * مگر غوامض اوس کتاب کے ایسے نہ تہے کہ لفظی ترجمہ اوسکا مفید ہوتا * سوا حذف روابط کے کوئی فائدہ نہ نکلتا شاید اسیوجہ سے حضرتِ محقق نے بہی اخلاق ناصری مین ترجمہ پر اکتفا نہین فرمائی بہت سے مضامین عالی بڑہاکر جودت طبیعت دکہائی * چند اوراق کا ترجمہ حقیر نے اخلاق ناصری سے لکہا ہر چند عبارت اوسکی فارسی ہے * مگر دقایق حکمت و اصطلاحات صنعت سے نہایت دقیق ہوگئی ہے * بے واقفیت کامل و عبور مسایل اوسکا

سبب تالیف

سمجھنا بھی دشوار ہے * اشخاص زمانہ کیواسطے یہ راہ بھی مشکلگذار ہے * تب یہ خیال آیا
کہ ایک حکایت کے پیرایئے مین اس مطلب کو ادا کرون * سوالات وارد کرکے
ابواب متعلقہ کو وا کرون * چنانچہ بعض علماء اعلام کے سامنے بھی فقیر نے اس مطلب
کا اظہار کیا * بخیال مزید احتیاط اس مسئلہ کا استفسار کیا * انکی رائے رزین نے
بھی اس طریقے کی تحسین کی * اذکار مصنفین سابقین ذکر فرما کر میرے قلب مضطرب
کی تسکین کی * الحمد للہ کہ باوجود کثرت اشغال * و توزع بال * بہت کم زمانہ مین
فقیر نے اس کتاب کی تحریر سے فراغ حاصل کیا * بقدر وسعت و طاقت سلاست
و متانت و تہذیب و ترتیب مین کامل کیا تہذیب الخصائل و تہذیب
الفضائل نام رکھا ناظرین نقاد * و طالعین وقاد * خود نظر فرمائینگے کہ فقیر نے
کیا جان فشانی و عرق ریزی کی ہے * اور کسقدر توضیح و تشریح مطالب مین
داد محنت و مشقت دی ہے * انشاء اللہ حظ وافر اوٹھائینگے * خود سمجھ جائینگے
کہ آیا یہ کتاب محض تالیف ہے * یا از نوع تصنیف ہے * خصوصاً اوس وقت مین
جب اصل کتاب الاخلاق حضرت محقق علیہ الرحمہ کو مطالعہ فرمائینگے * اور
مضامین ملحقہ و لطائف ترجمہ کو نظر مین لائینگے * الحاصل اصحاب باخبر *
و ارباب فضل و ہنر * مین گزارش ہے کہ اگر فکر نارسا سے کہین انکشاف
مدعا یا ادائے مطلب مین کسیطرح کی غلطی یا تسامح ہوا ہو تو ذیل کرم سے
چھپائین * یا قلم اصلاح اوٹھا کر محو و اثبات سے مزین فرمائین *

ورنہ زبان طعن کو نہ ہلائین * اور عفو و اغماض کو کام مین لائین وَمَا تَوْفِیْقِیْ
اِلَّا بِاللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

آغاز داستان نو ایجاد * و حکایت طبعزاد *

آغاز حکایت تمہیدی

سرزمین مغرب مین ایک بادشاہ تھا بھرام شاہ نام * عقل و خرد کا خام *
شراب ثروت سے مدہوش * کثرت غیظ و غضب سے ہمہ تن جوش * قوت
مین پہلوان تھا * سن مین جوان تھا * اراکین دولت پر مدار تھا * فقط رعب
شاہی پر اجرائے کار تھا * تھوڑی سی خطا پر سزائے سخت دیتا تھا * اندک
خلاف پر گھر بار لوٹ لیتا تھا * بادشاہ کا ایک چھوٹا بھائی تھا خسرو مرزا
نام عقیل و فہیم * شجاع و حلیم * ہر بونگ دیکھکر امور سلطنت سے کنارہ کش
رہتا تھا * کسی کام مین دخل نہ دیتا تھا * مفسدون نے بادشاہ کے کان بھرے *
اور بجائے خود کہنے لگے * کہ حضور کے بھائی صاحب حسد کے مارے جلے جاتے
ہین * دربار مین بھی کم آتے ہین * فرمان روائی کی تاک ہے * منظور دشمنون کا
ہلاک ہے * بادشاہ نے کہا کہ وہ تو بہت سعادتمند ہے مجھکو بہت چاہتا ہے
ایسا گمان کیونکر کرون اون مفسدون نے کہا کہ یہ حضرت کی صاف باطنی کا

مفسدہ پردازی

منشا ہے ورنہ حضرت یوسف کے بھائیون نے بواسطہ حسد اپنے بھائی سے
کیا نہین کیا بندگان حضور کو احتیاط پر ضرور ہے * اور جان بوجھکر عرض
نکرنا خیر خواہی سے دور ہے * بادشاہ سنکر چپ ہو رہا * دلمین اندیشہ

حکایت تمہیدی

پیدا ہوا ۔ شدہ شدہ خسرو مرزا کو بھی خبر پہونچی بھائی کے قلت فہم سے اندیشہ پیدا ہوا ۔ اور بعد غور و فکر کی اسباب پر رائی کو قرار دیا ۔ کہ کار نا پرسان مین جو کچھہ نہو جائے تعجب ہے بہتر ہے کہ کسی حیلے سے جان و آبرو کا حفظ کرن ۔ کسیطرف کو نکل جاؤن ۔ رزق کا ضامن خدا ہے ؎

نجون خویش باشد دست شستن	خلاف رای سلطان رای جستن

ایک عرضداشت بادشاہ کو لکھی

مضمون عرضداشت شعر طلب اجازت سفر حج بیت اللہ

عرضداشت بحضور فائز النور حاشیہ بوسان لبساط فیض مناط حضرت قبلہ ارباب عقیدت و کعبہ اصحاب ارادت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ سایۂ عاطفت دامان دولت بندگان دارا صولت مین دہ آسایش پائی اور اس بفکری سے بعیش و کامرانی بسر کی کہ ناز پروری اعلی حضرت فردوس آشیان کی بھول گئی حضرت حق جل و علی آفتاب اقبال عدو مال بندگان عالی کو تا دیر گاہ افق عروج پر روشن و تابان رکھی ایسے آقائے قدردان بیدے زیادہ مہربان کے قدمون سے دوری اختیار کرنا کسیطرح گوارا نہین ہے مگر حج بیت اللہ الحرام ذمۂ غلام واجب ہے از آنجا کہ حیات ناپائدار ہی او رفتار عمر بے اعتبار ہے اگر تفضلات شاہنشاہی حال غلام پر مبذول ہو تو بندۂ گنہگار بیمن انفاس خدام فرض خدا وند غفار سے سبکبار ہو جاوے

حکایت تمہیدی

لہذا امیدوار مراحم و بندہ نوازی ہون کہ رخصتِ انصراف زمینِ حجاز و اجازت
بجا آوری فریضۂ خداوند کارساز عطا فرمائی جاوے کہ بمیامنِ الطافِ بندگان
دارا دربان منزلِ مقصود کو پہونچکر اور شرف آستانہ بوسی بیت اللہ الحرام سے
مشرف ہوکر بدعای ازدیاد عمر و دولت و ترقی جاہ و سلطنت مشغول
رہون جب عرضداشت ملاحظہ بادشاہ سے گذری سماعت کرکے دلمین
کہا کہ مفت بلا ٹل گئی دستخط کیا کہ ہرچند مفارقت برادر عزیز تر از جان کی
ناگوار خاطر ما بدولت و اقبال ہے مگر ادائی فریضہ سے باز رکھنا مناسب نہین
لہذا رخصت منظور ہے بعد اطلاع منظوری خسرو مرزا نے سامان سفر کیا تاریخ
معین پر ملازمت کیواسطے در دولت پر حاضر ہوی باریاب کورنش ہوکر بعطائے
خلعتِ رخصت و زاد راہ کے سرفراز ہوی ایک خواص کو مع چند مردم فوج کی
حکم معیت کا ہوا زوجہ اور فرزند مسمی والا گہر کو ہمراہ لیکر روانہ منزل مقصود
ہوئے بعد طے مراحل و قطع منازل مکہ معظمہ مین پہونچے بعد فراغت اعمال
حج و زیارت کے متوجہ عراق عرب ہوئی اور دار العلم بغداد مین سکونت اختیار
کی والا گہر کو تحصیل علوم کے واسطے مدرسہ مین سپرد کیا اور آپ گوشۂ عافیت
مین بستر توکل پر تکیہ کرکے دروازہ آمد و شد کا بند کرلیا تین برس کے بعد
زوجۂ خسرو مرزا نے راہ آخرت لی مصیبت تنہائی اور غم جدائی نے کاہش
جان کی دو برس بعد خسرو مرزا نے جہان گذران کو چھوڑا دنیا اور اہل دنیا سے

رخصت خسرو مرزا

روانگی خسرو مرزا

وفات زوجہ خسرو مرزا

حکایت تمہیدی

منہ موڑا والاگہر دریتیم ہوگیا درد تنہائی سے دل دو نیم ہوگیا مگر عقل خداداد
اور علم و استعداد سے مالامال تھا ثابت قدمی کو ہاتھ سے نہ دیا اور شغل درس
و تدریس کو بدستور جاری رکھا یہانتک کہ جملہ علوم سے فراغ حاصل کیا اور
فاضل کامل ہوا باقتضاے راے رزین و ہدایت خرد دوربین ایک عرضداشت
اپنی چچا بھرام شاہ بادشاہ کی خدمتمین لکھی اور بعضے از تاجران کے ہاتھ بھیجی

سواد عرضداشت والاگہر بنام بھرام شاہ مشعر اخبار فوت مادر و پدر و استجازت حضوری آستان بادشاہ

عرضداشت بحضور آستان بوسان در دولت فلک صولت حضرت سکندر
شوکت فریدون حشمت خدیو گیہان خداوند دین و ایمان ظل السبحان خلیفۃ
الرحمان ادام اللہ مملکتہ و سلطنتہ و افاض علی العالمین برہ و کرامتہ جس روز سے
فلک کجرفتار نے قدم مبارک بندگان عالی شان سے جدا کرکے آوارۂ غربت
کیا پے در پے ہدف سہام مصیبت بلیا پہلے والدۂ ماجدہ عازم خلد برین
ہوئین من بعد ایک مہینہ کا عرصہ ہوتا ہے کہ جناب والد ماجد اعلی اللہ مقامہ
نے سفر آخرت اختیار کیا ہنگام انقطاع نفس واپسین مگر زیارت جمال

باکمال کے محرومی کا تاسف کیا اور خانہ زاد عقیدت بنیاد کو استسعاد
بندگی خدام عالی کی وصیت فرمائی اب علاوہ بلاے یتیمی و غربت کے
آرزوے پابوس میمنت مانوس خدام سوہان روح غلام ہے لہذا بعد

حکایت تمہیدی

التماس حال شکستہ کی عرض ہے کہ اگر قلمِ فیض رقم مجاز ارشاد ہو تو غلامِ عقیدت
طراز سر کو بجای قدم فرسودۂ راہ نیاز کرکے حاضرِ آستان معدلت نشان بندگان
دارا دربان ہوکر سعادت زیارت بہترین عبادت سے مشرّف ہو اور مادام
حیات موظّفِ بدعائی ترقی عمر و دولت رہے جب تاجر نے عرضداشت کو
درگاہ بادشاہ مین گذرانا بعد ملاحظہ کے منشی الملوک کو حکم ہوا کہ جواب مین شقّہ
مشعر دلجوئی و طلب تحریر کرے اور خلعت ماتم پرسی کا اور زاد راہ بھیجے
اور ایلچی خوان خواص کو حکم ہوا کہ شقّہ و خلعت ہمراہ لیکر جائی اور شاہزادیکو دیا آئی

نقل عرضی تاجر بابت خلعت

سوادِ فرمان بہرام شاہ بنام شاہزادہ والاگہر مشعر ماتم پرسی و دلجوئی و طلب

سواد فرمان بہرام شاہ

قرۂ باصرۂ شہریاری و جہان پناہی راحت روح شاہنشاہی بہار بوستان
سعادت و اقبال اختر سپہر اُبہّت و اجلال محفوظ بحفظ جناب الٰہی و محظوظ بعواطف
شاہنشاہی بودہ بدانند نکہت ریاض سعادت و ہدہد سبائی حسن عقیدت اعنی
عرضداشت عزیز وافر تمیز ملاحظۂ اشرف و اعلے سے گذری ادراک رحلت
برادر عزیز از جان تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْ سَیِّاٰتِہٖ وَاَدْخَلَهُ فِی الْجِنَانِ سے کدورت
و غبارِ ملال باعث تکدر آئینہ خاطر قمر تمثال ہوا از آنجا کہ ہر نوش کو لازمہ نیش اور
ہر ذی حیات کو یہی راہ تیرہ و تار درپیش ہے بجز صبر و شکیبائی کے راہ چارۂ

حکایتِ تمہیدی

وخردمندی یہی ہے کہ دامن استقلال کو ہاتھ سے ندو اور حضور بابدولت واقبال کو
زیادہ تر مغفورِ مسافر عدم سے متوجہ شفقت و عاطفت اپنے حال پر سمجھو اور
حضور کو ہمہ تن مشتاقِ دیدارِ فرحت آثار اپنا تصور کرکے بمجرد صدور شقۂ شفقت
مرقع کے عزیمت مستقر الخلافت درست کرو اور جسوقت سرحدِ مملکت آبائے
پر پہونچو حکّامِ ولایاتِ بادشاہی کو اپنی ورود سے آگاہ کرو تمہارے استقبال کو
آئینگے اور اپنے اپنے حدود سے بخیر و عافیت باہر پہونچا ئینگے اور شرح اشتیاقِ
دیدار زبانی ایلچ خان کے کہ مع خلعت ماتم و زادراہ کے آتا ہے حالی خاطر سعادت
مآثر ہوگی والدعا ایلچ خان حسب الحکم سرعت سیر کو کام مین لاکے وارد بغداد
ہوا اور بعد ادائے مراسم تعزیت و عطائے خلعت و فرمان شاہی زادراہ کو حاضر
کرکے منتظر ہوا کہ اب حضور سفر مین تعجیل فرمائین القصہ والا گہر نے بسرعت
تمام سامان سفر کو انجام دیکر اور احمال و اثقال کو ہمراہ لیکر بغداد سے وطن آباو
اجداد کیطرف راہ لی جب سے کہ اپنی آبائی ملک مین داخل ہوئے ہر ولایت سے
حکّام استقبال کرتے تھے اور اپنے حدود سے باعزاز و احترام تجاوز کرکے رخصت
ہوتے تھے بعد طےّ مراحل اور قطع منازل جب شہر دولت آباد دار الخلافت
بہرام شاہ تین کوس کی فاصلہ پر رہ گیا خستگیٔ راہ نے قدم پکڑے اور مصلحت
ایزدی نے اجازت آگے بڑہنے کی ندی اوسی مقام پر شب بسر کی صبح کو
علے الصّباح مع لشکر و سپاہ نقّارہ دیتے ہوئے اور سلامی لیتے ہوئے دروازہ

حکایت تمہیدی

شہر پناہ پر پہونچے یہان کچھہ اور ہی سامان نظر آیا سپاہ متعیّنہ شہر کو سر بزانوئے
تشویش پایا گھبرا یا حال پوچھا معلوم ہوا کہ رات کو ایک بجے حضرت کی آنکھہ کھلی
ایک درد بہ اتّصال فم معدہ مین شکایت کی اطبّا و حکما طلب ہوئے ہنوز
کوئی پہونچنے نپایا تہا کہ وجع الفواد دمبدم زیادہ ہوا عرصۂ قلیل مین روح
اقدس عازم ریاض جنّت ہوئی نہ اور کی سُنی نہ اپنی کہی شہر مین کہرام ہے
محل سرائی خاص مین ماتم عام ہے یہ سنکر والا گہر نے مندیل کو سر سے پھینک
دیا گھوڑ ے کو ڈپٹا نقّارہ واژون اور نشان سرنگون ہوگئے روتا ہوا در دولت
پر آیا دلّا نون کو بند اور تمام شہر کو سنسان پایا جیمین کہا کہ بہت بہتر ہوا کہ
کل شبکو مین یہان نہین پہونچا ورنہ اربابِ فساد ہزار طرحکی گمان بد میری
طرف لیجاتے ارکینِ دولت جو باہر تھے سلام کر کے ہمراہ ہوئے خوابگاہ
شاہی پر پہونچے یہان وزیر و امرا جمع تھے سبکے سر زانوئے تفکّر پر جھکے
تھے باہم تشویش کی باتین تخت نشینی کی مصلحتین ہو رہی تھین کوئی
کہتا تھا کہ بادشاہ مغفور کے اگرچہ بیٹا نتھا دختر تو ہے اوسیکو تخت پر
بٹھادو کیا عورتین صاحب تخت و تاج ہوتی ہی نہین دوسرا کہتا ہے
کہ سبحان اللہ عورتین خلق مین واسطے امور خانہ داری کے ہین نہ کہ
واسطے سروری اور شہر یاری کے ایسے خیالات کا دلمین گذرنا گویا ناموس
شاہی کی پردہ دری کرنا ہے ایک جواب دیتا ہے کہ بادشاہ بیگم صاحبہ

حکایت تمہیدی

خود ہی زمام امور سلطنت کو اپنے ہاتھہ مین لین اور تاج و تخت شاہی کو
زینت دین کیا سلطنت بے بادشاہ رہیگی اسی اثنا مین والاگھر ننگے سر داخل ہوے
سبھون کی زبان پر بالاتفاق جاری ہوا کہ لو وارث تخت و افسر شاہی و سزاوار
نگین و کجکلاہی آپہونچا حق تعالی نے غیب سے حفظ سلطنت کا سامان
کر دیا والاگھر نے سب کا سلام تو لیا مگر کسی کا جواب ندیا چچا کی نعش پر جا کر
گر پڑا اور ڈاڑھین مار مار کر رونے لگا وزیر نے ہاتھہ باندہ کر کہا یہ وقت گریہ و
رقت نہین بلکہ ہنگام انتظام سلطنت ہے حضرت غفران پناہ کی اولاد مین
سوای ایک شاہزادی کے کوئی اولاد نرینہ نہین ہے جانشینی بندگان سلطانی
کا کوئی قرینہ نہین ہے حضور کو سب سے زیادہ استحقاق تاج و تخت ہے ایسے
وقت مین حضور رونق افزای دار الخلافت ہوے یہ بھی خواہش بخت ہے ہم
خانہ زادونکو دو پہر فکر و تشویش کرتے گذرے اور تیر ذہن ہدف مقصود پر
نہین پہونچا اگر دفن سے فراغت ہو جائیگی اور تخت نشینی کی نوبت نہ آئیگی تو یقین
ہے کہ شہر مین بلکہ ملک مین غدر ہو جاوے اور باشون اور بدمعاشونکی بن آئے
اس خانہ بے چراغ کو برائے خدا روشن فرمائیے اور ہم سب بندگان شاہی کو عذاب
سخت سے چھوڑائیے والاگھر نے کہا کہ امر سلطنت نہایت صعب و دشوار ہے
اور بادشاہ واسطہ درمیان بندہ و پروردگار ہے والی ملک درحقیقت ودیعت
خدا کا امانت دار ہے مین ایسی لیاقت نہین رکھتا اور یہ بار گران مجھہ سے سنبھل

حکایت تمہیدی

نہین سکتا اور قطع نظر اسکے جب والد بزرگوار عازم بیت اللہ ہوی تھے مین طفلِ
مکتب تھا من بعد مسافرت مین بسر کی دستور سلطنت اور طریقۂ معدلت سے
ناواقفِ محض ہون اور تیسری یہ بات ہے کہ جناب چچی صاحبہ بجای حضرت کے
اور میرے والدین کے میری مالک ہین بے اونکی مرضی کے مجھکو کمر بھی کھولنا
منظور نہین چہ جائے سلطنت وزیر نے عرض کی البتہ یہ بات حضور کی لایق
تسلیم ہے ابھی مین جاتا ہون اور پیشگاہ جناب ملکۂ عالم سے اجازت لاتا ہون
نواب وزیر الممالک حرم سرا کی ڈیوڑھی پہ حاضر ہوئے اور محلدار سے عرض کرائی
اگرچہ یہ وقت لایق عرض و معروض کے نتھا مگر مجبوری ہے امور سلطنت مین
اختلال آتا ہے بنا ہوا گھر ایک ساعت مین بگڑ جاتا ہے حضور بیگم صاحبہ
ایکدم کیواسطے صبر کی سل سینۂ مبارک پر رکھلین اور ڈیوڑھی تک تشریف
لائین اور دو باتین ضروری سماعت فرمائین محلدار نے عرض کی اخبار متوحش
سنکر غم و اندوہ بھول گیا آنکھوں مین آنسو خشک ہوگئے پریشان ہوکر بادشاہ بیگم
ڈیوڑھی پر آئین وزیر نے عرض کی کہ مشیّت پروردگار یہی تھی جو ظہور مین
آئی بادشاہ مغفور نے نہ کسی کو وارثِ تخت چھوڑا نہ وصیّت کا موقع ملا
دفعتہً آسمانِ مصیبت پھٹ پڑا اگر قبل دفن کسیکی جانشینی نہین ہوتی ہے
تو یقین ہے کہ شہر و ملک مین غدر ہو جای حسب الطلب حضرت مغفور
کے حضور کا بھتیجا وا لا گھر اسیوقت وارد ہوا ہے نعشِ عمِ بزرگوار پر

رو رہا ہے اگر حضور مناسب سمجہین تو اوسکو تاج بخشی کرین خانہ زاد کی راے
مین حق بہ حقدار پہونچیگا بیمحل نہوگا بادشاہ بیگم نے رو کر کہا کہ ہزار شکر خدا کا
کہ اوسنے ایسے وقت مین بہیجدیا والا گہر کے ہوتے ہوئے اور کون ہے جسے
تخت نشین کروگے بہتر ہے کشتی خلعت کی اور والا گہر کو میرے پاس بہیجدو
نوابصاحب تسلیم بجا لاکر رخصت ہوئے سب کوٹہون مین قفل پڑے تھے
اوسکی تعجیل مین نکلنا خلعت کا متعذر ہوا بہرام شاہ کے سر کا تاج اور قلمدان
خاص کشتی مین لگا کر محل مین بہیجا والا گہر کو ساتھ لیکر ڈیوڑہی پر آئے محلدار
شاہزادیکو ہمراہ لیکر اندر گئی والا گہر چچی کے قدمون پر گرکے بے اختیار رونے
لگا بیگم صاحبہ نے سر بھتیجے کا اوٹہا کر چہاتی سے لگایا اور کہا کہ بیٹا موقع
رونے اور بیقرار ہونیکا نہین ہے گہر کو دیکہو اور سلطنت موروثی کو سنبہالو
یہ کہکر تاج سر پر رکہدیا اور قلمدان ہاتہ مین دیا والا گہر نے اوٹہکر تسلیم
کی اور کہا کہ مین غلام فرمان بردار ہون جو ارشاد کیجیے اوسکی تعمیل مجہپر واجب ہے
یہ کہکر باہر آیا ارکین دولت نے لیجا کر تخت شاہی پر بٹہایا نذرین گذرین
توپین سلامیکی سر ہوئین ہنڈوراپٹا دہائی پہری تمام شہر مین شہرت
ہوگئی من بعد بہرام شاہ کا غسل وکفن کرکے دفن کیا حکام سلطنت کو
احکام تحریر ہوئے دوسرے روز جشن قرار پایا بار عام ہوا ارکان دولت کو
علی قدر مراتب خلعت عنایت ہوئے مہر کندہ کی گئی سکہ پڑا عادل شاہ

عادل شاہ تخت نشین ہوا

حکایت تمہیدی

لقب ہوا بر خواست کیوقت حکم دیا کہ شام کو شہر کے حکما اور علما اور فضلا اور
شعرا جو اپنے اپنے علم و ہنر مین کامل ہون حاضر آوین دیوان خاص مین رونق
ہوئی اہل کمال کی ملازمت ہوئی علے قدر لیاقت خلعت و انعام تقسیم ہوا
وزیر الممالک سے عادل شاہ نے کہا کہ ہم بیگانہ وار اس دیار مین وارد ہوئے
تقدیرات الٰہی نے خاک سے اوٹھا کر اوج افلاک کو پہونچایا ہم نہین جانتے کہ ہمارے
گھر مین خرچ کسقدر ہے اور آمدنی کتنی ہے اور صرف سالانہ کسقدر ہے اور خزانہ مین
نقد و جنس کتنا ہے اور حکّام ہمارے ملک مین کتنے ہین اور کیا مشاہرہ ہے
اور کس لیاقت کے ہین اور صدر مین عمّال کتنے ہین اور صرف کتنا ہے اور عملداری
کا دستور ہمارے گھر مین کیا ہے ہم ان سب باتونکو معلوم کرنا چاہتے ہین وزیر نے
عرض کی زہے طالع ہمارے اور خوشا نصیب اس سلطنت کے جو حضور ایسا
بادشاہ بنیا ہمکو ملا آجتک ان باتونکا کوئی پوچھنے والا نہ تھا خیرخواہ اور بدخواہ
سب ایک گھاٹ اوتارے جاتے تھے اب جس جس تفصیل کے ساتھ ارشاد ہو
کاغذ مرتب کر کے حاضر کرون بادشاہ نے کہا کہ تو جمین ایسا کاغذ مطلوب ہے
جس سے نام اور قوم اور عہدہ اور مشاہرہ اور عمر معلوم ہو اور یہ ظاہر ہو کہ کہان
متعین ہے اور کیا کام کرتا ہے اور کب سے نوکر ہے اور کیا کیا ہنر جانتا ہے اور

نقشہ ملازمان

تفصیل کاغذ عملہ

حکایت تمہیدی

سالہائے گذشتہ و پیوستہ کے معلوم ہو اور محیرائی و منہائی اور وصول و باقی
دریافت ہوسکے اور خزانہ اور توشکخانہ اور دواب کی موجودات کی فہرست بقید
نوعیّت چاہیے بہت جلد ان سبکو درست کرکے پیش کیجیے اور یہ تو تمکو معلوم
ہوگا کہ نالشات رعایا مقدمات فوجداری اور دیوانی اور مال مین کیونکر گذرتی تہین
اور انجام اونکا کیا ہوتا تہا اور یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ کتنے مقدمات کس سال مین
دائر ہوے اور کتنے فیصل ہوے اور کتنے خارج ہوے اور نتیجہ کیا نکلا وزیر الممالک نے
عرض کی کہ پیر و مرشد کاغذات جو حضور نے ارشاد فرمائے تلاش و تجسس سے مرتب
کرکے حاضر کرنا ممکن ہے مگر نالشات کا کوئی حساب نہین مل سکتا دادرسی کا
تو دروازہ ہی بند تہا عرضیان اہل حاجت کی اگر گذرتی تہین تو حکّام ماتحت کی
نام دستخط ہوکر بھیج دیجاتی تہین مگر یہ خبر نہین معلوم ہوتا تہا کہ انجام اونکا کیا ہوا
بادشاہ نے کہا کہ یہ بھی دریافت ہونا ضرور ہے کہ کتنے آدمی محبس مین قید ہین
اور کیا علّت ہے اور کتنے اضلاع مین اور کتنے فوج مین نظر بند ہین اسکی
فہرست بھی تیّار کرکے جلد حاضر کرو وزیر نے بہت خوب کہکر تسلیم عرض
کی اور اپنی کچہری کو گیا بادشاہ نے حکم دیا کہ ان سب مراتب کو منشی الملک
بذریعۂ حکم قلمبند کرکے پاس وزیر الممالک کے بھیجے اور حکم دیا کہ ایک اشتہار اس
مضمون کا تحریر ہوکر مقامات صدر مین مشتہر ہو اور ہر صوبہ و ضلع و
قصبہ مین آویزان کیا جائے کہ جو شخص جس فن مین اور جس ہنر مین اور جس علم مین

حکایت تمہیدی

[illegible]

اور جس صنعت مین دستگاہ کامل رکھتا ہو اور اپنے فیض کو عالم مین شایع کرنا
چاہتا ہو چاہیے کہ بواسطہ حکّام یا بلاواسطہ حضور مین اطلاع کرے بعد امتحان کے
حسب لیاقت اوسکے پرورش کیجاویگی بادشاہ یہ احکام دیکر تخلیہ مین گئے
اور اراکین دولت محکمہ وزارت مین آئے وزیر نے تمام عملہ کو مخاطب کرکے
کہا کہ حضرت نے جو حکم دیا ہے وہ تم سبنے سنا اور سمجھے اب وہ دن اندہا دہند
کے گئے شخص بیدار سے سابقہ ہے نالائق کا گذارا نہین ہے اپنے سررشتے کا
کام جو شخص ہوشیاری سے انجام دے سکے وہ اپنی کارگذاری دکھاوے
اور جسکو لیاقت نہو اوسکو مناسب ہے کہ استعفا دیکر کنارہ کش ہوجاوے
اس عہد مین ہر شخص اپنی لیاقت کے موافق عزّت و منصب پائیگا یہ کہکر اجرائے
امور سلطنت مین مصروف ہوا تمام عملہ کے دلون مین تہرتہری پڑگئی اور خوف
بازپرس سب پر طاری ہوا بادشاہ نے اپنا دستور مقرر کیا کہ تہوڑی رات
رہے بیدار ہوکر بعد فراغت ضروریات کے حمّام کرنا اور تبدیل لباس کرکے
نماز پڑہنا سوار ہوکر تفریح کے واسطے جانا جاتے ہوے سواری کو تیز لیجانا
پہرتے ہوئے آہستہ آہستہ آنا راہ مین ہر طرح کی تفتیش کرنا اور مستغیثونکی
عرایض لینا اور متوجہ ہوکر سُننا پلٹ کر دربار عام مین سب مجرائیون کا سلام
لینا دربار خاص مین بیٹھکر کاغذ ملاحظہ کرنا امور کلیات سلطنت کو نافذ کرنا
اور دستورات قدیم کو اصلاح و ترمیم کرنا اور قواعد نامناسب کو منسوخ کرنا

تقسیم اوقات [illegible]

حکایت تمہیدی

وتیرۂ عمل

اور قواعد جدید عدل و انصاف کے جاری کرنا و ہان سے اوٹھکر محل مین جاکر
بادشاہ بیگم کو تسلیم بجالانا اور وہین خاصہ نوش فرمانا اور کلمات اطاعت و
تسکین زبان پر لانا و ہانسے خواب گاہ مین آکر کتب کا مطالعہ فرمانا نماز کو وقت پر
ادا کرنا تیسرے پہر کو بعض منازعات جو لائق خود ملاحظہ فرمانیکے ہوں انکو
فیصل کرنا اور بعد نماز شام تخلیہ کرکے علما اور فضلا سے صحبت مین علم کا مذاکرہ
کرنا اور قریب نصف شب کے خاصہ نوش کرکے استراحت کرنا اسیطرح سے
جب چالیس روز گذر گئے اور مراسم چہلم بہرام شاہ کے ادا ہو چکے بادشاہ بیگم نے
وزیر الممالک کو ڈہوڑی پر طلب کرکے کہا کہ خدا کی مشیت مین میرے اولاد

تحریک شادی عادل شاہ

نرینہ ہونا مقدر نتھا تو اوسکا شکوہ کیا شکر ہے اوس کا کہ سلطنت اس
خاندان سے باہر نہین گئی جو مستحق و لائق اسکے تھا اوسیکو ملی میرا دل چاہتا ہے
کہ من بعد کو میری سلطنت میری نسل دختری سے باہر نجائے تمہاری بھی صلاح
ہو تو مین شادی نیک اختر کی والا گھر کے ساتھہ کردون گھر کی گھر ہی مین
رہیگی اور اگر چراغ لیکر ڈہونڈہونگی تو ایسا لائق داماد نہ ملیگا وزیر نے عرض کی
کہ خدا حضور کو سلامت رکھے فدوی کے دلمین کئی بار آیا کہ مین یہ مشورہ حضور مین
عرض کرون مگر رعب حضور کا مانع میری جرأت کا ہوا نہایت مناسب ہے
اگر اجازت ہو تو خدمتمین جہان پناہ کے عرض کرون اور فدوی کو باور ہے کہ وہ
ایسے سعادتمند اور صاحب عقل سلیم و فہم مستقیم ہین کہ اگر حضور کو اپنی کنیز کے ساتھہ

حکایت تمہیدی

شادی کرنا منظور ہو تو وہ کبھی انکار نکرینگے اور یہ تو اونکے چچا کی بیٹی ہے ہر طرح
سے پلہ برابر ہے بیگم صاحبہ نے فرمایا بہت اچھا اونکا استمزاج لیکر ولیساعرض
کرو وزیر نے تخلیہ مین عادل شاہ سے مکنون خاطر بادشاہ بیگم کا ظاہر کیا گردن
جھکا کر کہا کہ مین بھر حال تابع فرمان ہون جو اونکی مرضی ہے اوسمین مجھکو مجال
عذر و تامل کیا ہے مین غلام بے زر ہون اگر مجھکو بیچ بھی لین تو عذر نہین ہی الغرض
تاریخ معین ہوئی بڑی دہوم دہام سے شادی ہوگئی عادل شاہ شبانہ روز
مصروف انتظام تھے کاغذات کا دیکھنا اور حسب مناسب عزل و نصب کرنا
ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر لائق اور ہوشیار اور ممتحن اور کارگذار افسر و حکام مقرر کرتے
جاتے تھے اور نالائقون کو نکالتے جاتے تھے کسیکو انعام دیکر عہدے سے موقوف
کیا کسی کو مادام حیات جاگیر یا تنخواہ خانہ نشینی مقرر کرکے رخصت کیا مردم جو مین
جو مردمان کمرو اور کمزور اور مسن تھے اونکو نکالکر نظامت مین بھرتی کرکے تحصیل کا
کام کرنیکو مقرر کیا سپاہ جنگی کو زور آور و قد و لبور آدمیون سے آراستہ
کیا ایسی خوش اسلوبی سے انتظام کیا کہ جسکو معزول و موقوف کیا وہ بھی
مداح و معترف احسان و سلوک گیا ہر ولایت اور ہر صوبہ و ضلع سے اہل کمال
چلے آتے تھے اور بعد امتحان حسب لیاقت عہدہ و منصب پاتے تھے ایکروز
ایک خبر دار نے پرچہ گذرانا کہ بڑے چوک مین ایک شخص وارد ہوا ہے حالت
ظاہری اوسکی سقیم ہے مشہور حکیم ہے گزی اور کمل کے سوا کوئی لباس نہین ہے

حکایت تمہیدی

مطالب اشتہار کی تفصیل چاہتا ہون جواب بیان اجمالی یہ ہے کہ یہ سب
فواید علم و حکمت کے ہین اور بیان تفصیلی ہر فقرہ کا جدا ہے سوال فقرہ اول
کا کیا بیان ہے جواب علم بمنزلۂ حیات کے ہے اور جہل ممات ہے جسطرح جیسے
میّت کسی کو نہ نفع پہونچا سکتی ہے نہ ضرر یونہین جاہل قدرت کسی کی
نفع و ضرر پر نہین رکھتا اور صاحب علم آپ خود بھی منتفع ہو سکتا ہے اور غیر کو
بھی نفع و ضرر پہونچا سکتا ہے سوال جاہل اور میّت کی تشبیہ تام نہین
جواب تشبیہ مین ہر جزو مشبہ کو مشبہ بہ سے مقابل ہونا ضرور نہین بلکہ تشبیہ
دینے والا جس امر خاص سے ارادہ کرے اوسی سے مشابہت مقصود ہوتی ہے
شیر کی شجاعت سے اگر انسان کو تشبیہ دین تو کہینگے کہ زید مثل شیر کے ہے
تو کیا سمجھا جائیگا کہ زید کے پاؤن چار ہین اور دُم بھی ہے اور درندہ بھی ہے اور
اگر کسی کو خوبصورتی مین چاند سے تشبیہ دین تو کیا یہ بھی مقصود ہوگا کہ چہرہ
اوسکا بالکل گول ہے اور کوئی علامت منہ اور ناک و آنکھ کے بھی اوسمین نہین
اسمقام مین مقصود میّت سے اوسکی بے اختیاری ہے نفع و ضرر پہونچا نیمین
سوال میّت کے جسم کو اگر کوئی اوٹھا کر دوسرے شخص پر گرا دے تو
یقیناً اوسکی چوٹ لگیگی اور سگ و شغال اور مچھلیان اوسکے گوشت سے
نفع بھی اوٹھا سکتے ہین جواب میّت کے اختیار سے کوئی امر نہوا بلکہ
غیر کے اختیار سے ضرر و نفع دونون ظہور مین آئے اسیطرح سے جاہل کا بھی فعل

وجوہ تشبیہ حیات و ممات

دفع دخل تشبیہ

حکایت تمہیدی

اضطراری بطور عادت کے ہے اوسکے انجام کو اچّھا سونچکر نہین کرتا ہے اور
کسی نے اگر سمجھہ بوجھکر کیا ہے تو اثر اوس عقل کا ہے جو اوسکے ساتھہ پیدا
ہوئی ہے اور جاہل کی عقل بھی لائق اعتبار نہین ہے اسلیے کہ روشنی چشم
انسان کی حدِ نگاہ سے زیادہ نہین دیکھہ سکتی اگر کوئی شی دور ہو تو کوئی بے عینک
اور دوربین کے دیکھہ نہین سکتا اور اگر کوئی شے نہایت باریک ہو تب بھی اوسکی
ماہیّت کو پہچان نہین سکتا اگرچہ نہایت قریب ہو پس قوّت بصر بشری
کو عقل سمجھنا چاہیے اور علم کو عینک اور خوردہ بین اور دوربین تصور کرنا چاہیے
اور دوسری وجہ تشبیہہ کی یہ ہے کہ جاہل جب مرجاتا ہے تو اوسکا قول و فعل
سب مرجاتا ہے اور صاحبِ علم جب مرجاتا ہے تو اوسکا فعل شخصی البتہ
مرجاتا ہے مگر قول اوسکا اور تصنیف اور تحریر اوسکی نہین مرتی اور جو عمل نیک
اوسنے جاری کیا ہے اور خلق نے اوسکو اختیار کرلیا ہے وہ سب اوسکے وجود
پر گواہی دیتے ہین اور جو فیض اوسکی ذات سے پیدا ہوا ہے جبتک خلق مین [illegible]
باقی رہیگا تب تک عقلا اوسکو زندہ تصور کرینگے اس فقرے سے میرا مقصود
یہ ہے کہ مین انسان کو علم تعلیم کرتا ہون جس سے حیات ابدی حاصل ہوتی ہے
سوال فقرۂ دوم کی شرح بیان کیجیے جواب اسکا بیان یہ ہے کہ جانور
اور انسان دونون پر تعریف عام حیوان کی صادق ہے اور فرق درمیان
بہایم و انسان کے عقل و فہم ہے اور علامتِ ظاہری انسان کی نطق ہے

تشبیہ علم کی دوربین سے

حیات دوامی عالم کی

حکایت تمہیدی

دلیل فضیلت انسان بر حیوان

اسی وجہ سے بہایم کو حیوان صامت اور انسان کو حیوان ناطق کہتے ہین اور
بسبب اسکے انسان کو فضیلت ہے اور وجہ فضیلت یہ ہے کہ حق تعالیٰ
نے انسان مین تین قوّتین پیدا کی ہین قوّتِ بہیمی[۱] جسکو نفسِ امّارہ کہتے ہین اور
قوّتِ سباعی[۲] جسکو نفسِ لوامہ سے تعبیر کرتے ہین اور قوّتِ ملکی[۳] جسکو نفسِ مطمئنہ
بولتے ہین اگر انسان نے نفسِ بہیمی کی اطاعت اختیار کی جانورون سے بدتر
ہوگیا اگر قوّت ملکی کے خصائل کو اختیار کیا تو ملائکہ سے ترجیح لیگیا اور ماہیّت
افعال و خواص کی بیعلم کے دریافت نہین ہوسکتی جاہل ہمیشہ متابعت نفس
امّارہ کی کریگا اور خصائلِ بہائم اوسمین پیدا ہونگے میرا مطلب اس فقرے سے
یہ ہے کہ مین علم سکھا کر انسان کی نگاہ مین فرق درمیان بہائم و انسان کے
جلوہ گر کرسکتا ہون جب انسان واقف ہوگا اور خصائلِ بہائم کو چھوڑدیگا
اور جو صفات کہ انسان کے لائق ہین اونکو اختیار کریگا آدمی ہوجائیگا سوال
اس مطلب کی تفصیل اور توضیح اور خصائل سہ گانہ بتصریح بیان کیجے اوّل قوّت ملکیہ
کی خاصیت ہے فکر کرنا دریافت مین ہر شے کی حقیقت اور ماہیّت کے
اور تمیز کرنا ہر شے کی کیفیّت و کمیّت اور نفع و ضرر مین دوم قوّت غضبی جسکو
سباعی کہتے ہین باعث ہوتی ہے دلیری اور سختیون کے اوٹھا لینے کی
اور شوق سرداری و طلبِ جاہ کی سوم خاصہ قوّتِ بہیمی کا یہ ہے کہ کھانے
پینے کی لذّت کیطرف رغبت کرے اور رفع شہوات اور جذب منفعت پر

حکایت تمہیدی

توجہ طبیعت ہو سوال ہر گاہ یہ قوتین انسان مین از روے خلقت کے پیدا ہین
تو انسان پر الزام عیب کا کیون ہوتا ہے جواب استعداد ان سب قوتونکی
از روے خلقت ہے مگر جب یہ قوتین اعتدال پر ہونگی تو صفات حمیدہ پیدا ہونگے
اور جب اعتدال سے زیادہ یا کم ہونگے تو عیب ہو جائیگی اور سمجھنا انکا علم پر منحصر
ہے جسکو علم ہے وہ اپنے عیب پر واقف ہوگا تو کم کو زیادہ اور زیادہ کو کم کرکے
اعتدال پر لا سکیگا اور جاہل کے عیوب ترقی کرتے جائینگے سوال کسیقدر
عیوب قوتِ بہیمیہ اور قوتِ غضبیہ کے بیان کیجیے جواب اوّل قوتِ بہیمیہ
جب حالتِ افراط یا تفریط مین ہوگی تو اوس سے افعال ذمیمہ پیدا ہونگے
مگر جسقدر قلتِ اور کثرت قوت کی ہوگی ویسی ہی مراتب مین تفاوت ہوگا
جیسا کہ ہر قسم کے جانورون کی عادات اور افعال مین تفاوت ہوتا ہے
ویسا ہی آدمیون کے افعال و عادات مین تفاوت ہوتا ہے تحصیل
معاش مین بعضون کی مشابہت کتّے کی ہوتی ہے کہ ایک گھر پر قناعت
نہین کرتا ہے اور تلاش خورد نیمین دوڑا دوڑا پھرتا ہے اور چورا کے
چھپا کے جسطرح بنتا ہے اپنا قوت حاصل کرتا ہے اور پھر خواہش اوسکی
کم نہین ہوتی اور بعضے کتّے ایسے بھی ہوتے ہین کہ ایک گھر سے دوسرے
گھر نہین جاتے اور یہ بات اکثر اثر تعلیم سے پیدا ہوتی ہے اور بعض آدمیونکی
مشابہت بکریون کی ہوتی ہے کہ اگر اونکو باندھ کر کھلائین تو آسودہ نہین

حکایت تمہیدی

مشابہت بکری کی

ہوتی اور لاغر ہوجاتی ہے اور چھوڑ دو تو پھلے اوسی چیز پر رغبت کریگی جو
کسی کے ہرج ونقصان کے ہو ایکطرف کو جنگل کی گھانس سبز وشاداب
لگی ہے اور ایکطرف پھولونکے درخت ہین اور چھوٹے قد ایسے ہین کہ بکری تو
دو لقمے بھی نہون پھلے اوسی پر جھکے گی اور گھانس پر رغبت نکریگی یہی
حال بعض آدمیون کا ہے کہ جو ممنوعات عقلی اور شرعی ہین اونھین کیطرف
توجہ کرتے ہین رو د معیشت کہ جو طریقہ مناسب سے ہو اوسکی نسبت توجہ بھی
نکرینگے اور اپنی تن پروری سے غرض رکھینگے کسیکا نقصان ہو تو کچھ غم نہین اپنے
واسطے ذلت ورسوائی ہو تو کچھ پروا نہین اور بعض کی مشابہت چوہونکی

چوہونکی مشابہت

ہوتی ہے کہ غیر کا نقصان شدید کرکے اپنی حاجت قلیل کو رفع کرتے ہین
ایسے لوگون سے ایسے افعال ہوتے ہین کہ اپنی شکم پروری کیواسطے غیرونکا
زوال نعمت کر ڈالتے ہین اور اکثر آپ محروم رہ جاتے ہین اور پھر اوسی حرکت
کو کیے جاتے ہین اور یہی حال ہے جلب منفعت کا کہ اپنی رفع حاجت اور
حصول منفعت کیواسطے جھوٹ بولتے ہین فریب دیتے ہین چوری کرتے
ہین ڈاکہ مارتے ہین رہزنی اختیار کرتے ہین پیشۂ رذیل اور حرفۂ ذلیل گوارا
کرتے ہین ذلتین اوٹھاتے ہین مارے جاتے ہین قید ہوتے ہین اور باز نہین
آتے ہین اور رفع شہوات مین بھی مراتب ہین بعضون کی مشابہت بکری اور
خوک کی ہے کہ اپنے غلبۂ شہوت مین دیوانے ہوجاتے ہین حلال وحرام اور نیک

حکایت تمہیدی

کتّون کی مشابہت

حسن پرستی

وبد کی کچھہ پروا نہین کرتے اسی شوق مین ازخود رفتہ رہتے ہین اور بعض کی
مشابہت کتّون کی اور دیگر درندہ جانورون کی ہوتی ہے کہ جب موسم انکی
مستی کا آتا ہے تو کہانا پانی آرام کرنا سب بہول جاتے ہین اور ان قسام کے لوگ
خوبی و زشتی پر نظر کمتر رکھتے ہین او بعض فی الجملہ نفاست کو دخل دیتے ہین اور
حسن پرستی اور عیش پسندی مین افراط کرتے ہین ایسے لوگون کا انجام اونسے
زیادہ بد ہوتا ہے ایسے ہی عشقبازی اور حسن پرستی مین ہزارون گھر خاک مین
ملگئے ریاستین اور سلطنتین فنا ہوگئین اعزا و اقارب چھوٹ گئے اکثرون کے ہاتھہ پاون
ٹوٹ گئے اکثر مالدار افلاس مین مبتلا ہوے اکثر امراض سخت مین گرفتار بلا ہوئے
اکثرون نے اپنے کو اِس آگ سے جلاکر خاک کرڈالا بہتون نے زہر کہاکر اپنی
جان عزیز کو ہلاک کرڈالا بعضے امرا ہین کہ جنکی ازواج کی انتہا نہین اگر اپنی اوقات
عزیز کو مصاحبت نسوان مین صرف کرین تو آٹھوین یا پندرہوین روز بھی باری
نہ آوے اسپر توارد اور تواتر ازدواجکا منقطع نہین ہوتا اگر کوئی نصیحت کرتا ہی
تو اوسکا جواب دیتے ہین کہ ہماری زبان انواع اغذیہ کی خوگر ہوگئی ہے ایک
قسم کے کہانے پر ہمسے قناعت نہین ہوسکتی حالانکہ علت غائی سب کی
ایک ہے اور مقصود اصلی افراط مین ضایع ہوتا ہے اور وہ قباحتین پیدا ہوتی ہین
جنکا دفع کرنا دشوار ہے اور دنیا و آخرت دونو خراب جاتے ہین دوم قوتِ
غضبیہ اور سباعیہ کا خاصہ کثرتِ قہر اور شدت غلبہ اور شوق انتقام اور

بیان قوتِ غضبیہ

حکایت تمہیدی

خشن مزاجی اور درشت طبعی اور طلب رفعت و ثروت اور خواہش جنگ و صولت
ہوتا ہے ذراسی بات خلاف مزاج ہوجانے پر بگڑجانا کلمات سخت منہ سے
نکالنا مار بیٹھنا اور درپے ہلاکت ہوجانا بیعذر درت عقلی لڑ بیٹھنا اور کو بھی
ہلاک کرنا خود بھی صدمہ اوٹھانا خاصہ جانوران درندہ کا ہے جیسے شیر اور
بھیڑیا وغیرہ مشہور ہے کہ شیر کے بچّے بہت ہوتے ہین شیر کی مادہ کو جب بچّے
دودہ پینے کے لیے بہت گھیرتے ہین اور سب اپنی اپنی طرف منہ لگاکر چوستے ہین وہ
ناخوش ہوکر بعض بچونکو پاؤن سے یا ہاتھہ سے جھٹک دیتی ہے ناخن تیز
اوسکا اونکی جلد نازک مین لگجاتا ہے اوسی صدمے سے وہ مرجاتے ہین
بعضے درندہ جانور بھوک کی شدت مین اپنے بچونکو کہا جاتے ہین یہی حال ہے
بعضے غصّہ ور جاہلون کا کہ اپنی اولاد کو تربیت کرنا نہین جانتے اندک ناخوشی کے لیے
اونکے ہلاک کا باعث ہوجاتے ہین اور اپنی احتیاج پر بیٹا بیٹی کو بیچ ڈالتے
ہین بعض قوی درندے ضعیف جانور ونکو مار کر کہا لیتے ہین جاہل بھی اسیطرح
اندک ملال پر آدمیون کو مار ڈالتا ہے اور حالت غضب مین مدت العمر کی
دوست کا دشمن ہوجاتا ہے آہوان صحرائی اور دیگر جانورون مین یہ خصلت
ہوتی ہے کہ ہر غول مین ایک افسر ہوتا ہے سب اوسکے تابع ہوتے ہین
اگر کوئی اونکے غول کا باہر نکلے تو اوسکو مارتے ہین اور جانے نہین دیتے اور
دوسرے غول کے جانور کو آتے نہین دیتے ہین انسان بھی طمع ثروت و

حکایت تمہیدی

وحب جاہ مین ایسے ہی خود رفتہ ہوتے ہین کہ اپنی اولاد کی ہیش روی گوارا
نہین کرتے چہ جاکہ غیر کی اور کتنے بیٹون نے طمع حکومت مین اپنے باپکو
مارڈالا اگر چشم بینا سے دیکھیئے تو ہزارون نظیرین اسکی موجود ہین سوال
صفات قوت ملکیّہ کی کیا ہین جواب صراحت اسکی ذکر اخلاق مین
گذارش کیجائیگی مگر عموماً خاصہ قوّت ملکیّہ کا یہ ہے کہ صاحب قوّت ملکیّہ
صفات شہوانیہ اور صفات غضبیہ سے کنارہ اور محترز رہتا ہے اور
ہمیشہ ہمت اوسکی کشف حقایق موجودات اور تحقیق حالات کائنات
پر متوجہ رہتی ہے اور فکر معاش پر معاد کو مقدم رکھتا ہے اور ہستی دنیا کو
چند روزہ اور بیوجود اور آخرت کو باقی سمجھتا ہے سوال قوت ملکیّہ
کیا قوت بہیمیّہ اور قوت سباعیّہ کو بالکل معدوم کردیتی ہے جواب
اعتدال ہر قوت کا ممدوح ہے اور افراط و تفریط مذموم ہے جب قوتِ
ملکیّہ اپنے اعتدال پر ہوتی ہے تو شدّت اور حدّت کو دونو قوتون کی
گھٹا دیتی ہے اور بقدر ضرورت اونسے اپنی متابعت مین کام لیتی ہے
یہ دونون قوّتین اوسیطرح سے قوت ملکیّہ کی مطیع ہوجاتی ہین جسطرح
غلبۂ قوّتِ بہیمیّہ اور قوّتِ سباعیّہ مین قوت ملکیّہ ضعیف و مضمحل ہوجاتی
ہے سوال فقرۂ سوم کی تصریح کیجیے جواب بیعلم کے آدمی اندہا ہی
کیسا ہی عمدہ مطلب لکھکر اوسکے ہاتھ مین دیدو اوسکی خوبی سے وقف

بنسبت دونون
نمایش قوت کا

بیان فقرہ سوم کا

حکایت تمہیدی

فقرۂ چہارم کا بیان

ٹہوگا اندہے کے ہاتھہ مین جہوٹا اور سچا موتی رکہدو تو وہ اوسکی اچہائی اور
برائی کیا سمجہے گا اندہے کے ہاتھہ مین ایک دوربین نہایت عمدہ جو ہزارون
روپیہ کے صرف سے طیار ہوئی ہو دیجائے تو بجز اسکے کہ اوسکو وہ ٹٹول کر
سمجہے کہ ایک ڈہولنا ہے کسی کہیل کے واسطے بنایا گیا ہے اور کیا تجویز کریگا اور
اوسکے فواید اور منافع کو کیا جانیگا اسیطرح جاہل کے سامنے ایک اسطرلاب یا
کرۂ زمین بنا ہوا بہت اچہا رکہدیجیے تو وہ بجز اسکے کہ اوسکو لڑکونکا
کہلونا سمجہے اور کیا کہیگا پس اندہا اور جاہل دونو یکسان ہین جب انسان سے
ظلمت جہل دور ہوجائیگی اور ہرشے مین جو صنایع بدایع بہرے ہوے ہین سمجہنے
لگیگا تو اوسپر اندہے سے بینا ہوجانا صادق آئیگا یہی مطلب ہے فقرۂ
سوم کا **سوال** فقرۂ چہارم کا حاصل بیان کیجیے **جواب** فقرۂ چہارم کا
یہ مطلب ہے کہ جاہل کا دل ویسا ہی اندہیرا ہے جیسا اندہیرا گہر ہوتا ہے
مثلاً ایک مکان نہایت عمدہ بنا ہوا ہے اور ہر طرحکی زینت سے سجا ہوا ہے
فرش بچہا ہوا ہے اپنے اپنے موقع پر کرسیان اور میز اور ڈنگل لگے ہین الماریان
دہری ہین آلات روشنی چنے ہین کسی اندہے کو حالت روشنی مین یا کسی بینا کو
جو ناواقف ہو اندہیرے مین لیجاکے اوس مکان مین چہوڑدین تو بجز اسکے کہ وہ
ٹہوکرین کہاے اور صاحب مکان کو الزام دے کہ بیوقوفی سے راستہ مین
ٹہوکر لگنے والی چیزین رکہدین ہین لطف عمارت اور حسن آراستگی اوسکو کیا

حکایت تمہیدی

حاصل ہوگا اسیطرح سے دیکھیے کہ حق تعالےٰ نے ہر جسم انسان مین عجائب صنعت اور انواع حکمت خلق کئے ہین اور عالم مین صنائع گوناگون اور بدائع بوقلمون پیدا کیے ہین اور دلِ جاہل کا بے شمعِ علم کے اندھیرا ہے نہین جانتا کہ جسم انسان مین کیا کیا عجیب باتین اللہ نے پیدا کی ہین اور دنیا مین طرح طرح کی حکمتین دیکھکر نہین سمجھتا ہے کہ انکے منافع کیا ہین اور مضار کیا ہین جب بھوکہا ہوتا ہے اور کہانیکو نہین ملتا ہے تو کہتا ہے کہ خدا نے بھوک کو ناحق پیدا کیا کہ اسکے سبب سے بھیک مانگنی اور مزدوری محنت کرنی پڑتی ہے اگر علم کے نور سے دل انسان کا روشن ہو جاوے تو ہر چیز اپنی خوبصورتی دکھانے لگے اور ہر چیز کا فائدہ نظر آنے لگے **سوال** فقرۂ پنجم کا کیا مطلب ہے **جواب** اسکا یہ مفہوم ہے کہ علم عجب طرح کی دولت ہے خرچ کرنیسے کم نہین ہوتی بلکہ ترقی کرتی ہے اور بے علم کے آدمی محتاج ہے **سوال** اس مجمل کی توضیح کیجیے **جواب** دولتمندی سے مراد ہے آسودگی اور استغنا اور خلاف اسکا احتیاج ہے عالِم اور حکیم کے پاس ہر طرح کی احتیاج آدمی لاتے ہین اور جو علم و کمال حاصل کرتا ہے وہ دولتِ علم سے غنی اور غیر کی طرف احتیاج لیجانے سے مستغنی ہو جاتا ہے جاہل مریض طبیب کا محتاج ہے کرورون روپیہ کی دولت حالتِ مرض مین جنگل کی ایک بوٹی کی برابری نہین کر سکتی ضرور ہے اگر دولتمند

بیان فقرہ پنجم

جاہل محتاج و عالم دولتمند ہے

حکایت تمہیدی

یعنی جو تو طبیب کے پاس احتیاج لاوے اگرچہ طبیب مفلس و نادار ہو دیگر
کسی سمجھدار جاہل کو اگر یہ خیال آئے کہ جاڑون کے موسم مین کنوئے کا پانی کیون گرم
ہوتا ہے اور گرمیون مین کیون سرد ہوتا ہے اور آسمان سے تارا ٹوٹ کر گرتا ہے
اور زمین تک نہین پہونچتا ہے یہ کیا چیز ہے تو بجز اسکے کہ کسی صاحب علم
کے پاس جاکے سوال کرے اسکا انکشاف کیونکر ہوگا لاکھون روپیہ خرچ کرے
تب بھی بغیر صاحب علم کے اسکی لم دریافت نہین ہو سکتی یہ علم وہ دولت ہے
کہ اسکی طرف ہر شخص کو احتیاج ہے اور بے علم کا آدمی محتاج ہے سوال
فقرۂ ششم کی کیا حقیقت ہے جواب اس فقرہ کا مفہوم اور مقصود
یہ ہے کہ مردمی سے مراد نہ صرف رجولیت و شہوت ہے اور نہ صرف تلوار سے
لڑنیکو کہتے ہین یعنے عرف مین دونو طرح سے مشہور ہے اور اصطلاح حکما مین
مردمی سے مراد وہ صفات ہین جو ذکر فضائل مین بیان ہونگے ازانجملہ علوے ہمت
اور بلندی عزیمت ہے اور جہل تینون طرحکی مردمی کو زائل کرتی ہے علم
طب کی جہالت سے رجولیت مین فرق آتا ہے اور مصالح حرب و ضرب کے
لاعلمی سے انسان ہتک و بعزتی کو گوارا کرکے میدان سے بھاگ جاتا ہے اور
علوے ہمّت کے منافع کی لاعلمی سے اور نادانی سے قصور ہمّت کرتا ہے
اور بڑے بڑے عمدہ کامون کے عمل مین لانیسے محروم رہجاتا ہے جب علم
حاصل ہوگا تو تینون قسمونکی نامردی زائل ہوجائیگی اور قوّت مردمی اوسیمین

بیان فقرۂ ششم

صادق آئیگی سوال اس مطلب کے بیان کو وسعت دینا چاہیے جواب
بلحاظ معنی رجولیت کے جب علم حاصل ہوگا تو اسباب زوال رجولیت سے
احتراز کریگا مثلاً ابعد مباشرت کے آب سرد سے فوراً طہارت کرنا یا
مقتضاے حرص سے زیادہ تولید خون سے مباشرت مین افراط کرنی یا
نادانی سے تجرد اختیار کرنا اور معاشرت النسوانسے قطعاً کنارہ کشی عمل مین لانا
اور جب علم ہوگا تو ایسے کام کیون کریگا کہ جس سے زوال باہ ہو اور اگر کسی
سبب سے قصور و نقصان باہ عارض ہو جائیگا تو فوراً مطلع ہو کر علاج
کریگا اور اچھا ہو جائیگا اور بربناے معنی دوم جنگ و جدال دو طرح سے
ممدوح عقل ہے یا حفظ ناموس الٰہی یعنی حفظ شریعت کیواسطے جسکو اہل
شریعت جہاد کہتے ہین یا واسطے حفظ آبرو کے جسکو شجاعت کہتے
ہین دونو امر منحصر ہین حصول معرفت پر جو شخص وجود خدا کا قائل ہے
اور صاحب شریعت پر خالصاً ایمان لایا ہے اور بحکم خدا و پیغمبر کسی فرقہ
منکر شریعت سے لڑنیکو جائیگا اگر وہ شخص عارف کامل ہے کبھی ہزیمت
نہ اوٹھائیگا اور جو مطلب شریعت کو اچھی طرح سے نہین سمجھتا ہے اور مراتب
خدائی اور بندگی کو اچھی طرح سے نہین جانتا ہے وہ اندک لغزش مین بھاگ
جائیگا اور جو اقتضاے عقل و حکمت سے لڑیگا وہ اپنی موت کو زندگی
سے بہتر جانیگا کبھی مقابلہ دشمن سے قدم نہ ہٹائیگا اور جو جہالت مین

حکایت تمہیدی

مبتلا ہے اور ملامت عقلا سے خوف نہین رکہتا ہے وہ جان چرائیگا اور
پیٹھہ دکہائیگا سوال اس مطلب کو واضح تر بیان کیجیے جواب مثلاً کوئی
مرد عاقل یکہ و تنہا کسی ایسے دشمنون کے غول مین آگیا ہے کہ اوسکو یقین معلوم
ہے کہ اگر ہم انسے لڑینگے تو بھی مار ڈالے جائینگے اور اگر نہ لڑینگے تو بھی مارے
جائینگے تو ایسے وقت مین مقتضائے عقل یہ ہے کہ بیخوف مرنے پر کمر باندہ کے
لڑے اور جہانتک ممکن ہو کوشش کرے اگر غالب آگیا تو جان بھی بچی
اور عزت بھی رہ گئی اور اگر مارا گیا تو جان بلا سے گئی آبرو تو رہ گئی اور یہ بینائے
معنی سوم علوئے ہمت کا سبب علم و معرفت ہے اور قصور ہمت کا سبب
جہالت ہے جب انسان کا علم کامل ہوگا اور منافع کو خوب سمجھے گا تو تحصیل
مرتبہ کمال مین قصور ہمت نکریگا سوال اس بیان کو نظائر کے ساتھہ بیان
کیجیے جواب کتب تاریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ متوکل عباسی نے
امام حسین علیہ السّلام کی قبر کہودنیکا اور خراب کرکے زراعت کرنیکا حکم دیا
اور اوسکے اہلکارون نے شروع بہ تعمیل کی عبد اللہ مینی نے کہ دانایان عصر
سے تہا سنا او مقتضائے حمیت دینی اوسپر بہت سخت گذرا باوجود فقر
و درویشی کے کمر ہمت کو مضبوط کرکے بغداد کو آیا اور بہلول دانا کو جو دیوانے
بنے ہوے تھے اپنا ہمراز بنایا حرف مطلب کو زبان پر لایا بہلول نے متوکل
سے کہا کہ ہمیشہ تو ہمکو گہر بنانیکی ترغیب دیتا تھا اب ہمکو گہر بنانا منظور ہے

ذکر عبد اللہ مینی

حکایت تمہیدی

جگہ دے تو ہم گھر بناوین بادشاہ نے کہا جہان پسند کرو بنالو بہلول نے
کہا ایک حکم اپنی مہرو دستخط سے تحریر کر دے کہ جہان ہم گھر بناوین کوئی
ہمسے تعرض نکرے اوسنے لکھدیا یہ اوس تحریر کو لیکر کربلا مین آئے اہلکارونکو
دکھایا اور کہا یہان ہم گھر بناوینگے سب خاموش رہ گئے بہلول اور عبد اللہ
یمنی نے یکدمین مٹی سے خام ایک مکان بناکے مزار کا حفظ کیا کوئی
متعرض نہوسکا ایسا کارنمایان جو انسے سرزد ہوا غیر عارف جاہل سے
ممکن نتھا دوسری نظیر یہ ہے کہ کلمبس حکیم نے اپنے علم کی قوت سے
معلوم کیا کہ ایک خطۂ زمین تختہ تحتانی برّاعظم کا پانی سے نکلا ہونا چاہیے
اس بنا پر سامان مہیّا کرکے اور مہینون کے عرصہ مین راہ دریا طے کرکے
امریکہ مین پہونچا اور اوس ملک پر قبضہ حاصل کیا بھلا جاہل بھی ایسے
ارادۂ سخت کو خیال مین لاسکتا ہے اور شخص معلیم بھی اپنی جان کو ایسی
ہلاکت مین ڈال سکتا ہے سوال بادشاہ نے کہا کہ مین مطلب اشعار کو
سمجھا اور کمال آپکا مجھپر ظاہر ہوا یہ سب فضائل حق ہین لیکن مجھکو تعجب ہے
کہ آپنے میرے پاس آنےمین استقبال ارکان شاہی اور تعظیم کی شرط کی حالانکہ
اس اعزاز ظاہری کو آپ بے وجود سمجھتے ہین اسکی خواہش کی وجہ کیا ہے جواب
فقیر کے نزدیک واقع مین تعظیم اور عظمت ظاہری ایک امر اعتباری ہے
اور منشا جاہ طلبی کا ہے مگر فقیر نے جو درخواست استقبال ارکین سلطنت

حکایت تمہیدی

اور تعظیم خدام خود بدولت کی کی اسکی دو وجہین تہین اول یہ کہ فقیر کو منظور
تہا کہ مقدارِ شوق خدام کو نسبت علم اور اہلِ علم کے دریافت کرون کہ کسقدر ہے
اگر قدر علم و کمال کی نظرِ انور مین بمرتبۂ نہایت ہے تو ایسے امور اعتباری مین
حضور دریغ نفرمائینگے ورنہ ایک فقیر ذلیل کے واسطے اتنا بڑا اعزاز ظاہری
کب گوارا ہوگا دوم یہ کہ جسوقت یہ خبر عالم مین شایع ہوگی کہ بادشاہ قدردان
نے ایسی اہلِ علم کی توقیر فرمائی تو ہر طالب علم کو طرف تحصیل علم کے شوق
کامل ہوگا اور اگر ایساہی چرچا رہا تو تہوڑے عرصہ مین ملاحظہ فرمائیگا کہ کتنی
اہلِ علم وکمال حضور کے ملک مین پیدا ہوئے سوال بادشاہ نے کہا
حق تعالے آپکو جزاے خیر عطا کرے اب مین چاہتا ہون کہ جس علم کی صفت
آپنے شرح اشتہار مین بیان کی ہے اوسکو بیان کیجیے کہ علم کیا چیز ہے اور اقسام
اوسکے کتنے ہین جواب عرف حکما مین حکمت سے مراد ہے جاننا ہر شے
کی ماہیت کا جیسے کہ وہ ہے اور کرنا ہر کام کا جیساکہ از روئے عقل کے کرنا
چاہیے بقدر امکان بشری کے اسوجہ سے حکمت کی دو قسمین ہین ایک علم
دوسرے عمل علم تصور ہے حقیقت موجودات کا اور تصدیق ہے اوسکی احکام
کی جیساکہ واقع مین ہو بقدرِ قوتِ انسانی کے اور عمل کام مین لانا ہی اون
حرکتون کا او صنعتونکا موافق قدرتِ بشری کے جسمین عیب او نقصان
اوس کمال کا نہو جسکی طرف نفسِ انسان متوجہ ہے اور جسکو یہ دونو باتین

بیان تعریف حکمت

حکایت تمہیدی

حاصل ہون وہی حکیم کامل ہے اور وہی انسان صاحب فضائل ہے اور
مرتبہ اوسکا بلند ترین مراتب انسانی ہے چنانچہ حقتعالے قرآن مجید مین
فرماتا ہے یُؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ
خَيْرًا كَثِيرًا یعنے حقتعالے حکمت عطا فرماتا ہے جسکو چاہتا ہے اور
جسکو حکمت عطا کی ہے اوسکو بہت سی نیکیان عطا کین جب یہ معلوم ہوا
کہ حکمت مین علم سے مراد جاننا ہے ہر شے کا جیسی کہ وہ ہو تو جتنی قسمین موجودات
کی ہونگی اتنی ہی قسمین علم کی بھی ہونگی اور موجودات کی دو قسمین ہین ایک
وہ ہے جو تصرف و تدبیر جماعت انسان پر موقوف ہو اور ایک وہ ہے
جسکا وجود قدرت و اختیار انسان سے باہر ہو قسم دوم کو حکمت نظری
کہتے ہین اور قسم اول کو حکمت عملی کہتے ہین اور موجودات قسم اول دو حال
سے خالی نہین یا وہ ایسے اشیا ہین کہ جنکا وجود محتاج مادہ کا نہین ہے یا وہ
ایسے ہین کہ جو بے مادہ کے وجود پذیر نہین ہو سکتے اور جو اشیا بے مادہ کی
موجود نہین ہو سکتے اُنکی بھی دو قسمین ہین ایک وہ ہے جسکی تعقل مین مادہ
معین کی شرط نہو اور دوسرے وہ کہ جسمین مادۂ معین مشروط ہو پس حکمت
نظری کی تین قسمین ہو گئین پچھلی کو علم مابعد الطبیعہ کہتے ہین اور دوسری کو
علم ریاضی کہتے ہین اور تیسری کو علم طبیعی کہتے ہین اور ہر ایک علم کے کئی اجزا
ہین بعض اجزا بجائے اصول کے ہین اور بعض اجزا بجای فروع کے ہین

علم جاننا ہر شے کا جیسے کہ وہ اصل میں ہو

علم مابعد الطبیعہ
علم ریاضی
علم طبیعی

حکایت تمہیدی

پس اصول مابعد الطبیعۃ کے دو ہین اوّل معرفت جناب احدیت کی اور
مقربان درگاہ عزت کی مثل عقول ونفوس کے کہ حکم پروردگار سے سبب
اور باعث دیگر موجودات کے ہوئے ہین اور احکام اُنکے اس علم کو علم الٰہی
کہتے ہین دوم معرفت امور کلی موجودات کے مانند وحدت وکثرت وجوب
وامکان وحدوث وقدم اور اوسکے متعلقات کی اسکو علم فلسفہ اولے
کہتے ہین اور اس علم کے فروع ہین مثل معرفت نبوت وشریعت وامامت
ومعاد وغیرہ کی اور جو مثل اسکے ہے اور اصول علم ریاضی چار ہین اوّل
معرفت مقادیر ہین اور اوسکے احکام ولواحق ہین اسکو علم ہندسہ کہتے ہین
دوم معرفت اعداد ہین اور اوسکے خواص واحکام ہین اسکو علم عدد وعلم
حساب کہتے ہین سوم معرفت اوضاع اجرام علوی کے ساتھہ اجرام سفلی
کے اور معلوم کرنا اونکے اختلاف کا اور مقدار کا اور حرکات کا اور ابعاد کا
اسکو علم نجوم اور علم ہیأت کہتے ہین اور احکام سعادات اور نحسات نجوم
اس علم سے باہر ہین چہارم معرفت نسبت مولفہ کے باعتبار مناسبت آواز
کے اور گھٹنا بڑہنا اوسکا اور جو اوسکے متعلق ہے اسکو علم موسیقی کہتے ہین اور
فروع علم ریاضی کے کئی ہین جیسے علم مرایا اور علم جبر ومقابلہ اور علم جر ثقیل
ومثل اسکے اور اصول علم طبیعی کے آٹھہ ہین اوّل معرفت مبادی متغیرات
کے مثل تغیر زمان ومکان وحرکت وسکون اور نہایت وغیرہ کے اسکو

اصول مابعد الطبیعہ

علم الٰہی

فلسفہ اولےٰ

فروع علم فلسفہ

اصول علم ریاضی

علم ہندسہ

علم حساب

علم نجوم و ہیأت

علم موسیقی

فروع علم ریاضی

علمِ سماء طبیعی کہتے ہین دوم معرفتِ اجسام بسیطہ و مرکبہ کی اور احکام
بسایط علوی اور سفلی کے اسکو علم سماء عالم کہتے ہین سوم معرفت ارکان
و عناصر اور تبدل صورتون کا مادہ مشترکہ سے اسکو علمِ کون و فساد کہتے ہین
چہارم معرفت اون اشیا کی جو سبب ہین حوادثِ ہوائی اور ارضی
کے مانند رعد و برق و صاعقہ و باران و برف وغیرہ کے اسکو علمِ آثار
علوی کہتے ہین پنجم معرفت مرکبات کے اور کیفیت ترکیب اونکی اسکو
علمِ معدنیات کہتے ہین ششم معرفت اجسامِ نامیہ کی اور اونکے
نفوس و قوت کی اسکو علمِ نباتات کہتے ہین ہفتم معرفت احوال اجسام
متحرکہ کی اور اونکے نفوس و قوت کی اسکو علم حیوانات کہتے ہین ہشتم
معرفت نفسِ ناطقہ انسانی کی اور اوسکی تدبیر و تصرف کی بدن مین اور
غیر بدن مین اسکو علمِ نفس کہتے ہین اور فروع علم طبیعی کے بہت ہین جیسے
علمِ طب اور علمِ احکامِ نجوم اور علمِ فلاحت وغیرہ یہ گویا فہرست اجمالی
علمِ حکمت نظری کی ہے جو گذارش ہوئی سوال اس فہرست مین
علمِ صرف و نحو و منطق و معانی و بیان و ادب کا کچھہ ذکر نہین آیا کیا یہ علوم
حکمت سے باہر ہین جواب معرفت علم صرف و نحو کی واسطے صحت
الفاظ کے ہے اور علمِ معانی و بیان واسطے حفظ غلطی معانی کے ہے اور
علمِ منطق واسطے اکتساب مجہولات کے اور علمِ بدیع واسطے حسن و فصاحت

علم سماء و عالم
علم کون و فساد
علم آثار علوی
علم معدنیات
علم نباتات
علم حیوانات
علم نفس
علم طب
علم احکام نجوم
علم فلاحت
علم صرف و نحو
علم معانی و بیان
علم منطق
علم بدیع

اور لطفِ بلاغت کے ہے کلام مین گو تعریف علومِ حکمیتہ سے یہ علوم باہم
ہین لیکن بمنزلہ آلات اور ادوات علومِ حکمیتہ کے ہین اور وسیلہ ہین تحصیل
علمِ حکمت کے **سوال** اب تفصیل حکمتِ عملی کی بیان ہونا چاہیے
جواب حکمت عملی سے مراد ہے جاننا مصالح حرکات ارادی کا اور فوائد
اعمال صناعی نوعِ انسان کا جسطرح پر کہ انتظام احوال معاش و معاد کا
اقتضا کرے اور ذریعہ حاصل ہونے اوس کمال کا ہو جسکی طرف نفس متوجہ
ہے اور یہ علم دو قسم پر ہے **اوّل** وہ ہے جو ہر شخص کی ذات کیطرف
راجع ہو اور **دوم** وہ ہے جو طرف ایک جماعت کے بمشارکت راجع ہو
قسم دوم بھی دو قسم پر ہے ایک وہ جو اوس جماعت کے ساتھہ متعلق ہے
جو ایک گھر مین شریک ہون دوسرے وہ ہے جو متعلق اوس جماعت
کے ہو جو شہر و ولایت اور اقلیم و مملکت مین شریک ہون اس راہ سے
حکمتِ عملی کی بھی تین قسمین ہین اوّل کو تہذیب اخلاق کہتے ہین دوم کو
تدبیر منزل اور سوم کو سیاست مدن کہتے ہین **سوال** اس تفصیل سے
علمِ تفسیر اور علمِ حدیث اور علمِ فقہ کے مطالب باہر معلوم ہوتے ہین **جواب**
مبادی مصالح اعمال اور محاسن افعال نوع بشر جو متضمن انتظام امور
معاش و معاد ہین اصل مین یا از روے طبع کے ہون یا از روے وضع کے
جسکا مبدا طبع ہے اوسکی تفصیل اوسکی موافق راے اہل بصیرت اور تجربہ آزما

بیان حکمت عملی

قسم اول راجع بذات ہر شخص

قسم دوم راجع بجماعت خانہ

قسم سوم راجع بجماعت شہر و ولایت و اقلیم

تہذیب اخلاق

تدبیر منازل

سیاست مدن

حکایت تمہیدی

فراست کے ہوی ہے اور اختلاف روزگار اور انقلاب آثار سے مختلف
اور متبدل نہو وہ سب احکام اوسی حکمت عملی کے ہین اور جسکا مبدا وضع
ہے وہ دو حال سے خالی نہین ہے یا سبب وضع اتفاق راے کسی جماعت
کا ہے تو اوسکو ادب اور رسوم کہین گے یا سبب وضع کا اقتضاے راے
کسی بزرگ کا ہے مانند پیغمبر اور امام کے اوسکو ناموس آلہی لکھینگے اوسکی بھی
تین قسمین ہین جو ہر شخص کی ذات سے تعلق رکھے وہ عبادات و احکام ہین دوم
جو گھر والون کی نسبت مین مشترک ہین اوسکو عقود اور معاملات کہتے ہین
سوم جو فیما بین اہل شہر و اقلیم کے مشترک ہے وہ حدود و سیاسات ہین
ان سب کو علم فقہ کہتے ہین اور ماخذ علم فقہ کا علم تفسیر اور علم حدیث ہے
مگر فہرست علوم حکمیہ مین جو ان علوم کو شمار نہین کرتے اسکی وجہ یہ ہے
کہ حکیم متوجہ اون علمون کا ہوتا ہے جنمین اختلاف زمانہ اور انقلاب روزگار
سے زوال اور انتقال واقع نہو اور اون علوم مین نسبت تبدیل ملت کے
اور اختلاف شریعت کے تجاوز اور تفاوت ہو جاتا ہے اسوجہ سے تعریف
اجمالی حکمت عملی مین یہ علوم بھی داخل ہین اور تفصیل سے خارج ہین اور
شرح اسکی اپنے محل مین مذکور ہے سوال بادشاہ نے کہا مین آپکے علم و
کمال سے بہت راضی ہوا اب چاہتا ہون کہ آپ سے مطالب حکمت
عملی یاد کرون اور اوسکو اپنا معمول بہ گردانون اوسکو بفرصت مختلف

حکایت تمہیدی

جلسون مین استفاضہ کرونگا اسوقت چند مطالب کا بیان چاہتا ہون

بیان اشرفیت انسان

اوّل یہ کہ انسان کن وجوہ سے اشرف مخلوقات ہے جواب عالم سفلی

مین موجودات کی تین قسمین ہین جمادات اور نباتات اور حیوانات اور

یہ تینون قسمین بجہت اسکے کہ حد معنوی مین سب شامل ہین اور اجسام طبعی

سبکو حاصل ہین سب یکسان ہین لیکن بعد امتزاج عناصر اربعہ کے جیسے قابلیت

جسمین پیدا ہوے اوسکے واسطے ویسی فضیلت بھی ہے مثلاً جمادات مین

نباتات کی ترجیح جمادات پر

زمین ہے اور جو زمین قابلیت زراعت کی رکھتی ہے بہ نسبت اوس زمین کے

جو لیاقت اوسکی نہین رکھتی ہے ضرور ہے کہ بہتر اور افضل کہی جائے اور سنگ

معدنی بہ نسبت سنگ کوہی کے اور آب شیرین بہ نسبت آب شور کے افضل

واشرف کہا جائے اور نباتات بہ نسبت جمادات کے اسواسطے اشرف ہین کہ

بہ نسبت جمادات کے نباتات مین قابلیت قبول اشکال مختلف کے اور نفع

خلق کا زیادہ ہے اوس جنس مین جسمین استعداد زیادہ ہے اوسیکو فضیلت زیادہ

ہے مثلاً بہ نسبت اوس گھانس کے جو تاثیر ہوا سے بے تخم کے خود بخود پیدا ہوتی

ہے اور تھوڑے دنون کے بعد فنا ہوجاتی ہے وہ درخت افضل ہین جو تخم سے

پیدا ہوتے ہین اور ایک مدت معین تک بقا کرتے ہین اور اونکی جڑ سے اور

پھول سے اور پھل سے اور پتون سے خلق کو منافع مختلف پہونچتے ہین اور

پھر تخم اونکا اپنے نوع کے پیدا کرنیکا باعث ہوتا ہے ایسے درختون سے

حکایت تمہیدی

تجا بیوہ دار فضیلت رکھتے ہین اور بہ نسبت نباتات کے حیوانات اسوجہ

سے فضیلت رکھتے ہین کہ وہ اپنے ارادہ سے حس وحرکت کرتے ہین ان مین

بھی جسمین جسقدر طاقت حرکت ہے اوسکی رتبہ مین اوتناہی تفاوت ہے

مثلاً ایک کیڑا ہے جو باقتضائے فصل تاثیر ہوا سے پیدا ہوتا ہے اور بے اسکے

کہ توالد اور تناسل کرے فنا ہوجاتاہے اسکے بہ نسبت وہ کیڑا جو توالد اور

تناسل کرتا ہے افضل ہے اور کیڑون سے پس وہ جانور افضل ہین جو چار پاؤن سے

چلتے ہین یا پرون سے اوڑتے ہین اور اپنی قوت کے حاصل کرنیمین کوشش

کرتے ہین اور اپنے بچون کی پرورش کرنے اور اپنے ضرر سے خائف

رہتے ہین اور بہترین بہایم وہ جانور ہین جمین فراست زیادہ ہے اور اثر تعلیم

اونپر جلد موثر ہوتا ہے جیسے گھوڑا اور باز جرا اور انمین جسکو ادراک تعلیم یادہ

ہے اوسکو فضیلت زیادہ ہے اور یہ انتہا مرتبہ بہایم کی اور ابتدا مرتبہ

انسان کی ہے اور انسان کو حیوانات پر اسوجہ سے فضیلت ہے کہ انسان

صفت نطق سے موصوف ہے او بسبب اس صفت کے انسان سب

اقسام اجسام سے ممتاز ہے مگر نطق سے مراد فقط بولنا اور باتین کرنا نہین

ہے بلکہ مراد اس سے قوت ادراک معقولات ہے اور قدرت اس بات کی

کہ نیک اور بد مین تمیز کرے اور خیر کو شر سے جدا کرکے پہچانے اور اسی وجہ سے

حق تعالیٰ نے انسان کے جملہ حوائج کو حوالہ رائے اور تدبیر پر اوصناعت

وجہ ترجیح حیوانات بر نباتات

وجہ ترجیح انسان بر حیوانات

تعریف نطق

حکایت تمہیدی

ذکر بہایم

رکھا ہے دیکھیے بہایم کو کہ حفظ سرمایہ کیواسطے اونکی کھال موٹی اور بال گنجان و
دراز پیدا کیئے اور پیدایش کے ساتھ اونکے دانت ہوتے ہین تا وہ غذا اپنی نباتات
سے حاصل کرین اور انکی زبانون کو اچھے ذالقہ کا آشنا نہین کیا تا وہ ہر طرح
کی گھانس اور پتّی کہانے سے نفرت نکرین اور دفع ضرر کیواسطے اونکو
ہتیار بھی عطا کیے کسیکو شاخین دین اور کسیکو سم اور کسیکو دانت دیے اور
پرندونکو پر عطا کیے تا بذریعہ پرونکے اوڑین اور جہان رازقہ اپنا پاوین
حاصل کرین اور جسکے واسطے جیسی غذا مناسب ہے اوسکے لیے ویسی ہی منقاریں
اور پاؤن خلق کیے جو چڑیان دریائی ہین کہ بے شناوری اونکی کارسازی رزق
کی نہین ہوتی اونکے پاؤن چہوٹے اور پیرونکی اونگلیون مین پردی پیدا کیئے
تا اوسکے ذریعہ سے بآسانی شنا کر سکین اور جنکی غذا پانی مین کھڑے رہنے
سے ہے اونکے پاؤن دراز پیدا کیے اور بقدر حاجت اونکے مزاجون کو متحمل
گرمی اور سردی کا پیدا کیا اور کوئی کارسازی اونکی منحصر صناعت پر نہین
رکھّی اور جسکو محتاج صناعت کیا ہے اونکو صناعت بھی تعلیم کردی کہ
دوسرے جنس کی اعانت اور امداد کے محتاج نہین ہین بخلاف انسان کے
کہ انسان کی غذا اور لباس اور جلب نفع اور دفع ضرر سب منحصر صناعت پر
ہے جبتک کہ زمین کو جوت کر تخم نہ بویا جاوے اور غلّہ نہ پیدا ہوا اور گُوندھا اور
پیسا اور بنایا اور پکایا نجاوے رازقہ بشر کا بہم نہین پہونچتا اور جبتک روئی

حکایت تمہیدی

تفاوت مراتب بشر مین

یا پشم وغیرہ کا تانا نجاے اور بنا سنجاے اور دوخت نہو تب تک لباس ممکن
نہو اوران سب باتون کی استعداد اور قوّت بشر مین پیدا کی تا اپنی صناعت
سے اور اپنی راے وتدبیر سے سامان اپنی معیشت کا مہیّا کرے اور اسیطرح
نیکی اور بدی معاد کو بھی اونہین کی راے اور تدبیر پر حوالہ کیا کہ چاہین
اپنے افعالِ نیک سے حُسن آخرت اختیار کرین اور چاہین بدافعالی سے
اپنا سوء خاتمت اختیار کرین اور نوع بشر مین بہ نسبت نباتات اور حیوانات
کے تفاوت مراتب کا بہت ہے بعض بشر ہین جو صورت انسان کی
رکھتے ہین اور خصائل اونمین بہائم کے ہین اور بعض ایسے ہین جو بہ نسبت
اونکے کسیقدر سمجھتے ہین اور کسیقدر فکر معیشت کرتے ہین اور فضیلت ایک کو
نسبت مین دوسرے کے اوسیقدر ہے جتنا فہم اونکا زیادہ ہے اور صناعت
اوسکی نازک اور دقیق ہے مثلاً مزدور ٹوکری کا اوٹھانیوالا دو آنے روز پاتا
ہے اور بیلدار جو مٹی کھودکر خمیر کرتا ہے اور دیوار بناتا ہے وہ تین آنے
روز پاتا ہے اور معمار چار آنے روز پاتا ہے اور جو معمار نقاشی کا کام کرتے ہین
وہ چھ آنے روز پاتے ہین اور مصور اور نقاش جو باریک اور عمدہ کام کرتے
ہین وہ اس سے بھی زیادہ پاتے ہین اسیطرح جسکا فہم اور علم اور کمال جتنا
زیادہ ہے اوتنی ہی اوسکو فضیلت زیادہ ہے جو لوگ امور معاش کیطرف
صرف بقدر ضرورت توجہ کرتے ہین اور ہمہ تن اصلاح امور معاد مین متوجہ

حکایت تمہیدی

رہتے ہین اور نفس اونکا ہمیشہ طالب کمال رہتا ہے اونکو تمام نوع بشر پر
ترجیح اور فضیلت ہے اور جنکے قلوب خیانت سے بالکل پاک ہین اور جملہ
امور جزئی و کلّی اونکے اعلےٰ درجے کے کمال کے طالب ہین اونکو حق تعالےٰ
وحی اور الہام سے تائید فرماتا ہے اونکی مثال ویسی ہی ہے جیسے اون آدمیونکی
جنکی صورت انسان کی اور خصائل بہایم کے ہین اسیطرح سے یہ شخاص جو
ایسا کمال رکھتے ہین اونکی صورتین بظاہر انسان کی ہین اور خصائل اونکے
فرشتونکے ہین بلکہ فرشتون پر بھی نوع بشر کو فضیلت اسیوجہ سے ہے
کہ فرشتون کو حق تعالے نے صرف نور اور روح سے پیدا کیا ہے اور قوّت
ملکیہ اونمین جبلّی ہے اور قوّتِ غضبیہ اور بہیمیہ انمین پیدا نہین ہوئی
وہ موافق اپنی خلقت سکے کام کرتے ہین اور انسان باوجود اسکے کہ اونمین
قوّت غضبیہ بھی پیدا ہے اور وہ لوگ اپنی نفسونکو حرکات بہیمی اور غضبی سے
بچاکر خصائل ملکوتی کو فعل مین لاتے ہین اسوجہ سے زیادہ فرشتون سے
مستحق فیضان انوار الٰہی سکے ہوتے ہین اور ایسے ہی لوگ شرف نبوّت اور
مرتبۂ امامت اور رتبۂ ولایت پر سرفراز ہوتے ہین اور چونکہ یہہ لوگ عنصر
انسان مین ہین انہین کے سبب سے نوع انسان کو اشرف الموجودات کہتی
ہین اور یہی معنی ہین آیۂ فَضَّلْنَا بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ کے دوم یہ خلق
کیا چیز ہے اور کیونکر پیدا ہوتا ہے اور تغیر اخلاق کا ممکن ہے یا نہین جواب

فرشتون پر ترجیح انسان کی

خلق کیا چیز ہے

حکایت تمہیدی

نفس انسان مین ملکہ دو طرح سے ہی

خلق مراد ہے اوس ملکہ سے جو نفس انسان کو حاصل ہوتا ہے اور بسبب اوسکے
انسان بے غور و فکر کے کسی فعل کو عمل مین لاتا ہے اور نفس انسان مین پیدا ہونا
ملکہ کا دو طرح سے ہے ایک طبیعت سے دوسرے عادت سے جو طبیعت سے
ہی وہ اسطرح ہے کہ اصل مزاج اوس شخص کا اوس فعل کے صادر ہونیکا اقتضا کرے
مثلاً ایک شخص ہے کہ تہوڑی سی تحریک مین غصہ اوسکا جوش مین آتا ہے یا ایک
شخص ہے کہ بمجرد سُننے کسی آواز کے یا دیکہنے کسی چیز کے خوف اور بددلی اوسپر
عارض ہوجاتی ہے یا کوئی شخص ہی کہ ذری سی بات مین رنج و اندوہ اوسپر
بہت طاری ہوجاتا ہے یا کسیکو تہوڑی سے تعجب مین ہنسی بہت آتی ہے
اور عادت وہ ہی کہ کسی شخص نے کسی کام کو بارادہ اپنے اختیار کیا ہو اور کرتے
کرتے اوس کام سے طبیعت کو مناسبت ہوگئی اور کثرتِ مزاولت سے
غور و فکر کی احتیاج نرہی اور نہایت سہولت سے وہ کام اوس سے
ہونے لگا اور حکما کے اقوال اس باب مین مختلف ہین بعض کا قول ہی
کہ طبیعت انسان کی اصل مین نیک پیدا ہوئی ہے اور افعال بد اوس
سے بسبب اسکے صادر ہوتے ہین کہ تربیت اور تعلیم اوسکی اچہی نہین
ہوئی ہے اور صحبت اچہی نہین پائی اور بعض کا قول ہے کہ نفس انسان
بالطبع شریر ہے اور خیر و سعادت اوسمین حُسن تربیت اور حسن صحبت سے
پیدا ہوتی ہے اور مذہب جالینوس کا یہ ہے کہ بعض لوگون کی طبیعت

اختلاف حکما تحقیق اصل مادہ خلقت مین

حکایت تمہیدی

اصل مین نیک خلق ہوئی اور بعضونکی طبیعت اصل مین بدخلق ہوئی ہے اور
باقی اوسط مین ہین کہ اونمین استعداد نیکی کی بھی ہی اور مادہ بدی کا بھی ہی اور استعداد
دونونکی قبول کرلینے کی بھی ہی اور مشاہدہ سے یہی بات پائی جاتی ہی کہ طبیعت
بعضون کی ابتدا سے نیک ہوتی ہی اور باوجود صحبت بد کے اور سوء تربیت
کے بدی کیطرف مائل نہین ہوتی اور طبیعت بعضون کی ابتدا سے بد ہے
کہ باوجود حسن تربیت اور خوبی صحبت کے بھی بدی اوسنے زائل نہین ہوتی
اور اکثر لوگ ایسے ہین کہ ابتدا سے بدی کی طرف راغب تھے نیک تربیت سے اور اچھی صحبت
سے اچھے ہوگئے اور بعض ایسے ہین کہ ابتدا سے نیک باتونکی طرف مائل تھے اور صحبت بد
اور بری تربیت سے بد ہوگئے اور اسمین بھی درجات ہین بسبب کمی و بیشی استعداد کے نیکی و بدی
پیدا ہوتی ہی اور بعضے ایسے ہین کہ بسبب بعض افعال کے اثر تادیب اونمین ظاہر ہوتا ہی اور بعضون کی طبیعت
مین مطلق اثر نہین ظاہر ہوتا اور جسطرح سے صورتین انسان کی ایک دوسرے سے
کمتر مشابہ ہین اوسیطرح سے افعال و اخلاق بھی کمتر مشابہ ہین اور طریقہ تعلیم
بھی ہر شخص کیواسطے اور ہر مزاج کے واسطے مختلف ہے کسیکو وعظ و نصیحت
سے نفع ہوتا ہی کسیکو خوف سیاست سے تنبیہ ہوتی ہی اور افعال بد ترک کردیتا
ہے اور کسیکو ضرب و توبیخ سے اصلاح ہوتی ہے پہلے سو ذب اور مصلح اہل
شریعت ہین کہ وہ افعال نیک کے فضائل اور ثواب اور افعال بد کے رذائل
اور عذاب بیان کرتے ہین اور سیاست و اقامت حدود سے بھی تادیب

حکایت تمہیدی

کرتے ہین دوسرے مودب ارباب عقل وفراست وصاحبانِ علم وحکمت
ہین پس والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو پہلے سے تعلیم شریعت کا مقید کرین
اور طرح طرح کی تادیب وتفہیم سے اونکی عادتون کی اصلاح کرین اور اگر ضرورت
ہو تو اجبارًا واکراہًا متوجہ کرین تاکہ نیک باتون کی عادت اونمین پیدا ہو
اور جب عقل وہوش اونکے کمال کو پہونچین تب صحبت عقلا وحکما مین
لیجائین حسن عقلی اور قبائح عقلی کو معلوم کرین اور جب کمال کی طرف توجہ
ہو اوسمین دستگاہ حاصل کرین تتمہ بیان یہانتک تقریر پہنچی تھی کہ
دس بجے حکیم نے عرض کی رات بہت آئی حضرت کے خاصہ نوش فرمانیکا
وقت آگیا اجازت ہو تو فقیر رخصت ہو پھر جب ارشاد ہوگا حاضر ہوگا
بادشاہ نے وزیر سے اشارہ کیا کہ خلعت منگواؤ بمجرد اشارہ کے بہت
بھاری خلعت اور ایک توڑا زر سفید کا حاضر ہوا بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے
عمامہ حکیم کے سر پر رکھا حکیم نے تسلیمات بجالاکر عرض کی کہ عطایائے سلطانی
سے انکار موجب ملال خاطر اقدس ہوگا ورنہ فقیر کے نہ گھر نہ مکان نہ سامان
نہ سامان کہان لیجاکر رکھون اور کس صرف مین لاؤن حضرت نے عنایت
فرمائی فقیر کی عزت ہوئی مگر داروغہ توشک خانہ کو حکم ہو کہ امانت فقیر
کی رکھے جب حاجت ہوگی لیلونگا بادشاہ نے کہا اسکا مضائقہ نہین
ہے جسمین تم خوش ہو اور حکم فرمایا کہ منجملہ مکانات شاہی کے ایک مکان

حکایت تمہیدی

قریب دولتخانہ

شاہی کے ضروریات سے آراستہ کرکے حکیم صاحب

کے رہنے کو دیا جائے اور چار خادم متعین رہین اور خاصہ دسترخوان

سے جایا کرے اور جو غذا موافق مزاج ہو طیار ہوا کرے حکیم صاحب

رخصت ہوے اہل کاران شاہی ہمراہ ہوے جو مکان معین

ہوا تھا اوسمین لیجاکر اوتارا سامانِ راحت سب مہیا تھے اوسیطرح کی

ضروریات موجود تھی حکیم صاحب نے اپنے وقت پر کچھ کھالیا

اور اپنے شغل مین مصروف ہوے اور منجملہ زرانعام کے

کسیقدر خدامِ شاہی کو دیا اور باقی ماندہ سپرد خادم کیا اوس

وہان بادشاہ محل مین داخل ہوے خاصہ نوش فرماکر استراحت

فرمائی دوسرا روز ہوا موافق دستور کے صبح سے تا شام کام کیا

امورسلطنت کو انجام دیا بعد مغرب مین پھر حکیم صاحب کو

یاد کیا اور اوسیطرح سے تعظیم کرکے پاس بٹھایا

مزاج پوچھا اور کہا مین چاہتا ہون کہ آج آپ

تہذیب اخلاق کو بیان فرمائیے حکیم صاحب نے

عرض کی بہت خوب

جلسۂ اول بیان مین تہذیب اخلاق کے

بادشاہ نے کہا کہ پہلے آپ بیان کرین کہ اخلاق حمیدہ کتنے ہین اور کیونکر پیدا ہوتے ہین جواب علم النفس مین قرار پا چکا ہے کہ انسان مین تین قوتین ہین ہر ایک دوسرے کے خلاف ہے انہین قوتون کے اقتضا سے افعال مختلف اور حرکات ارادی سرزد ہوتے ہین اور جب کوئی قوت ان تینون قوتون مین سے کم ہو جاتی ہے تو اور قوتین مغلوب ہوتی ہین اور وہ تینون قوتین وہی ہین جو مذکور ہوئین یعنے قوت ناطقہ جسکو نفس ملکی کہتے ہین اور مبدا فکر و تمیز کا اور منبع شوق تحقیق حقایق امور کا وہی ہے اور دوسری قوت غضبی جسکو نفس سبعی کہتے ہین اور وہی باعث ہے غضب اور دلیری اور سختیون کے تحمل اور شوق ترفع و مزید جاہ کا سوم قوت شہوانی جسکو نفس بہیمی کہتی ہین اور یہی سبب ہے شہوات کا اور مبداء ہے شوق لذت و طلب غذا و خواہش ماکولات و مشروبات و مناکح کا اور شمار اخلاق موافق عدد انہین قوتون کے ہے مگر اخلاق حمیدہ اسوقت حاصل ہوتے ہین جب قوتین حد اعتدال مین ہوتی ہین نفس ناطقہ کی حرکت جب اعتدال پر ہوگی تو متابعت کریگی عقل کی اور اکتساب کمال کا

جلسۂ اوّل تہذیبِ اخلاق

شوق پیدا ہوگا اور توجہ اس بات پر ہوگی کہ ہر شے کی اصلیّت اور حقیقت کو
معلوم کرے اوس طرح پر جیسی کہ وہ ہووین بطور تحقیق اور یقین کے اس وجہ حاصل
ہوگی فضیلت علم کی اور وہی باعث ہوگی حصولِ حکمت کی سوال فضیلت
علم کو آپنے بیان کیا کہ علم ہر شے کی اصلیّت اور حقیقت کو معلوم کرنا ہے از روے
تحقیق اور یقین کے جیسی کہ وہ شے حقیقت مین ہو اسکو واضح تر بیان کیجیے
جواب اطفالِ خورد سال جب شبِ ماہ مین اپنے کھیل سے فارغ ہوکر مان باپ
کے پاس بیٹھتے ہین اور چاند کو دیکھتے ہین اوسوقت قوّتِ نفسِ ناطقہ جو بالطبع طرف
دریافت حقایق کے شایق ہے چاند کی حقیقت کو معلوم کرنا چاہتی ہے تب
لڑکے مان باپ سے پوچھتے ہین کہ یہ کیا چیز ہے اور اسمین دہبّا کیسا ہے مان
باپ اونکے بھلانیکو کہدیتے ہین کہ یہ اللہ تعالے کا چراغ ہے اور یہ دہبّا ایک
درخت ہے اوسکے نیچے ایک بوڑہیا بیٹھی ہوئی چرخا کاتتی ہے وہ اس بات کو
مان لیتے ہین اور چونکہ عقل اونکی ابھی کامل نہین ہے وہ دلیل کے طالب نہین
ہوسکتے اسوجہ سے جہل عارض ہوتی ہے اور علم الیقینی وہ ہے کہ جبتک دلائل
عقلی اوسپر قایم نہون تب تک قبول نکرے اور جب دلائل قطعی سے ثبوت
ہوجاتا ہے تب مرتبہ یقین کا حاصل ہوتا ہے سوال اب آپ اون فضائل کا
بیان کرین جواب اسیطرح سے جب حرکت نفسِ سبعی کی اعتدال پر ہوگی
تو بمتابعت عقل کے قناعت کریگی اوتنی بات پر جسکو عقل نے پسند کیا ہوگی

جلسۂ اوّل تہذیب اخلاق

اور بے محل جوش مین نہ آویگی اس سے فضیلت حلم کی حاصل ہوگی اور اوسکے
ساتھہ فضیلت شجاعت لازم ہے اور حرکت نفس بہیمی کی جب اعتدال پر
ہوگی تو اطاعت کریگی عقل کی اور اقتصار کریگی ایسی چیزون پر جسکو عقل پسند
کریگی اور اپنی خواہشون کے حاصل کرنےمین عقل کے مخالفت نکریگی اس سے فضیلت
عفت کی حاصل ہوگی اور اسکے ساتھہ فضیلت سخاوت کی لازم آویگی اور جب
یہ تینون فضیلتین حاصل ہونگی اور تینون آپس مین مخلوط اور ممزوج ہونگے تب ایک
حالت ایسی پیدا ہوگی جو اون سب کی تکمیل کا باعث ہوگی اور اوسی حالت مرکب کا
نام ہے عدالت اور حکماے سابقین و متاخرین کا اتفاق ہے اس بات پر کہ
اصول اقسام فضائل کے چار ہین حکمت و شجاعت و عفت و عدالت اور
کوئی شخص عقلا کی نزدیک لائق مدح و ثنا کے نہین مگر یہ کہ اوسکو ان فضائل سے
ایک یا دو یا سب حاصل ہون اور یہ بھی حکما کے نزدیک مسلم ہے کہ صاحب فضائل
اوسوقت مستحق مدح ہوتا ہے جب اثر اوس فضیلت کا دوسرون تک پہونچے
اور اگر وہ شخص اپنے ذات سے موصوف ہے اور صفت اوسکی غیر کو تعدی نہین
کرتی ہے تو اوسکو ممدوح عقل نہ کہینگے جیسے صاحب سخاوت کہ اگر فیض اوسکا
ارباب استحقاق کو نہ پہونچے تو اوسکو منفاق کہینگے نہ کہ سخی اور صاحب شجاعت
اگر نفع غیر کو نہ پہونچاے تو غیور کہینگے نہ کہ شجاع اور صاحب حکمت بے
فیض کو مستبصر کہینگے نہ کہ حکیم اور فضیلت جب اپنی حد کو پہونچیگی اور اثر اوسکا

جلسۂ اوّل تہذیبِ اخلاق

اورون کو مہابت کریگا تب اوس فضیلت سے اغیار کو امید بھی پیدا ہوگی
اور خوف بھی پیدا ہوگا جیسے سخاوت جاے امید اور شجاعت موجب خوف ہے
اور علم سے امید بھی ہے اور خوف بھی دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی اور جب امید
اور خوف کہ دونون سبب بزرگی کے ہین حاصل ہونگے تب مدح لازم ہوگی

سوال بادشاہ

سوال یہ تو اصول فضائل تھے جو آپنے بیان کیے اب انکے فروع اور
توابع کو بیان کیجیے جواب ان چارون فضیلتون کے تحت مین جسقدر فضیلتیں
ہین اون سب کا ذکر اور بیان خالی تطویل عبث سے نہین ہے مگر جو فضائل
کہ مشہورتر ہین اونکو ذکر کرتا ہون حکمت کے تحت مین سات فضیلتین ہین

اقسام ہفتگانہ حکمت

اوّل ذکا دوم سرعتِ فہم سوم صفائی ذہن چہارم سہولت تعلم
پنجم حسنِ تعقل ششم تحفظ ہفتم تذکر سوال ان الفاظ کی تصریح
کرنا چاہیے جواب ذکا اوسکو کہتے ہین کہ کثرتِ مزاولت سے ایسا ملکہ ہوجاے
کہ جو مقدمہ اور جو قضیّہ یا مسئلہ پیش آوے اوسکے نتیجہ پر ایسی جلد بے غور و فکر
نظر پہونچ جائے کہ گویا برق چمک گئی سرعتِ فہم اوسکو کہتے ہین کہ نفس

سرعت فہم

انسان کو ایسا ملکہ ہوجائے کہ جب کوئی امر پیش آوے بمجرد اوسکے خیال
کے جتنی باتین اوسکو لازم ہون سب سمجھہ مین آجائین اور تامل و تشویش کی
احتیاج نہو صفائی ذہن اوسکو کہتے ہین کہ نفس انسان کو بے اضطراب

صفائی ذہن

و تشویش کے استخراج مطلوب کے ایسی استعداد پیدا ہوجائے کہ کسی نتیجہ

سہولت تعلم

اور اوجھن سے مکدر نہو سہولت تعلم اوسکو کہتے ہین کہ نفس انسان تیزی پیدا کرے کہ جس امر کی تحصیل پریا تحقیق پر توجہ کرے باوجود پیش آنے موانع کے خاطر اوسکے پریشان نہو اور اپنے مطلوب پر متوجہ رہے اور آسانی سے حاصل کرے

حسن تعقل

حسن تعقل اوسکو کہتے ہین کہ جس شے کی دریافت حقیقت مین بحث وغور کرے ایک حد اور مقدار اوسکی ایسی ملحوظ رکھے جیسی کہ چاہیے ہو تاکہ اوس حد کے اندر غور مین اہمال نکرے اور مقدار سے باہر توجہ نکرے تحفظ اوسکو کہتے ہین کہ جس صورت کو کہ عقل یا وہم از روے فکر وتخیلہ کے پیدا کرے اوسکو قوت حافظہ اچھی طرح سے محفوظ اور مضبوط رکھے اور غلط نکرے تذکر اوسکو کہتے ہین کہ جس صورت کو قوتِ حافظہ نے محفوظ رکھا ہے جسوقت چاہے اوسکا ملاحظہ کرنا بآسانی حاصل ہو سوال اب جو فضائل تحت مین شجاعت کے ہین اونکو بیان کیجیے جواب جو فضائل تحت مین شجاعت کے ہین وہ گیارہ ہین اول[1] کبر نفس دوم[2] نجدت سوم[3] بلند ہمتی چہارم[4] ثبات پنجم[5] حلم ششم[6] سکون ہفتم[7] شہامت ہشتم[8] تحمل نہم[9] تواضع دہم[10] حمیت یازدہم[11] رقت سوال ان الفاظ کے معنی اصطلاحی بھی بیان کیجیے جواب کبر نفس اوسکو کہتے ہین کہ نفس انسان کو کسی بزرگی و دولت سے بالیدگی اور کسی ذلت وخواری سے پروا اور اندیشہ نہو اور کسی چیز کے میسر آنے سے اور کسی چیز کے تلف

تحفظ تذکر اقسام فضائل شجاعت

کبر نفس

ہوجانے کا التفات نکرے بلکہ امور ملایم اور غیر ملایم کے اوٹھانے پر قادر ہو۔ **نجدت** اوسکو کہتے ہین کہ نفس انسان اپنے ثبات پر ایسا مضبوط ہو کہ حالتِ خوف مین بیتابی اوسپر طاری نہو اور اضطراب مین حرکات غیر مناسب اوس سے سرزد نہون **بلند ہمتی** اوسکو کہتے ہین کہ جو کام کرے اوسکو فی نفسہ اچھا سمجھکے کرے اور بجز نکوئی آخرت دنیا مین اوسکے عیوض مین اُجرت کا طالب نہو اگر لوگ اوسکے کرنے پر مدح وثنا کرین تو خوشدل نہو اور اگر بدنام کرین تو آزردہ و دلتنگ نہو اور ہمت اوسکی ہمیشہ بلندی مراتب اخروی پر مصروف رہے **ثبات** اوسکو کہتے ہین کہ نفس انسان کو قوت برداشت کرنے رنج وشداید کی ایسی پایداری حاصل ہو کہ کسی صدمے اور قلق کے عارض ہونے سے دل شکستہ نہو اور آثار تغیر اوسکے بشرہ اور حرکات سے پیدا نہون **حلم** اوسکو کہتے ہین کہ نفسِ انسان ایسا مطمئن ہوجائے کہ غصہ اوسپر غالب نہ آوے اور اگر کوئی امر مکروہ پیش آوے تو قوت غضبی اوسکو جوش مین نہ لاسکے **سکون** اوسکو کہتے ہین کہ جو خصومت اور جولڑائی واسطے حفظ حرمت یا واسطے حفظ شریعت کے لازم آوے خفت اور سُبکی اوسکی گوارا نکرے **شہامت** اوسکو کہتے ہین کہ نفس انسان کو رغبت وافر ہو ایسے امور عظیمہ کے بجالانے پر جس سے اہل خرد کے نزدیک نیکنامی باقی رہے **تحمل** اوسکو کہتے ہین کہ نفسِ

نجدت

بلند ہمتی

ثبات

حلم

سکون

شہامت

تحمل

جلسۂ اول تہذیب اخلاق

تواضع

حمیت

رقت

اقسام دوازدہ گانہ عفت

حیا

رفق

انسان اپنی تکلیف بدنی کو ریاضت پسندیدہ اور افعال حمیدہ کے بجالانے
مین گوارا کرے **تواضع** اوسکو کہتے ہین کہ جو لوگ مراتب مین اپنے سے کم ہون
اونکو انسان ذلیل وقلیل نہ سمجھے **حمیّت** اوسکو کہتے ہین کہ جن باتون سے
حفاظت حرمت کی اور شریعت کی ضرور ہو اوسکی حفاظت مین سستی اور
تہاون نکرے **رقت** اوسکو کہتے ہین کہ انسان جب اپنے ابنائے جنس کو
مبتلائے رنج والم دیکھے تو دل اوسکا متاثر ہو اور نیت اوسکی اس بات پر متوجہ
ہو جائے کہ اوسے اوس الم سے نکالے مگر مشاہدہ سے ایسے حالات کے اضطراب
اوسکے حرکات اور حالات مین حادث نہو **سوال** اب عفت کے تحت
مین جو فضائل ہین اونکا بیان کیجیے **جواب** تحت فضیلت عفت بارہ
فضیلتین ہین **اوّل** حیا **دوم** رفق **سوم** حسن ہدے **چہارم** مسالمت
پنجم دعت **ششم** صبر **ہفتم** قناعت **ہشتم** وقار **نہم** ورع **دہم** انتظام
یازدہم حریت **دوازدہم** سخا **سوال** ان الفاظ کی شرح بھی بیان
کیجیے **جواب** حیا اوسکو کہتے ہین کہ جب کوئی کام پیش آوے اور عقل
انسان کو آگاہ کرے کہ اس کام کے کرنے مین عقلا مذمت کرینگے اوسوقت مین بخوف
مذمت عقلا اوس کام کے کرنے سے احتراز کرے **رفق** اوسکو کہتے ہین
کہ نفس انسان کو اس بات کا ملکہ حاصل ہو کہ جب محل اور موقع آجائے
تو نرم خوئی کے ساتھ اپنے ابناء جنس پر احسان کرنیکے لیے متوجہ

جلسۂ اول تہذیب اخلاق

ہو جائے حسن ہدی اوسکو کہتے ہین کہ نفس انسان کو رغبت خاص اور شوق
صادق ہو اس بات کا کہ لباس ہنر اور زیور کمال سے اپنے کو آراستہ کرے
مسالمت اوسکو کہتے ہین کہ جب کسی امر مین اختلاف و تنازع واقع ہو تو اوسوقت
جو فعل اور قول کہ ستودہ عقل ہو اختیار کرے اور کثرت اختلاف سے اضطراب
اوسکے قول اور فعل مین طاری نہو دعت اوسکو کہتے ہین کہ ہنگام غلبۂ شہوات
انسان اپنے ارادے کی باگ کو روکے رہے اور ضرورت عقلی سے جو زاید ہو
اوسپر از روے اختیار مبادرت اور اقدام نکرے صبر اوسکو کہتے ہین کہ نفس
انسان مقابلہ کرے خواہش ہائے نفسانی کا اور متابعت لذات قبیحہ کی اختیار
نکرے اور جو رنج والم اوسکے ترک مین لازم آئین اون سب کو گوارا کرے
قناعت اوسکو کہتے ہین کہ نفس انسان راضی ہو جائے اوسیقدر آب و
غذا و لباس پر جسقدر اوسکی رفع احتیاج ضروری کو کافی ہو چاہے وہ اچھا ہو یا
برا ہو وقار اوسکو کہتے ہین کہ جب انسان مصروف ہو کسی چیز کی طلب و
تلاش مین اوسوقت ایسی جلد بازی اور شتاب روی سے باز رہے جو حد مناسب
سے زیادہ ہو اور اسقدر سستی بھی نکرے کہ مطلب فوت ہو جائے ورع اوسکو
کہتے ہین کہ نفس انسان التزام کرے اعمال نیک اور افعال پسندیدہ کا اور کمی
و بیشی کو اوسمین راہ نہ دے انتظام اوسکو کہتے ہین کہ نفس انسان کو ملکہ
ہو جائے کہ ہر کام کی مقدار اور ترتیب کو خوبصورتی اور مصلحت بینی کے

حسن ہدی
مسالمت
دعت
صبر
قناعت
وقار
ورع
انتظام

حریت

ساتھہ لحاظ رکہے اور اوسکے خلل کو روا نرکھے حُرّیت اوسکو کہتے ہین کہ نفسِ انسان قادر ہوجائے اس بات پر کہ مال کو کسبِ جمیل اور وجہ احسن سے پیدا کرے اور راہ نیک مین بطور مناسب صرف کرے اور احتراز رکھّے اوس کسب معاش سے جو برے طور سے حاصل ہو اور اوس خرچ سے جو بدطریقہ مین صرف ہو

سخا

سخا اوسکو کہتے ہین کہ نفسِ انسان پر سہل اور آسان ہوجائے صرف کرنا مال کا راہ نیک مین جیساکہ مقتضائے عقل ہو اور سلیقہ ہو اسکا کہ اوس مال کو اہل استحقاق تک پہونچا سکے سوال عفو اور مروّت جو عمدہ صفات ہین اونکا آپ نے ذکر نہین کیا جواب صفت سخاوت کی ایسی وسیع ہے کہ اوسکے تحت مین بہت سے صفات ہین تعریف عالمِ سخا کی ضمن عفّت مین بیان ہوچکی اور بعض صفات جو لوازم سخا سے ہین گذارش کرتا ہون اول کرم دوم

بیان ۔ فضیلتین جو سخا کی شاخین ہین

ایثار سوم عفو چہارم مروت پنجم نیل ششم مواسات ہفتم سماحت

کرم

سوال ان الفاظ کی بھی شرح بیان کیجیے جواب کرم اوسکو کہتے ہین کہ نفسِ انسان کو سہل ہوجائے اور خوش گوار معلوم ہو مال کثیر کا صرف کرنا بمقتضائے مصالح عقلی ایسے کام مین جسکا نفع عام ہو اور قدر اوسکی بزرگ ہو

ایثار

ایثار اوسکو کہتے ہین کہ انسان اوس چیز سے ہاتھہ کہینچ لے باوصف احتیاج خاص کے اور دیڈالے وہ چیز ایسے شخص کو جسکی احتیاج کو اوسی شے کی طرف اپنی احتیاج سے زیادہ تصور کرتا ہو

عفو

عفو اوسکو کہتے ہین کہ اگر کسی نے اپنے

ساتھہ بدی کر رکھی ہو اور انسان کو قدرت اوسکے انتقام کی اور معاوضہ کی حاصل ہو تو اوسوقت مین اوس بدی کا معاوضہ بدی کرنیوالے سے نکرے اور درگذر کرے اور اگر کسی کے ساتھہ نیکی کر رکھی ہو تو شخص ممنون سے طالب عیوض کا نہو مروّت اوسکو کہتے ہین کہ نفس انسان کو رغبت صادق ہو اس بات پر کہ جہانتک ممکن ہو خلق کو فائدہ پہونچاوے اور تا امکان کسیکی امید کو قطع نکرے نیل اوسکو کہتے ہین کہ نفس انسان خود لازم کرلے اپنے اوپر افعالِ ستودہ کا کرنا اور سیر پسندیدہ کا عمل مین لانا اور جب اس طریقے پر کسیکو ملتزم دیکھے تو خوش ہو مواسات اوسکو کہتے ہین کہ اعانت کرے اپنے دوستون کی اور مستحقون کی معیشت مین اور شریک کرے اونکو اپنے نفع مین اور قوت مین سماحت اوسکو کہتے ہین کہ انسان درگذر کرے بعض ایسی چیزون سے جنکا درگذر کرنا ضروری نہو اور صرف کرنا بعض ایسے مال کا جسکا صرف کرنا ضرور ہے سوال تین فضیلتون کے فروع آپ نے بیان کیے اور سینے سُنے اب اون فضائل کا بیان چاہیے جو فضیلت عدالت کی تحت مین ہین لیکن مجھکو اس مقام مین ایک خدشہ واقع ہوا ہے اوس مین میرا اطمینان کر دیجیے تب اونکے فروع کا بیان کیجیے وہ یہہ ہے کہ آپ سابقًا ذکر کر چکے ہین کہ تین فضیلتین یعنے حکمت و شجاعت و عفت جب اعتدال پر ہونگی تو عدالت پیدا ہوگی اور یہان ارشاد فرماتے ہین کہ عدالت

مروّت

نیل

مواسات

سماحت

اعتراض

جلسۂ اوّل تہذیب اخلاق

عدالت تولید کا باعث سہ گانہ صفات اعتدال ہرگاہ ہی کے صفات ان مکمل اور متمم
پیدا کی دور صورت مین بدیہی نظر جواب ہے آتا لازم دور تو ٹھہری متمم عدالت پھر اور ہے
گذارش مینے ہے صحیح کا فقیر بیان کہ ہوجائیگا ظاہر تو کیجیے ملاحظہ سے غور لیکن ہے ہوتی
کہ تھا کیا عرض نہین یہ ہے عدالت تولید سبب کا صفات اون اعتدال کہ ہے کی
کا صفات ان اعتدال جب اور ہے عدالت تولید باعث کا صفات اون وجہ
ہو حاصل اعتدال جبتک کہ سے وجہ اس رہا کہان دور تو ہے کا مذکورہ صفات متمم
عدالت تو ہوے حاصل انکی ترکیب ساتھہ کے اعتدال جب اور ہوگی نہ انکی میل
لکڑی کہ ہے یہ اسکے مثال ہے عدالت نام کا اعتدال اوسی کہ ہوا ظاہر پس ہوگی پیدا
ہے موجود پر حالت اپنی چیز ایک ہر گو ہوئی طیار عمارت سے چونہ اور اینٹ
گیا کیا وضع جدا نام جسکا ہوگی پیدا ایسے حالت ایک سے ترکیب کے سب ان
اور ہین رہتی موجود پر جگہہ اپنی اپنی کہ کے ہونے کامل بعد مذکورہ صفات سے طرح
سوال ہین کہتے عدالت اوسکو ہے ہوتی پیدا حالت جو سے ترکیب
عدالت فضیلت جو کہ کیجیے بیان کا فضایل اون آپ اب ہوگیا اطمینان ہمکو
اول ہین مشہور بارہ مگر ہین بہت بھی فضیلتین یہ جواب ہین مین ت
مکافات ششم رحم صلہ پنجم شفقت چہارم وفا سوم الفت دوم ت
دوازدہم توکل یازدہم تسلیم دہم تودد نہم تفضل حسن ہشتم شرکت حسن
ہے نام صداقت جواب کیجیے بیان تعریف کی الفاظ ان سوال ت

فضائل تحت عدالت

صداقت

جالسہ دوم صفات متشابہ

اوس محبت صادق کا جو باعث ہو اسکی کہ دوست اپنی مال سے اوسکی
امداد کرے الفت کہتے ہین اوس اتفاق رائے کو ایک گروہ کے جو باہم
ایک دوسرے کے امور مین امداد و اعانت کرے وفا اوسکو کہتے ہین کہ جو
عہد و پیمان افعال نیک کے بجالانیکا کسیکے ساتھ کرے اپنی قصد و ارادے سے
اوسکے انجام دہی پر امادہ رہے اور اوس سے تجاوز کرنا جائز نرکھے شفقت
اوسکو کہتے ہین کہ اگر اپنی جنس سے کسیکو مبتلا کسی رنج و بلا مین دیکھے تو دل
اوسکا مہربان ہوجاتے اور اپنے ارادہ کو اوسکے دفع پر متوجہ کرے صلۂ
رحم اوسکو کہتے ہین کہ اپنے عزیزون اور قریبون کو اپنے منافع دنیوی (دینی)
مین شریک رکھے مکافات اوسکو کہتے ہین کہ اگر کسی نے اپنے ساتھ نیکی
کی ہو تو اوسکے ساتھ احسان کرے زیادہ اوسکے احسان سے اور جسنے بدی
کی ہو اوسکے ساتھ عیوض کرے کمتر اُسکے کرنے سے حسن شرکت
اوسکو کہتے ہین کہ داد و ستد معاملات مین ایسی خوب صورتی سے اپنا بہتور
رکھے کہ جسکو سب پسند کرین حسن قضا اوسکو کہتے ہین کہ حقوق غیرون کے
جو اغیار کے ذمے ہون اوسکو تصفیہ کرکے دلادے اور ایسی خوبی سے
ہو کہ کسیکو ندامت حاصل نہو اور نہ اپنے احسان کا بار کسی کے اوپر رکھے
تودّد اوسکو کہتے ہین کہ اپنے ہمچشمون سے اور اہل فضل و کمال سے
مراسم محبت کو بڑہاوے اور اپنی خوش روئی اور شیرین سخنی سے اور امور ضروری

الفت
وفا
شفقت
صلۂ رحم
مکافات
حسن شرکت
حسن قضا
تودّد

جلسۂ اول تہذیب اخلاق

تسلیم

توکل

عبادت

مراعات سے

سے اپنی محبت اونکے دلون مین قائم

کرے تسلیم اوسکو کہتے ہین کہ جو فعل

حق تعالی سے یا ایسی اشخاص سے تعلق رکھتا ہو جنکے قول

وفعل پر اعتراض جائز نہو راضی رہے اور اونکے احکام کو خوش

روئی اور خوشدلی سے قبول کرے اگرچہ موافق اپنی طبیعت

کے نہو توکل اوسکو کہتے ہین کہ جن امور مین قوت بشری

کافی نہو اور تدبیر اور تصرف انسانی اوس مین موثر

نہو اوس مین انسان زیادتی اور نقصان اور تقدیم و تاخیر طلب نکرے

اور اوسکے خلاف پر راغب نہو عبادت اوسکو

کہتے ہین کہ تعظیم مین اپنے خالق کی اور مقربان درگاہ کبریا کی مثل

انبیا و ائمہ و اولیا علیہم السلام کے اور متابعت مین اونکی

اور صاحب شریعت کی اور امر و نواہی کی تعمیل مین نفس کو ملکہ ہو جاے اور تقوی کو

جو مکمل اور متمم عبادات کا ہے اپنا شعار اختیار کرے جب کلام یہان تک پہونچا حکیم

صاحب نے عرض کی کہ آپ حضرت بھی استراحت فرمائین

فقیر رخصت ہوتا ہے پھر حاضر ہوکر ارشاد عرض کرونگا

جلسہ دوم
بیان دلائل و تعریف
صفات متشابہ فضائل و
قانون حفظ صحت و
علاج سوء عادات و تدبیر
تغیر خلقت و اکتساب
و حسن معاشرت

جلسۂ دوم صفات متشابہ

جب موافق معمول کے حکیم صاحب صحبت بادشاہ مین حاضر ہوئی بعد مزاج پرسی
کے بادشاہ نے کہا سوال فضائل کو تو آپنے بیان خوب کیا ہمنے سنا اب چاہتا ہون
کہ آپ دن اخلاق کا بیان کرین جو عیب ہین جواب اصول فضائل کے چار ہین
جیسا کہ عرض کیا گیا نظر اجمالی مین ضد فضیلت کی بھی چار ہونا چاہیے جیسے حکمت
کی ضد جہل ہے اور شجاعت کی ضد جبن ہے اور عفت کی ضد شرہ ہے اور
عدالت کی ضد ظلم ہے لیکن جب نظر غور سے دیکھیے تو معلوم ہوتا ہے کہ اخلاق
انسانی جب درجۂ اعتدال پر ہوتے ہین تب فضیلت کہلاتے ہین اور اگر اپنے
اعتدال سے بڑھ جائے تب بھی عیب ہی اور گھٹ جائے تب بھی عیب ہی
اس سے ثابت ہوا کہ ہر فضیلت کے واسطے ایک حد ہے اور دونون جانب
مین اوسکے رذیلت ہے اصول فضائل کے دونو طرف مین وہ رذیلتین ہین جو
اصول رذائل ہین جنسے اور رذیلتین پیدا ہوتی ہین اوسیطرح سے جیسے اصول
فضائل سے اور اجناس فضایل پیدا ہوتے ہین چار فضیلتین ہین تو آٹھہ
رذیلتین ہین فضیلت حکمت کی دونو طرف مین دو رذیلتین ہین طرف افراط مین حکمت
کے سفہ ہی یعنے استعمال قوت فکریہ کا ازروے ارادے کے اوس امر مین جسمین غور و
فکر کی ضرورت نہو یا زیادہ ضرورت سے اور طرف تفریط مین بلہ ہے یعنے معطل
رکھنا قوت فکریہ کا ازروے ارادہ کے اوس امر سے جسمین غور و فکر کی ضرورت ہو
اور دو رذیلتین ہین دونو طرف مین شجاعت کی طرف افراط مین تہور ہے یعنے

طرف افراط حکمت مین سفہ
طرف تفریط مین بلہ
طرف افراط شجاعت مین تہور

بے ضرورت عقلی و شرعی کے اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالدے اور طرف تفریط مین جبن ہے یعنے باز رکھنا اپنے نفس کو اوس کام سے جسمین مبادرت کی ضرورت ہو اور ترک اوسکا معیوب ہو اور اوردو رذیلتین دو نو طرف مین طرف عفت کے ہین طرف افراط مین شرہ ہے یعنے حرص کرنا تحصیل لذات مین زیادہ مقدار واجب سے اور طرف تفریط مین خمود شہوت ہے یعنے باز رہنا طلب لذت ضروری سے جسکو عقل اور شرع نے اجازت دی ہو اور یہ معنی صادق آئینگے درصورت اختیار نہ از راہ نقصان خلقت اور دو رذیلتین دو نو طرف عدالت مین ہین طرف افراط مین ظلم ہے یعنے حاصل کرنا وجوہ معاش کا طریقہ ذمیمہ سے اور طرف تفریط مین ہے انظلام یعنے ظالم کو قوت و اقتدار ظلم کا اور غارت و غصب حقوق کا دنیا اور لینا ایسے مال کا بے استحقاق کے از روے مذلت کے سوال جتنے فروع فضائل آپنے بیان کئے ہین اوس کی ہر ایک فرع کے ساتھہ دو دو رذیلتین ہین جواب ہر ایک فضیلت کے ساتھہ دو دو رذیلتین ہین سوال آیا ہو سکتا ہی کہ ہر ایک فضیلت کے ساتھہ جو دو رذیلتین ہین اون سب کا بیان کیا جائے جواب غور و فکر سے عاقل خود تمیز کر سکتا ہے اسواسطے کہ فضیلت وہی ہے جو درجہ اوسط مین واقع ہے اور حد فضیلت کی معین ہے جو اوس حد سے بڑہ جائے یا گھٹ جائے وہ رذیلت ہے انمین سے بعض رذیلتین تو ایسی ہین کہ جو ساتھہ نام کے مشہور ہین اور بہت سے ایسے ہین کہ اونکے واسطے خاص کوئی نام

جلسۂ دوم صفات متشابہ

ہر لغت مین وضع ہوا ہو یا نہوا ہو اسواسطے عاقل کو اشارہ کافی ہے سوال
جتنے فضائل بیان کئے ہین اس قاعدہ کے روسے دوچند رذایل سے چاہیے
کم و زیادہ بھی ہین جواب البتہ جتنے فضائل ہین اوسکے دوچند رذایل ہن مگر بعض
رذایل ایسے ہین کہ اونکے توابع بہت ہین اور ایک رذلیت کی تبعیت مین بہت سے
رذایل لازم آتے ہین جیسے بعض اقسام تپ مین اعضا شکنی اور درد سر اور تشنگی
اور خشکی زبان اور بیخوابی اور بیہوشی اور ہذیان اور مثل اسکے عوارض لازم آتی ہین
اوسیطرح امراض نفس یعنے رذیلت مین ایک رذلیت کے ساتھ بہت سے
عوارض لازم آتے ہین مثلاً کذب ہے کہ جب انسان نے جھوٹھہ بولنا اختیار
کیا اور خوف ملامت باقی نرہا تو افترا اور بہتان اور حلف دروغ اور گواہی
دروغ اور بنانا وثائق مصنوعی و جعلی کا ایسے شخص سے دشوار نہین ہے جتنا اثر
قوت کا ہوگا ویسی ہی رذایل اوس سے سرزد ہون گے اور اسی طرح سے شرہ
جو افراط مین درجۂ عفت کی ہے جب انسان مناکحت اور مزاوجت شرعی کا
پابند نرہا اور عیاشی اور شہوات پرستی اختیار کی اور زنان بازاری اور
غیر محارم سے صحبت اختیار کی تو صرف زر کی احتیاج ہوئی جبتک اپنی
بضاعت خوشنودی محبوب کو کافی ہوئی صرف کرتا رہا جب امکان قاصر
ہوا تو جھوٹھے وعدون پر چندے قضاے حاجت ہوئی بعد قرض و
استعارہ سے کارسازی ہوئی جب یہ راہین بھی بند ہوئین تب مال مردم پر

جلسۂ دوم صفات متشابہ

نظر گئی سرقہ پر نوبت آئی مبادرت اور مزاولت ہوتے ہوتے پرائے
گھر مین پہاندنا اور قطاع الطریقی کرنا اور انسان کے قتل پر اقدام کرنا اور
اوسیطرح سے مال بہم پہونچے کر بیٹھنا اونکو کچھ دشوار نہین ہے اسیطرح پر سلسلہ
رذایل کا بہت دور تک چلا جاتا ہے اور صدہا اور ہزارہا رذیلت کی نوبت
آجاتی ہے سوال ۔ معرفت کلّی اہل فضیلت کے اور ارباب رذیلت کے
کیونکر ہے اکثر لوگ ایسے ہین کہ مجمع عام مین مسائل حکمیہ اور مصالح عقلیہ اور
نکات علمیہ بیان کرتے ہین اور جب اونکے حالات واقعی سے اطلاع ہوتی ہے
تو افعال اونکے خلاف اونکے علم کے پائے جاتے ہین اور اسیطرح سے بعض
اشخاص کام بہادرون کا کرتے ہین اور دیگر حالات اونکی نہایت خراب
نظر آتے ہین پس فرق درمیان فضایل اصلی کے اور درمیان اون حالات
کے جو مشابہ فضایل سے ہین بیان کرنا چاہیے تا حقیقت فضایل کی
اچھی طرح سے واضح ہوجائے جواب بجا ارشاد کیا حضور نے اکثر لوگ
ایسے ہوتے ہین کہ تیزی طبیعت سے مسایل علوم کو یاد کر لیتے ہین اور
صحبت مین بیعلمون کے بیٹھہ کر ایسی طرح سے بیان کرتے ہین کہ سننے
والے تعجب کرتے ہین اور اونکے علم وکمال کی گواہی دیتے ہین اور حقیقت
مین دقایق علمی اور نکات حکمی سے وہ بے بہرہ ہین اور قلب اونکا علم
یقینی سے مطمئن نہین ہے بلکہ حیرت اور شکوک اونکے عقاید مین مستولی

متشابہ حکمت

ہین مثال اونکی اون چڑیون کی ہے جو انسان کی طرح سے باتین کرتی ہین یا
مثال اون لڑکون کی ہے جو دیکھنے مین بالغ اور عاقل دکھائی دیتے ہین ایسے
لوگ حکما سے مشابہ ہوتے ہین اور چونکہ وجود حکمت کا نفس ناطقہ سے تعلق
رکھتا ہے اسکے مغالطہ مین اصلیت حکمت کی کمتر واضح ہوتی ہے اسیطرح سے

متشابہ عفت

افعال اصحاب عفت کے صادر ہوتے ہین اون لوگون سے جو درحقیقت صفت
عفت سے عاری ہین جیسے بعض اشخاص ہین کہ بانتظار کسی امر کے لذات
اور شہوات دنیاوی سے کنارہ کش رہتے ہین یا بعض ایسے ہین کہ جنگل و صحرا
مین عمرین اونکی بسر ہوگئین ذائقہ لذات سے اجنبی ہین اور اونکے دل و زبان
لذات اور شہوات کے ذائقہ سے آگاہ نہین ہین یا بعض ایسے ہین کہ اونکو ابتدائے
شباب مین کثرت استعمال سے نقصان باہ ایسا عارض ہوتا ہے کہ حقیقت
مین لیاقت افراط کی نہین رکھتے اور دیکھنے والے اونکو پرہیزگار سمجھتے ہین
یا خلقی ضعیف الباہ ہین یا کسی خوف سے کارہ ہین ایسے لوگ ظاہر مین عفیف
معلوم ہوتے ہین حالانکہ اصل مین وہ ایسے نہین ہین اور صاحب عفت اوسکو
کہینگے جو باوجود قدرت کے حدود عفت کو نگاہ مین رکھے اور حد سے تجاوز
نکرے اور سمجھے کہ بقا نوع انسان کی بے توالد و تناسل کے ممکن نہین ہے اور
تحفظ امور خانہ داری کا بے نسوان کے متعذر ہے اور بے کسی غرض شہوانی کے
محض بنا بر مصلحت عقلی اختیار کرے اور اسیطرح سے جملہ اقسام مرغوب کو

جلسۂ دہم صفات تشابہ

بقدر حاجت جیسا کہ عقلاً و شرعاً چاہیے ہو موافق مصلحت کے بہم پہونچاوے
اور اس سے بھی غرض سواے رفع ضرورت کے اور رفع حاجت کے
اور کچھہ مثل لذت و زینت و نمایش کے نہو اور اسیطرح کام اہل سخاوت
کے اون لوگون سے سرزد ہوتے ہین جو درحقیقت سخی نہین ہین بعض لوگ
ایسے ہین کہ مال کو صرف کرتے ہین واسطے حاصل کرنے شہوات کے یا تا م
اپنا مشہور کرنیکے واسطے یا خلق کو دکہانے کے واسطے یا کسی امیر اور
بادشاہ کی مصاحبت اور منزلت حاصل کرنے کے واسطے یا ایسے
شخصون کو دیتے ہین جو اہل استحقاق نہین ہین یا ارباب رقص و سرود
کو اور صاحبان لہو و لعب کو واسطے تماشے کے دیتے ہین سبب اسکا
مختلف ہوتا ہے بعضون کی طبیعت مین استعداد حرص و شرہ کی ہوتی
ہے اور بعضون مین طبیعت لاف زنی کی ہوتی ہے بعض کو ریا پسند
ہوتی ہے اور بعض ایسے ہین کہ طبیعت اونکی اسراف پر مائل ہوتی ہے
اور سبب اسراف کا یہ ہوتا ہے کہ قدر مال کی نہین جانتے یا مان باپ کی
کمائی فعتاً ہاتھہ آئی اور اسکی قدر سے واقف نہین ہین کہ اس مال
کو کیونکر پیدا کیا ہوگا وہ لوگ صرف بیجا کرتے ہین اور ظاہر ہے کہ مال
کی مداخل مشکل اور کم ہوتے ہین اور مخارج سہل اور زیادہ ہوتی ہین
جسطرح سے کہ سنگ گران کو نشیب سے بلندی پر لیجانا دشوار ہوتا ہے

اور بلندی سے نیچے گرا دینا آسان ہے اسواسطے کہ طریقے کسب مال کے
وجہ جمیل سے کم ہین اور طریقے مال پیدا کرنیکے بُری طرحون سے بہت ہین
اسی سبب سے عقلا کے پاس مال کم ہوتا ہے اور جو لوگ بلا لحاظ وجہ مناسب
اور غیر مناسب کے کسب مال کرتے ہین اونکو فراغت معیشت بہت
ہوتی ہے بعضے خیانت اور سرقہ سے مال کسب کرتے ہین بعضے اپنے
ہمچشمون پر او ضعیفون پر ظلم کرکے مال جمع کرتے ہین بعضے مکر و دغا سے
اور بعضے فسق و فجور سے بعضے فاسقون کی دلالی کرکے اور بعض کھوٹا
مال بنا کر بجائی اصلے کے فروخت کرکے اور بعضے امرا کی صحبت مین اونکی
بدافعالی پر خوشامد سے تحسین و آفرین کرکے اور بعضے چغلی اور غیبت کرکے
اور بعض فتنہ و فساد کرکے مال بہم پہونچاتے ہین اور عوام مین بدنامی سے
اور عقلا کی ملامت سے پروا نہین کرتے اور سخی حقیقت مین وہ ہے
کہ جو مال صرف کرے محض اس راہ سے کہ سخاوت کی صفت فی نفسہ
بہتر ہے اور غیر کو نفع پھونچاوے محض ترحّم قلب اور شفقت دل
سے اور اوسکے عیوض مین نیکنامی اور مدّاحی اور کسیکی خوشی کا طالب نہو
تاکہ کمال حقیقی اوسکو حاصل ہو اور اسیطرح سے افعال شجاعون کے اونسے
صادر ہوتے ہین جو در حقیقت شجاع نہین ہین مثل اون لوگون کے کہ
طلب مال مین یا طلب ملک مین یا طلب شہوات مین یا طلب نام و نمود مین

جلسۂ دوم صفات متشابہ

بے ضرورت عقلی و شرعی کے سخت لڑائیون پر اور بڑے بڑے معرکہ
آرائیون پر آمادہ ہوجاتے ہین یہ شجاعت نہین ہے اسوجہ سے کہ جانِ
عزیز کو معرض ہلاکت مین اور مصائب سخت مین ڈالنا واسطے طلب
مال کے یا طلب مین اوس چیز کے جو قایم مقام مال و جاہ کی ہو نہایت پستیٔ ہمت
ہے اور بمرتبہ خساست طبیعت ہی اور عقلا کے نزدیک موجب ملامت
ہے بعضے چور عیار پیشہ او قطاع الطریق اور راہ زن ہین کہ طلب مال مین
مبادرت سخت کر بیٹھتے ہین اور جب گرفتار ہوتے ہین تو کوڑے کھاتے
ہین اور ناک اور کان اور ہاتھہ کاٹے جاتے ہین اور انواع شداید و عقوبت
مین مبتلا ہوتے ہین مگر ان آلام کو منظور کرلیتے ہین تاکہ اونکے ابنائے
جنس مین اونکو نیک نامی کے ساتھہ لوگ یاد کرین اور اونکے تابعین اُنکی
روش کو افتخاراً اختیار کرین اور بعضے ایسے ہین کہ حسب اتفاق دو ایک بار
اونکو حرب و ضرب کا اتفاق ہوگیا اور صحیح و سلامت ظفریاب نکل آئے
اونکو اپنے ثبات و استقلال پر وثوق ہوجاتا ہے اور اوسی بہروسے پر
عَلَم شجاعت بلند کرتے ہین اور بعضے ایسے ہین کہ تمنائے محبوب مین
اور شوق لقائے معشوق مین اپنی جان کو انواع مصائب و مہالک
مین مبتلا کرتے ہین اور شجاع حقیقی وہ ہین جو حفظ آبرو یا حفظ ملت
کے واسطے کوشش کرین اور بے آبروئی اور ننگ شریعت کو ہمتہ بلند

جلسۂ دوم صفات متشابہ

مرگ کے دشوار سمجھے اور حیات ذلیل کو ترک کرکے موت جمیل اور
نوز جمیل کو اختیار کرے او شجاعت کی ابتدا مین تو خوف ہلاک ہوتا ہے
اور آخر مین لذت ہوتی ہے اسوجہ سے کہ جو شخص اس صفت کے ساتھہ موصوف
ہے جانیگا کہ حیات دنیا چند روزہ ہے اور ہزار طرح کے رنج و آلام اور
امراض اسکو لاحق ہین اور آخر کار مرگ ہے اگر آبرو ضایع کرکے یا ہتک
اسلام کو گوارا کرکے اور ہدف سہام ملامت عقلا ہوکر چند روز زندہ رہا
تو کیا اس سے بہتر ہے کہ جان عزیز کو راہ خدا مین یا مصالح عقلی و شرعی مین
لڑائے اور حیات ابدی اور رضائے خداوند سرمدی کو حاصل کرے ایسے
اشخاص امداد دین مین اور حفظ حرمت مین بقصد رضاجوئی جناب باری
جہاد کرتے ہین اور فرار و گریز سے احتیاط و انکار رکھتے ہین اور جو بزدل
اور نامرد ہین وہ بہاگتے ہین اور طالب اوس حیات کے ہوتے ہین جو کسیطرح
بقا نہین کرینگی اور چھوڑ دیتے ہین اوس حیات ابدی کو جو ہمیشہ باقی رہیگی اور
مرد عاقل کبھی طلب مین چیز فانی کے ذلت و رسوائی کو گوارا نکریگا اور مقابلہ
مین حیات ابدی اور رضائے جناب احدی اور نعمات سرمدی کی زندگانی
بے بقا اور ملامت عقلا اور طعنہ زنی اغیار و احبا کو اختیار نہین کریگا
اور جو لوگ فقر و درویشی کے قلق مین یا زوال جاہ کے صدمہ مین یا کسی
امر قبیح کے عارض ہونے مین اپنی جان کو گلا گھونٹ کر یا تلوار مار کر یا پہانسی

جلسۂ دوم صفات متشابہ

لگاکر یا دریا و چاہ مین اپنے کو گراکر ہلاک کر ڈالتے ہین اونکو شجاع نہ کہنا
چاہیئے بلکہ اونکو جبن اور بددلی کے ساتھہ صفت کرنا چاہیئے اسواسطے
کہ صبر کرنا شداید پر اور تحمل کرنا مصائب پر لازمہ شجاعت ہے اور متحمل
ایسے امور کا نہونا بددلی اور جبن ہے اسی وجہ سے عقلا اور ارباب حکمت
کے نزدیک تعظیم ایسے شخصون کے جو صفت شجاعت سے موصوف ہون
واجب ہے اور بالتخصیص بادشاہون کو اور اون لوگون کو کہ امور دین کا اہتمام
جنکے قبضۂ قدرت مین ہو زیادہ تر قدر شناسی اور اعزاز شجاعون کا ضرور ہے
اور تمیز کرنا درمیان شجاع حقیقی کی اور شجاع مصنوعی کے لازم ہے کہ شجاع
حقیقی عزیز الوجود ہوتے ہین اور ایسے اشخاص شداید و آلام کو اپنے محل پر
نہایت سبک و آسان سمجھتے ہین اور بڑی بڑی لڑائیون سے مطلق اونکی
دلون کو اضطراب نہین ہوتا اور غصہ اون پر مستولی نہین ہوتا مگر اوس وقت مین
کہ جب ضرورت عقلی و شرعی داعی ہوتی ہے اور ایسے شخص پر غضبناک
ہوتے ہین جو عقلاً و شرعاً مستحق ایذا و قتل کا ہو اور ان باتون کے مراتب کا
پہچاننا اور درمیان صفات حقیقی کے اور اخلاق مصنوعی کے فرق کرنا
ہر جاہل کا کام نہین ہے اسکو بھی فیض علم و حکمت چاہیئے تاکہ ہر قوت کے
فعل کو اپنے محل مین صرف کرے اور ایک قوت کو دوسرے پر غالب
نہونے دے اور جو امور اوسکی ذات سے خارج ہین بلکہ بشرکت دوسرے

جلسۂ دوم صفات متشابہ

شخص کے ہین مثل عدالت کے اونمین بھی اسیطرح کی احتیاط کو مرعی
رکھے اور نظر اوسکی ہمیشہ تکمیل فضیلت عدالت پر متوجہ رہے جب
معرفت اخلاق کے اور اعتدال ہر ایک کا اور مراتب تجاوز و تفاوت
ہر ایک کے اچھی طرح سے نظر مین آجائینگے اوسوقت صفات حقیقی ہین
اور صفات مشتبہ مین تمیز واقعی حاصل ہوگی سوال چار فضیلتین آپنے
اصول فضائل کے بیان کین انمین سب فضائل مراتب مین یکسان ہین
یا کسیکو ترجیح اور اشرفیت ہے اور فضائل پر اور ہے تو کس ترتیب سے
جواب فضیلت عدالت کو سب فضائل پر اشرفیت حاصل ہے

وجوہ فضیلت عدالت

سوال کن وجوہ سے عدالت کو دیگر فضائل پر ترجیح اور شرافت ہی
جواب وجہ یہ ہے کہ عدالت سبب انتظام امور معاش و معاد بنی نوع
انسان ہے اور ہر شخص اپنی معاملات مین عدالت کا بہت محتاج ہے بخلاف
اور فضائل کے سوال اس مطلب کو صراحت سے بیان کرنا چاہیے

معنی مساوات

جواب عدالت کا مفہوم ہے مساوات یعنے ایک شئے کو دوسرے
کے برابر کر دینا اور اس برابر کر دینے سے یہ ضرور نہین ہے کہ ہر چیز
ایک دوسرے کے برابر ہوجائے بلکہ اقتضا عدالت و مساوات کا
یہ ہے کہ اشیاے مختلف کو باہم ایسا انتظام دیدے کہ ایک کو دوسرے
سے مناسبت صحیح ہوجائے مثلاً علم موسیقی مین ایک صدائی راست

مثال علم موسیقی

جلسۂ دوم صفات متشابہ

بیسے کھرج کا سُر جب یہ سُر ایک شخص نے بھرا اور دوسرے نے
اوس سے گھٹ کر بھرا یا بڑہ کے سر لگایا تو اوسنی سُر کی نسبت دیگی
اون سر دن کے تفاوت مین کہ فلان کا سُر نصف گھٹ کے لگا
اور فلان کا سُر دونا بڑہ گیا پس اس تفاوت کی تمیز کر لینے اور کم
کو زیادہ اور زیادہ کو کم کر دینے کا نام مساوات ہے اور ایک کو
دوسرے سے نسبت ہے دوسری مثال یہ ہے کہ ایک خط فرضی
پر چار شکلین مربع متساوی الاضلاع کی ایسی بنائین کہ بہ نسبت اول
کے دویم کا ہر ضلع دوچند ہے اور بہ نسبت اول کے سوم کا ہر ضلع
سہ چند ہے اور بہ نسبت اول کے چہارم کا ہر ضلع چہار چند ہے پس
جب اونکو مساحت کرینگے تو مربع دوم کو بہ نسبت اول کے
ازروے رقبہ چار کے نسبت پائی جائیگی اور سوم کو بہ نسبت اول
کے سولہ کی نسبت پائی جاویگی اور جو نسبت اول کو دوم کے ساتھ
ہے وہی نسبت دوم کو چہارم کے ساتھ ہے پس جو امور کہ انتظام
معیشت کے متعلق ہین وہ تین قسم پر ہین ایک وہ جو تقسیم اموال
کے ساتھ تعلق رکھتے ہین اور دوم معاملات اور معارضات سے
تعلق رکھتے ہین سوم تادیبات اور سیاست سے تعلق رکھتے ہین
قسم اول مین کہا جائیگا کہ زید کو ایک روپیہ یا ایک دوشالہ قیمتی

اشکال مربعات

تقسیم امور انتظامی معیشت

قسم اول تقسیم مال

پانچ سو روپیہ کا ملتا تہا اور بکر رتبہ مین مثل اور مانند زید کا ہے اسکو بھی اوسیقدر
انعام دیا جاے یا یہ کہ کہا جاے بہ نسبت زید کے بکر فلان لیاقت مین اسیقدر
زیادتی رکھتا ہے اسکے انعام مین ایک گھٹتو اضافہ کیا جاے اور قسم دوم
مین کھینگے کہ جتنا استحقاق اس بزاز کا ہے بواسطہ ایک تہان کپڑے کے
اوتنا ہی استحقاق اس نجار کا ہے بواسطہ اس کرسی کے یا یہ کہین کہ یہ تہان
کپڑیکا دس روپیہ کی مالیت رکھتا ہے فلان بزاز کو دیے جائین اور اسیقدر
مالیت اس کرسی کی ہے فلان نجار کو دی جاے یا کرسی بزاز کو دی جاے
اور اوسکے معاوضہ مین کپڑا نجار کو دیا جاے اور قسم سوم مین کھینگے کہ
زید نے ایک مہینہ بکر سے اپنی خدمت لی ہے اور کچھہ نہین دیا دس روپیہ
اوسکو دلانا چاہیے یا بکر نے زید کو فلان قسم کا ضرر پہونچایا ہے اوسکو بھی
اوسی قسم کا ضرر یا مثل اوسکے پہونچانا چاہیے اور عادل وہ شخص ہے جو
مناسبت اور مساوات دے اشیاے نامناسب اور مختلف مین مثلاً
ایک خط مستقیم کہ طول مین آٹھہ انگھہ ہے اوسکو کہا گیا کہ دو حصہ کردے
اوسنے دو حصہ کیا کہ ایک حصہ اوسکا تین انگھہ ہے دوسرا پانچ انگھہ ہے
عادل کا کام یہ ہے کہ پانچ انگھہ سے ایک انچھہ گھٹا کر تین انگھہ مین ملادے
تاکہ دونو برابر ہوجائین یہ بات اوسکو میسر ہوتی ہے جسکی طبیعت
حدِ اوسط مین واقع ہوئی ہو اور استعداد باطنی ایسی رکہتا ہو کہ ہر ایک

معاملات قسم دوم

سیاسات قسم سوم

عادل صفات

جلسۂ دہم صفات متشابہ

امر کی مقدار اور نسبت اور مساوات اور استحقاق کو بخوبی جان سکے اور جو
ایسے مناسبات کو وضع اور ایجاد کر سکے اوسیکو ناموس الٰہی کہینگے اسواسطے
کہ حقیقتًا ہر شے کے مساوات کا اور مقادیر کا ایجاد کرنیوالا اور جاننے والا
خالق عالم ہے اور ناموس الٰہی اوسکے حکم سے اور تعلیم سے وضع اور ایجاد
ایسی باتونکا کرتا ہے اور چونکہ معیشتِ انسان کا سامان یکدیگر کی معاونت
اور امداد پر موقوف ہے تاکہ ایک دوسرے کی خدمت کرے اور مخدوم خادم کو
کچھہ دے اور کچھہ لے جیسے کہ نجار نے ایک ہل مزارع کو بنا دیا اور مزارع نے
چار سیر گیہون نجار کو دیے اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اجرت نجار کی چار سیر گندم
سے زیادہ ہو یا کم ہو پس کوئی شے ایسی ضرور ہے کہ جسکے ذریعہ سے کم کو
بیش اور بیش کو کم کر سکین وہ شے سکہ ہے اوسط کے مدارج کا صحیح کرنیوالا
دنیا مین لیکن عادل بے زبان ہے اور عادل ناطق کا محتاج ہے تاکہ اگر
باہم معاوضہ مال و دینار مین مخاصمت و تفاوت واقع ہو خلق مین تو اوس
عادل ناطق کیطرف رجوع لیجاینگی اور وہ عادل صامت یعنی دینار کی اعانت استعمال کریگا تا نظام معیشت
خلل پذیر نہو اور وہ عادل ناطق انسان ہوگا اس تقریر سے معلوم ہوا کہ
حفظ عدالت کیواسطے درمیان خلق کے تین چیزون کی ضرورت ہے یعنے
ناموس الٰہی اور حاکم انسانی اور دینار اور اوس ناموس الٰہی کو چاہیے کہ
خالقِ عالم کے حکم سے ماسور ہو تا نقصان اور زیادتی سے محفوظ رہے اور

ضرورت سکۂ شاہی

ضرورت ناموس الٰہی

ناموس دوم یعنے حاکم بتجویز ناموس اکبر کے ہوگا اور جملہ امور مین ناموس اکبر
کی اقتدا کریگا اور تیسرے دینار ہے کہ وہ بھی حسب بتجویز کسی ناموس کے
جاری ہوگا اور دینار کی طرف خلق کو احتیاج اسوجہ سے ہے کہ سوا دینار
کے اور کوئی چیز ایسی نہین ہے کہ جس سے تعین مقدار کا اور مساوات اشیا کا
ہوسکے اگر سکّہ نہو تو اشیائے کثیرہ کی قیمت مختلف اور حساب معاملات
مشترکہ اور داد وستد اور کاریگرون کی اجرت اور معاوضہ محنت
کسیطرح سے درست و معین نہوسکے اور درہم و دینار سے یہ حاصل ہے
کہ ہر شے کی مالیت اور لیاقت دینار سے مشخص ہوجاتی ہے اور تعین
حقوق مین دقت نہین رہتی مثلاً کاشتکار نے کسی آہنگر یا درودگر سے
کام لیا اور اوسکو مزدوری مین غلہ دینا چاہا اور باہم اختلاف ہوا تو بسبب
درہم کے آسان ہے کہ ایک دن کی اجرت حداد و نجار کی مشخص کرین
کہ ایک درہم ہوے اور جسقدر غلہ ایک درہم کی قیمت کو وفا کرے
حداد اور نجار کو دیا جاوے اور اختلاف رفع ہوجائے سوال
جو شخص ناموسہائے مذکورہ کو پسند نکرے اونکو کیا کہینگے اور ایسے
لوگ کس فرقہ مین شمار کیے جاتے ہین جواب ناموس الٰہی کا منکر ظالم اور
مفسد کہلاتا ہے اور اسکی تین قسمین ہین اول وہ ہے جو ناموس اکبر الٰہی
کی اطاعت نکرے دوسرا وہ شخص ہے جو ناموس دویم کی اطاعت سے

جلسۂ دوم صفات متشابہ

انحراف کرے سوم وہ ہے جو دینار کے مساوات کو ضایع کرے اور
ان تین ظالمون اور مفسدون سے بڑے بڑے فساد عالم مین ہوتے
ہین اور جسطرح سے ناموس اکبر چاہتا ہے کہ تمام عالم مین صفات جمال
اور اخلاق صالحہ شایع ہون اور اسی امید پر جن لوگون کو سزاوار اور
شجاع سمجھتا ہے اونکو ترغیب جہاد پر کرتا ہے اور اوسکے مصالح اونکو
تعلیم کرتا ہے اور جس کسی مین استعداد حکمت پاتا ہے اوسکو تاکید اور
ترغیب کرتا ہے اس بات پر کہ کتابین علوم کی تصنیف کرین اور
مطالب دقیق کو حل کرین اور مسایل مشکلہ کو آسان کرین اور تعلیم و تعلم پر
لوگون کو رغبت دلاوین اور خود تعلیم کرین اور جسمین استعداد عفت پاتا ہے
اوسکے مصالح کے موافق اوسکو ترغیب کرتا ہے اور عامہ خلایق سے صفت
عدالت کا قصد کرتا ہے اور ظلم وجور اور بدمعاملگی اور کذب و دروغ
اور فتنہ وفساد سے باز رکھتا ہے اور عادل استعمال عدالت کرتا ہے پہلے
اپنی ذات مین بعدہ اپنے شرکا کے باب مین پھر اہل شہر و قصبہ کے
امور مین سوال ہرگاہ فضیلت عدالت کیطرف سبکی احتیاج ہے
تو ضرور ہوا کہ صاحبان فضایل دیگر یعنے حکیم اور عفیف اور شجاع عادل
کی طرف رجوع لیجائین اور جسطرح عدالت اور فضایل کو انجام پہونچاتے
ہین اور مدد دیتے ہین اسیطرح عادل صاحبان فضایل کو مدد دیتے

ناموس اکبر چاہتا ہے کہ تمام عالم مین صفات جمال شایع ہون

حکیم اور عفیف اور شجاع عادل کیطرف رجوع لیجاوین

جلسۂ دوم صفات متشابہہ

صفت عدالت سے جملہ فضائل کو تکمیل ہوتی ہے

جور یعنی ظلم بطرف مخالف عدالت ہین نہایت رذیلتین ہین

اور جور رذیلتین طرف مخالف عدالت مین ہین وہ بھی چاہیے کہ ایسے ہون
جو سب رذیلتون سے قوی تر ہون اور اون رذیلتون کو قوی کرین جو
مقابلہ مین حکمت اور شجاعت اور عفت کے ہین جواب بیشک فضیلت
عدالت ایسی ہی صفت ہے کہ جس سے سب فضائل کو تکمیل ہوتی ہے اور
امداد قوی ملتی ہے اور چونکہ عادل استحقاق ریاست و امارت رکھتا ہی تو ضرور
ہی کہ عادل حقوق مردم کو تلف نکرے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ شخص عادل
ارباب فضائل کے حقوق کو تلف کرے اور اونکی قدر و منزلت و اعزاز و اکرام
نکرے اور اونکی اعانت و امداد نکرے ایسے ہی وجوہ سے لائق سرداری
اور ریاست کے وہی شخص ہے جو عادل ہو اور اسمین بھی شک نہین ہے
کہ ظلم و جور جو رذیلتین طرف مخالف مین عدالت کے واقع ہین یہ بھی انتہائی
رذیلتین ہین اور انواع فساد انتظام عالم مین اسی سی پیدا ہوتے ہین اور
صدہا رذیلتین اس سے پیدا ہوتی ہین جسطرح سے صفت عدالت محیط ہے
سب صفتون پر اوسیطرح سے ظلم بھی محیط ہے سب رذیلتون پر
اور جب نظر غور سے دیکھے گا تو معلوم ہو جائیگا کہ اقسام ظلم بہت ہین بعض
انہین سے قوی تر ہین مثلاً اخذ مال کرنا کسی سے بطور ناجائز چوری یا
دغابازی سے یا فسق و فجور سے یا دھوکھا دینے سے یا جھوٹھ بولنے سے
یا جھوٹھی گواہی دینے سے یا مثل اسکے یہ اقسام قوی ہین مگر ان سب مین

جلسہ دوم صفات متشابہ

ایک پیرو وہ ہے اور از روے قدرت کے ظاہر نہین بلکہ اور کسی مخفی واسطہ
اور حیلہ سے ہین اور اس سے قوی تر ہین جیسے قید مین گرفتار کر رکھنا اور
معلول و مسلسل رکھنا یا ڈاکہ زنی کرنا یا قطاع الطریقی کرنا یا مثل اسکے
اور بعض اقسام ایسے ہین کہ انسان دوسرے کے ضرر کا خواہان ہوتا ہے
بواسطہ تحصیل مال کے اور اس سے قوی تر وہ ہے جو اضرار غیر کا باعث
ہوتا ہے بغیر غرض مال کے بلکہ محض حسد اور شرارت سے سوال عدالت
کے اقسام بھی ہین یا نہین جواب البتہ بلحاظ اون مقامات کے جہان
عدالت کو صرف کرنا چاہیے تین قسمین ہین اول وہ ہے کہ جو بندونکو
اپنے خالق کے مقابلہ مین بقدر طاقت و امکان عمل مین لانا چاہیے
اور اسی کے ذیل مین ہے حفظ حقوق انبیا اور اوصیا اور مقربان
خدا اور علما اور فضلا اور اولیا کا دوم وہ ہے جو انسان کو مقابلہ
مین آبا و اجداد و ازواج و اولاد و اعزا و اقارب کے لازم ہے اور اسی مین
داخل ہین حقوق ابنائے جنس کے خواہ از روئے نسب ہون خواہ از روے
جوار یا از روے وطن کے یا از روے صورت کے یا از روے مذہب کے
یا از روے روحانیت کے اور اسی مین شامل ہین معاملات اور ادائے
امانات سوم وہ ہے جو فیما بین دو شخصون کے یا زاید کے واسطے رفع
خصومت اور صفائے منازعت کے کرنا چاہیے سوال حقوق

اقسام عدالت
اول بمقابلہ
پروردگار عالم
دوم بمقابلہ
آبا و اجداد و
ازواج وغیرہ

حقوق [illegible]
[illegible] بندون پر

جلسۂ دوم صفات متشابہ

حق تعالے کے بندون پر کیا ہین اور بندون کو مقابلہ مین اپنے پروردگار
کے کیا کرنا چاہیے اور نسبت مین انبیا اور اوصیا کے کیا عمل مین
لانا چاہیے جواب ازآنجاکہ اقتضاء عدالت کا یہ ہے کہ جو شی کسی سے
لے یا کوئی اپنی نسبت عطا و سلوک کرے معاوضہ اوسکا ضرور ہے
اور بدلہ اوسکا نکرنا ظلم ہے اور حق سبحانہ تعالے کی نعمتین نسبت
بندون کے بیحد و نہایت ہین اوسکا بھی معاوضہ ضروری قیاس کرنا چاہیے
کہ اگر کوئی کسی بھوکے کو کھانا کھلاوے یا پیاسے کو پانی پلاوے یا کوئی
حاجت کسی کی روا کرے یا کسی بیمار کی دوا کرکے اچھا کرے یا کوئی مشورت
نیک بتاوے تو انسان کسقدر ممنون اوسکا ہوتا ہے اگر قادر ہوتا ہے
تو موافق اپنے امکان کے سلوک کرتا ہے ورنہ شکر گذاری اور اظہار
احسان سے ہمیشہ اوسکا مداح رہتا ہے اور جو ایسا نہین کرتا ہے اوسکو
لوگ برا کہتے ہین پھر کیونکر عقل پسند کریگی کہ حق تعالے کی پے در
پے نعمتون کا عوض بقدر امکان بھی بشر نکرے مثلاً ایک بادشاہ
ہے کہ اوسکے عدل و انصاف سے اور حسن سلوک سے ملک اوسکا
آباد ہے اور ہر شریف و وضیع اوسکے اخلاق حمیدہ اور افعال پسندیدہ
سے دلشاد ہے اور ہیبت معدلت سے کوئی قوی کسی ضعیف پر
ظلم نہین کرسکتا ہے اور ابواب راحت و نعمت خلق پر کھلے ہوئے

جلسۂ دوم صفات متشابہ

ہین اور وزیر وامیر واہل لشکر اور اقویا وضعفا پر علےٰ قدر لیاقت احسان
اوسکا جاری ہے پس معاوضہ احسان ایسے بادشاہ کا یہی ہے کہ
ہر شخص موافق اپنی لیاقت کے نیک نیتی اور خوشدلی سے خیرخواہی
کرے اور عموماً ہر شخص اخلاص و محبت کے ساتھہ اوسکے واسطے
دعا کرے اور اوسکے محامد اور مناقب کو ذکر کرے اور جملہ افعال نیک
مین اوسکی پیروی اور تاسّی کرے اور اپنی اہل وعیال کے ساتھہ اور
اپنے تابعین کے ساتھہ ویسی ہی سلوک سے پیش آوے اور خصوصاً
ملازمین اوسکے کام مین جان و دل سے کوشش کرین اور جو امر اوسکے
نفع کا ہو اوسکو فرو گذاشت نکرین اور جو امر اوسکی
مضرت کا ہو اوسکو دفع کرین اور جس امر مین خود قادر
نہون اوس سے بادشاہ کو مطلع کرین اور بادشاہ
کے حق واجب کے ادا کرنے مین اپنی مستعدی ظاہر کرین
اگر ایسا نکرین بلکہ راہ خلاف چلین تو اونکو ظالم کہینگے حالانکہ
بادشاہ رعایا اور ملازمین سے مستغنی نہین ہی اور ارکان دولت
اور اہل لشکر اور رعایا کی مستعدی اور خیرخواہی سے بادشاہ منتفع
ہوتا ہے اور بدخواہی اور غفلت سے نقصان اوٹھاتا ہے اس پر
بھی بادشاہ کے حقوق کا ادا کرنا جیسا کہ ذکر ہوا عقلاً واجب ہی

نعمات بیحد و بیکران

اس پر قیاس کرنا چاہیے حقوق پروردگار عالم کے جسکا احصا نہین
ممکن پہلی نعمت اوسکی یہ ہے کہ معدوم سے موجود کیا نباتات مین
نہین خلق کیا ذی روح کیا کنکر پتھر نہین بنایا چرند پرند حشرات مین
نہین پیدا کیا اشرف الموجودات بنی نوع انسان مین خلعت وجود عنایت
کیا چشم بینا اور گوش شنوا ہاتھہ پاؤن حواس ظاہری اور باطنی اور
قوائی قوی عقل و فہم رای اور مادہ ادراک تمیز خیر و شر اور معرفت نفع و ضرر
اور عیب و ہنر عطا کیا اور جملہ انواع کی حکمتین اور تمام اقسام کی نعمتین جسم انسانی مین
خلق کین جنکے ادراک مین عقل بشری حیران ہے اور سامان معیشت
اور اسباب راحت مہیا کر دیے اور ہمیشہ ہر ساعت و ہر لحظہ تواتر نعمت
اوسکا موقوف نہین ہے ایسی نعمتون کے عوض مین اگر انسان کچھہ
نکرے تو یہ ظلم سب طرح کے ظلمون سے اقبح ہے اور چونکہ انسان کسی
ایک نعمت پروردگار کا عوض اوسکے مثل و مانند نہین کر سکتا ہی
اسواسطے مقتضائے عدالت یہ ہے کہ انسان اوسکی نعمتون کا
شکر بجالانے مین جہان تک اوسکا امکان کافی ہو تہ دل سے
کوشش کرے سوال طریقہ شکر بجالانے کا کیا ہے جواب
اس امر مین حکمائے اختلاف کیا ہے بعضون نے کہا ہے کہ شکر سی
مراد ہے عبادت اور عبادت کی تین قسمین ہین ایک وہ جو اعضائے

شکر سے مراد عبادت ہے

جلسۂ دوم صفات متشابہ

بدن سے متعلق ہے جیسے صلوۃ وصوم وحج وغیرہ دوسرے یہ کہ
جو نفوس و ارواح سے متعلق ہے مانند اعتقادات صحیح کے مثل توحید
وتفکر حکمت باری تعالے شانہ تیسرے جو مشارکت خلق مین
لازم ہے مانند انصاف کے معاہدات ومناکحات وادائے
امانات ونصائح ابنائے جنس مین اور بعضون نے کہا ہے
کہ عبادت حقتعالے کی تین طرح کی ہے اعتقاد حق قول صواب
عمل صالح اور انصاف یہ ہے کہ طریقہ شکر کا وہی احسن ہے جو حق سبحانہ
وتعالے کو پسند آوے اور اوسکے پسند کا حال معلوم نہین ہوسکتا
بجز اوسکے رازدارون کے پس چاہیے کہ انبیا اور اوصیا اور علما
جو بندون کو راہ ہدایت اور طریق عبادت بتانے کے واسطے
مامور ہین کچھہ بتاوین مطابق اوسکے رجوع قلب اور خوشی خاطر سے
عمل کرے اور اسی مین شمار ہے اطاعت وفرمان برداری انبیا
اور اوصیا اور علما اور مقربان خدا کی اسوجہ سے کہ انہون نے
حق سبحانہ وتعالے کے حکم سے بندون کی ہدایت مین انواع اقسام
کی ایذائین اور طرح طرح کی تکلیفین اوٹھائین اور کوئی دقیقہ ہدایت کا
فروگذاشت نہین کیا اور بندون سے اجرت کے طلبگار نہین ہوئے
اور انہین کے سبب سے معرفت پروردگار اور طریقہ عبادت

اقسام ثلاثہ عبادات

طریقہ شکر کا وہی اتم ہے جو حقتعالے کو پسند ہو

جو انبیا تعلیم کرین وہی طریقہ بہتر ہے

جلسۂ دوم صفات متشابہ

خداوند کردگار معلوم ہوا انکے حقوق بھی ایسے ہین کہ جسکا معاوضہ
انسان سے مثل وسکے ممکن نہین ہی الا اسکا معاوضہ یہ ہے کہ اونکے
احکام کی اطاعت کرے اور اونکے نصائح کو دل سے سُنے اور
تہ دل سے اونکو دوست رکھے اور اونکے دوستون کو دوست رکھے
اور اونکے دشمنون کو دشمن سمجھے اور انکے اعزاز واحترام مین کبھی کوئی امر
فروگذاشت نکرے سوال حقوق اباواجداد کے اور اولاد کے
اور اقارب کے اور ابناے جنس کے کیونکر ہین اور اونکے مقابلہ مین
کیا کرنا چاہیے جواب اسطرح کے حقوق بہت ہین اور ہر ایک کے درجات
ومراتب ہین جسقدر قرب زیادہ ہے اوتنا ہی حق زیادہ ہے ہر ایک کا
بیان تفصیلی طولانی ہے مختصر گذارش کرتا ہون سب سے مقدم

سب سے مقدم ہے حق والدین

حق والدین کا ہے اور حق والدین کا بعد حق خدا ورسول کے بہت
بڑا ہے اسوجہ سے کہ والدین وسیلہ ہین خلقت اولاد کے اور محنت
ومشقت والدین کی پرورش اولاد مین ایسی ہے کہ سوا اونکے عالم
مین کوئی متحمل اوسکا نہین ہوسکتا اور معاوضہ حقوق والدین کا بھی
بجز اسکے کہ اونکی اطاعت کرے اور ہمیشہ اونکی رضاجوئی کرتا رہے
اور اونکی راحت رسانی مین کوشش کرے اور کسیطرح نہین ہوسکتا

حقوق اولاد

اور حقوق اولاد کے یہ ہین کہ اونکی پرورش وتربیت کرے

جلسۂ دوم صفات متشابہ

حقوق اعزا و اقارب

اور اونکو تعلیم نیک کرے اور اخلاق حسنہ سکھاوے اور حقوق اعزا
واقارب مثل بہائی اور بہن اور چچا اور ماموں اور خالہ اور پہوپھی اور
دادی اور دادا کے یہ ہین کہ اون سے بہ لطف و محبت زندگانی
کرے اور اونکے حوائج مین جو اس سے متعلق ہون اعانت کرے
اور اگر وہ صاحب احتیاج ہون اور خود معیشت کافی رکہتا ہو
تو اپنی معیشت سے اونکی کفالت اور اعانت کرے اور انمین درجات
کو ملحوظ رکہنا چاہیے اور قریب کو بعید پر مقدم کرنا چاہیے اور یہی

قریب کو بعید پر مقدم کرے

خلاصہ ہے صلہ رحم کا اور تفصیل حقوق ازواج و اولاد کے تدبیر منازل
مین انشاءاللہ گذارش ہوگی اور حقوق ابنائے جنس کے بحسب
اقسام منقسم ہین اول بنو اعمام نسبی ہین انمین قریب ترجیح رکھتے ہین
بعید پر مثلاً سادات فاطمی کو تقدیم ہے صلہ رحم مین علوئین پر اور
علوئین کو ہاشمیین پر اور ہاشمیین کو قریش پر اور قریش کو دیگر اصناف
پر اور بلحاظ ایمان و اسلام کے جسقدر جنسیت قریب زیادہ ہوگی
اوتنی ہی رعایت لازم ہوگی یہان تک کہ ہم مذہب اپنے ہم مذہب
کی تائید کرے اگرچہ کسیطرح کی قربت از روے نسب رکہتا ہو
اپنے حقیقی بہائی کے مقابلہ مین جبکہ بہائی خلاف رکہتا ہو مذہب

اہل جوار

مین اور بعد ازان کے حمایت اہل جوار کی آدرس بعد حقوق جنسیت مین

جاسہ دوم صفات متشابہ

جنسیت روحانی

تمام بنی آدم کے اور انمین بھی بلحاظ اسباب قریب کے ایک کو دوسرے
پر ترجیح ہوگی بعد اسکے رہی جنسیت روحانی جیسے پاس حیوانات کا
مثلاً معلوم ہوا کہ کوئی ہاتھی یا گھوڑا یا باز یا کبوتر دو روز کے فاقے سے
ہے یا کسی بلا مین مبتلا ہے تو جنسیت روحانی اقتضا کریگی کہ تا امکان
اوس جانور کی اعانت کیجائے اور بے سبب اوسکے ایذا اور تکلیف
کو گوارا نکرے اسیمین شمار ہے انصاف کرنا درمیان معاملات کے
اور ادا کرنا دیون اور امانات کا اور نیت کا خوش معاملگی اور امانت
داری پر متوجہ رکھنا اور ظاہر کرنا اوسکا موافق نیت کے سوال رفع

فصل قضا

منازعات اور فصل قضایا مین کیا لازم ہے جواب شخص عادل جب
کوئی امر خلاف عدل و انصاف دیکھیگا اور سنیگا تو ملکہ عدالت
ضرور تقاضا کریگا کہ اسکو رفع کرے مثلاً فیمابین دو شخصون کے کچھ
شکایت باعث رنجش ہے اوسکا رفع کرا دینا یا یہ کہ ایک شے پر
دو شخص مدعی ہین اور اوسکی حقیقت کو سمجھکر حقدار کو کامیاب
کرا دینا اور فریق ثانی کو سمجھا کر خصومت سے باز رکھنا یا دو شخصون نے
کسی امر نزاعی مین حکم قرار دیا اوسوقت مین امر واقع کو دریافت کرکے
صاحب استحقاق کو ظاہر کرنا اور خصومات کو برطرف کرا دینا یا یہ
حاکم کے سامنے متخاصمین حاضر آئے اونکے درمیان مین صلح یا تصفیہ کرنا

جلسۂ دوم صفات متشابہ

اور حقدار کو کامیاب کرنا مگر ان سب صورتون مین فریقین مین کسی طرف میل
خاطر نہو ورنہ نیت ظلم کی پیدا ہو جائیگی سوال فضایل کے اکتساب کا
کیا طریق ہے جواب علم حکمت مین مقرر ہے کہ جو حرکات انسانی ابتدا سے
انتہا تک متوجہ کمال کے ہین دو حال سے خالی نہین ہین یا سبب اوسکا
طبیعت ہے یا صناعت ہے طبیعت کی مثال ہے نطفہ کہ نطفہ جب رحم مین
قایم ہوا اور طبیعت نے اوسمین تصرف کیا آناً فاناً حالات اوسکے ایک حال سے
دوسرے حال پر مبدل اور ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر ترقی کرجاتی ہین کہ
نطفہ سے مضغہ ہوا اور مضغہ سے جسم کی صورت بنا ہاتھہ پاؤن ناک کان
مونہہ آنکھہ اعضاے ظاہری اور دل وجگر و دماغ وغیرہ اعضاے باطنی
پیدا ہوے روح جاری ہوئی حرکت کرنے لگا ہڈیان گوشت خون بننے
لگا یہان تک کہ شکم مادر سے نکلکر فضاے عالم مین آیا غذا کا طالب ہوا
فضلات جدا ہونے لگے رفتہ رفتہ دانت نکلے بیٹھنے لگا چلنا کہانا پینا
شروع کیا ہوش وحواس درست ہوے نیک وبد اور نفع وضرر مین تمیز
کرنے لگا یہانتک کہ درجۂ کمال کو پہونچا اور صناعت کی مثال ہے لکڑی
کی کہ بواسطہ آلات کے اور کاریگرون کے لکڑی کاٹی گئی چیری گئی
گڑہی گئی یہانتک کہ تخت یا صندوق جو بنانا مقصود تھا طیار ہوا
مگر طبیعت مقدم ہے صناعت پر پیدایش مین بھی اور ترتیب مین بھی

طریق اکتساب فضایل

صناعت مین تتبع طبیعت کا

طبیعت معلم اول ہے

تہذیب اخلاق امر صناعی ہے

کسواسطے کہ ظاہر ہونا افعال طبیعی کا محض حکمت الٰہی سے ہے اور صناعت
ارادۂ انسانی سے ہے بمدد امور طبیعی کے پس طبیعت بمنزلۂ معلم اور استاد
کے ہے اور صناعت بطور شاگرد کے ہے اور چونکہ کمال ہر مشبہ کا مشبہ بہ
کی مشابہت مین ہے پس معلوم ہوا کہ کمال صناعت کا مشابہت طبیعت
مین ہے اسطرح سے کہ بنانی اور ایجاد کرنی اور ترتیب دینی اور ترویج
واشاعت کرنیین اور تعجیل و تاخیر مین صناعت اقتدا کری طبیعت کی تاکہ حسن کمال
کیطرف طبیعت کو قدرت الٰہی نے متوجہ کیا ہے صناعت سے ازروے
تدبیر کے حاصل ہو اور جو فضیلتین کہ صناعت سے متعلق مین حاصل ہونا
اونکے کمال کا موقوف ہی ہے ارادہ و مشیّت انسانی پر اور جب وہ ارادہ
اتمام کو پہونچ جائیگا تب کوئی کمال اوس سے ایسا نمایان ہوگا کہ ایک لطف
تازہ پیدا کریگا مثلاً کوئی شخص بیضہ ہاے مرغ کو جمع کرکے ایسی جگہہ مین رکھے
جہان حرارت مناسب سینہ مرغ کے ہو تو اوس سے تہوڑے عرصہ مین بچے
نکل آوینگے اور جو کمال کہ طبیعت سے مقصود تہا وہ صناعت سے اور
تدبیر سے حاصل ہوگیا اور ایک لطف زاید یہ ظاہر ہوا کہ تہوڑے سے زمانہ
مین بہت سے بچے ایکدفعہ حاصل ہوگئے کہ اسقدر بچّون کا ایک ساتھہ مہیّا
ہونا خالی زحمت و دقت سے نتہا جب یہ تمہید قایم ہوچکی تو اب سمجھنا
چاہیے کہ تہذیب اخلاق و تحصیل فضایل ایک امر صناعی ہے پس صناعت کو

جلسۂ دوم صفات متشابہ

اور تحصیل کمال مین تقلید طبیعت کی لازم ہے پس چاہیے کہ ہم غور کرین کہ وجود قوائے بشری کا ابتدائے خلقت مین ایک بعد دوسرے کے کیونکر ہے تاکہ اوسی تدریج کو تحصیل اخلاق مین رعایت کرین او معلوم ہے کہ لڑکون مین جو سب سے پہلے پیدا ہوتی ہے وہ قوت اشتہا ہے یعنے قوت طلب غذا کی کہ جب لڑکا شکم مادر سے جدا ہوتا ہے فوراً بے تعلیم کے دودہ کا طالب ہوتا ہے اور جب وہ قوت زیادہ ہوتی ہے تب اواز گریہ سے اپنی خواہش کو ظاہر کرتا ہے تہوڑے دنون مین صورت مان کی اور دایہ کی پہچانتا ہی تب قوت غضبی اوسمین پیدا ہوتی ہے جو موانع اوسکے نفع کے یا سبب اوسکے ایذا کے ہین اونکو دفع کرنا چاہتا ہے مثلاً پستان مادر پر اگر کپڑا حائل ہوجاتا ہے تو اوسکو چاہتا ہے کہ درمیان سے اوٹھہ جائے اور بدن مین اگر کہین خراش ہوتی ہے تو کہجانا چاہتا ہے اگر خود کر سکتا ہے تو خود کرتا ہے ورنہ مان سے یا دایہ سے اعانت چاہتا ہے جب یہ قوتین زیادہ ہوجاتی ہین تب اوسمین قوت حیا پیدا ہوتی ہے کہ اپنے اعضاے مستور کو چہپانا چاہتا ہی اور شرم کرنے لگتا ہی اور یہی ابتدا ہی قوت تمیز کی اور یہی دلیل ہی اچہا اور برا پہچاننے کی جب یہ قوت ترقی کرکے اپنے کمال پر پہونچتی ہے تب شوق نکاح اور مزاوجت کا کرتا ہے اور یہ خواہش طبیعت کی ہی واسطے حفظ نوع کے اور قوت غضبی جب انتہا کو پہونچتی ہے تب شوق تحصیل

لڑکون مین پہلے قوت اشتہا پیدا ہوتی ہے

قوتون کے زیادہ ہونے پر قوت حیا پیدا ہوتی ہے

قوت حیا کی تکمیل پر شوق مزاوجت پیدا ہوتا ہے

معاش کا اور حوصلہ ترفع اور ریاست کا پیدا ہوتا ہے اور تیسری قوت
تمیز جب اپنے کمال کے نزدیک پہونچتی ہے تب ہر چیز کی ماہیت
اور منافع اور مضار کے ادراک کا شوق کرتی ہے اوسوقت اوسکو
عقل و عاقل کے ساتھہ صفت کرتے ہین اور انسانیت بالفعل
اوسپر صادق آتی ہے اور افعال طبیعی اپنے کمال کو پہونچ جاتے
ہین اسکے بعد نوبت صناعت کی پہونچتی ہے تاکہ انسانیت جو
بواسطۂ طبیعت کے تمام ہوئی ہے بواسطہ صناعت کے استحکام
پاوے اور بقائے حقیقی حاصل کرے پس طالب فضیلت کو چاہیے
کہ تحصیل مین اوس کمال کے جسکی طرف متوجہ ہے اسی قانون
طبیعت کی اقتدا کرے اور تہذیب اخلاق مین ترتیب افعال
طبیعی کے اختیار کرکے ابتدا کرے اس سے کہ پہلے قوت شہوانی
اعتدال پر آوے من بعد قوت غضبیہ کے اعتدال پر لانے کی تدبیر کرے
بعد اسکے قوت تمیز کو اعتدال پر لانے کی سبیل کرے اگر بچپن سے
موافق حکمت کے تربیت اوسکی ہوئی ہے تو یہ ایک بڑی نعمت
ہے پروردگار عالم کی اور ہزار شکر پروردگار کا سزاوار ہے اور طریقہ
پرورش اطفال کا موافق حکمت کے انشاءاللہ تدبیر منازل مین بیان
ہوگا اور واضح ہو کہ اگر ابتدا سے ترتیب و تدبیر بوجہ احسن ہوی ہے تو

تہذیب اخلاق مین ترتیب افعال طبیعی کی چاہیے

طریقہ طلب فضایل کا اوس پر نہایت سہل و آسان ہوگا اور اگر ابتدا
مین خلاف مصالح حکمت کی اوسکی ترتیب ہوئی ہے تو اوسکے چھوڑانیمین
کوشش کرنا چاہیے اور بسبب صعوبت کے ناامید نہونا چاہیے اور
اہمال نکرنا چاہیے کہ ہر روز زوال اوسکا مشکل تر ہوتا جائیگا اور
جب مزاج اوسکا استعداد سرکشی پیدا کریگا اور اخلاق ذمیمہ
راسخ ہوجائینگی تب بجز تاسف و تلہف کے کچھہ فائدہ نہوگا اور
جاننا چاہیے کہ کوئی شخص فضیلت کو ساتھہ لیکر نہین پیدا ہوتا ہی
بلکہ سب فضایل صناعت سے تعلق رکھتے ہین ہان البتہ ازروے
خلقت کے بعض طبایع مین استعداد قبول فضیلت کی زیادہ ہوتی
ہے کہ اندک تعلیم و تربیت اونکو نفع کثیر دیتی ہے اور قاعدہ ہی کہ جس
امر کو انسان اختیار کرنا چاہے اوس کام کی ابتدا کرے پھر مزاولت
اور مہارت کرنے سے وہ صناعت حاصل ہوکر ملکہ ہوجاتی ہی اور جس
امر کو ترک کرنا چاہے تو آہستہ آہستہ بسہولت ترک ہوجاتا ہی مثلاً
فن کتابت ہے کہ مشق کرنے سے خوش نویس ہوجاتا ہے اور بہت سے
افعال ذمیمہ ہین کہ ترک کرنے سے چھوٹ جاتے ہین اگر طالب فضیلت
متوجہ تحصیل کمال ہے تو اوسکو چاہیے کہ وہ فضیلت جس امر کا
اقتضا کرے اوسکو عمل مین لاوے اور مہارت حاصل کرے اور

بعض طبایع مین استعداد قبول فضیلت سے ہوتی ہے

جلسۂ دوم صفات متشابہ

جب انسان متوجہ تحصیل کمال ہو اور اسقدر مناسبت علمی رکھتا ہو
کہ علوم ابتدائیہ کو پڑھ سکتا ہو اور اوسکے مطالب کو سمجھ سکتا ہو تو چاہیے
کہ پہلے ابتدا کرے فن طب سے کہ فن طب کو علم اخلاق سے بہت مناسبت ہے
اسواسطے کہ مقصود علم طب کا صحت بدن ہے اور مقصود علم اخلاق کا تکمیل
نفس ہے اور اسیوجہ سے بعض حکما نے اس علم کو طب روحانی کہا ہے
اس لئے کہ جس طرح طب کی دو قسمین ہین ایک صحت حاصلہ کو محفوظ رکھنا دوسری
امراض کو دور اور زایل کرکے صحت کو پھیر لانا اوسیطرح سے اس علم
کے بھی دو فن ہین ایک وہ جو فضیلت حاصلہ کو محفوظ رکھے اور دوسرے
وہ کہ رذایل کو زایل کرے پس طالب فضیلت کو چاہیے کہ پہلے غور کرے
کہ نفس اپنے حال مین معتدل ہے یا اعتدال سے منحرف ہے اگر اعتدال
حاصل ہے تو تدبیر حفظ صحت و تکمیل نفس کا انتظام کرے اور اگر نفس انسان
مین رذایل ہین تو تدبیر اوسکے زوال کی کرے اور جب انسان متوجہ ادراک
حالات نفس ہو تو چاہیے کہ پہلے قوت شہوانی کے حالات پر نظر کرے
بعد اوسکے حالات قوی غضبی کو دیکھے اور جس قوت کو اعتدال سے منحرف
پاوے پہلے تدبیر ایسی کرے کہ نفس انسان اعتدال پر آوے من بعد تحصیل
کمال نفس کا ملکہ کرے جب ان دونو قوتون کے حالات کے ملاحظہ اور اصلاح
سے فارغ ہو تب قوت نظری کے ملاحظہ پر مشغول ہو اور اوسکی ترتیب

بعض حکما علم نفس کو طب روحانی کہتے ہین

تدبیر حفظ صحت

حاشیہ دوم صفاتِ متشابہ

کی رعایت کرنا چاہیے پہلے اس فن کو حاصل کرے جو ذہن کو بہکنے سے بچائے
اور طرف اقتباس علوم متعارفہ کے ہدایت کرے اور عقل کو ایسی قوت
دے کہ وہم وحیرت وخبط پر غالب آوے اور ذہن اوسکا دریافت
حقائق مین مرتبہ یقین کا حاصل کرے جب اس قوت کی اصلاح بھی کر چکے
تب قواعد عدالت کے حفظ مین کوشش کرے تاکہ اعمال اور معاملات
موافق اقتضائے عدالت کے کرنے لگے اور ملکہ ہو جاے اوسوقت مین
معنے انسان بالفعل کے اوسپر صادق آوینگے اسکے بعد اگر شوق و توفیق
ہو تو سعادات خارجی اور سعادات بدنی کی تحصیل کرے اور سعادات
کی تین قسمین ہین ایک سعادتِ نفسانی جسکی شرح بیان ہوئی اور
ترتیب اوسکی تحصیل کی اسطرح سے کرنا چاہیے پہلے تہذیب اخلاق
دویم علم منطق سوم علم ریاضی چہارم طبیعی پنجم الٰہی اور دوم سعادت
بدنی اور اس سعادت سے مراد ہے تحصیل کرنا اون علوم کا جس سے
حفظ و صلاح بدن کی متعلق ہو جیسے علمِ طب اور علمِ نجوم اور سوم
سعادت مدنی اور یہ مراد ہے اون علوم سے جو نظام حال ملت
و دولت و جمعیت امور معاش سے تعلق رکھتے ہین جیسے علم شریعت
مثل فقہ اور کلام اور اخبار اور تنزیل اور تاویل کے اور علوم ظاہر
مثلِ ادب و بلاغت و نحو و کتابت و حساب و مساحت وغیرہ کے

اوس فن کو حاصل کرے پہلے جو ذہن کو نہ بہکنے دیوے بعد اسکے قواعد عدالت کی حفظ مین کوشش کرے بعد اسکے سعادت بدنی کو تحصیل کرے پہلے تہذیب اخلاق دوم علم منطق سوم ریاضی چہارم علم طبیعی پنجم الٰہی

جلسۂ دوم صفات متشابہ

صحبت نیک عمدہ اسباب حفظ صحت روحانی ہے

سوال اب مین چاہتا ہون کہ اب طریقہ حفظ صحت فضایل کا بیان کیجیے

جواب جب نفس انسانی تابع عقل ہو اور شوق تحصیل سعادت کا
پیدا ہوا وسوقت مین چاہیے کہ انسان صحبت اور ملاقات ایسے
اشخاص کی اختیار کرے جو اس فن مین ماہر و کامل ہون اسواسطے
کہ علم طب مین طریقہ حفظ صحت کا یہی ہے کہ سکونت وہان رکھے
جن بلاد کی آب و ہوا موافق مزاج کے ہو اور وہ غذا استعمال مین لاوے
جو مزاج اصلی کو تقویت بخشے اور ہواے مضر اور اشیاے مضر سے احتراز
رکھے ویسا ہی تحصیل کمال نفس مین ضرورت ہے ایسے اشخاص کی صحبت
کی جو ایسے علوم مین کامل ہون تاکہ ہمیشہ قوت زیادہ ہوتی جاے اور
پرہیز رکھے ایسے اشخاص سے جو خلاف اسکے مثلاً جاہل ہون یا تمسخر
وضحکہ و لہو و لعب کی عادت رکھتے ہون یا لذت پسند ہون اور عیش
دوست ہون اور پرہیز ایسے شخصون سے عمدہ شرائط سے اس فن کے
ہے اور جیسا کہ ایسی صحبتون سے حذر لازم ہے اوسیطرح سے احتیاط
چاہیے سننے سے اور دیکھنے سے ایسی کتابون کے جسمین باتین اور حکایتیں
اور اشعار اوس قسم کے ہون اسوجہ سے کہ ایک خبر و روایت خلاف
کے سننے سے یا ایک شعر کا مضمون ذہن مین گڑ جانے سے اسقدر خبث
اور کدورت پیدا ہو جاتی ہے کہ طہارت اور زوال اوسکا نہایت دشوار

صحبت بد سے اور کتب نامناسبہ سے احتراز

جلسۂ دوم صفات متشابہ

ہوجاتا ہے اور یہ وہ فساد ہے کہ ایسے اسباب سے علما و فضلا کے قدم
لغزش کر گئے ہین اور جوانان ناتجربہ کار کا کیا ذکر ہے اور سبب اسکا یہ ہے
کہ محبت لذات بدنی کی اور شوق راحت جسمانی کا انسان کی طبیعت
مین موجود ہے پس پرہیز ایسی باتون سے مقدم تر ہے اور صحبت
و اختلاط اصحاب فضایل مین بہی اس امر کا لحاظ پر ضرور ہے کہ وہ
لوگ بصورت اعتدال عادت گیر اخلاق حمیدہ کے ہون اور
خصایل پسندیدہ کا ملکہ رکھتے ہون خواہ وہ علم ہو یا عمل اوسکی مزاولت
اور مہارت کو ترک نکرے اور طبیعت کو ہمیشہ اوسی جانب مصروف
رکھے اور کسل و کاہلی کو اوسمین دخل ندے کہ یہ امر حفظ صحت نفس مین
ایسا ہے جیسا علم طب مین ریاضت بدنی ہے بلکہ اطبائے نفس انسان
نی نسبت مین اطبائے جسم کی اس امر مین نہایت مبالغہ کیا ہے کیونکہ
جب نفس انسان غور و فکر سے معطل ہوگا تو بلادت مین مبتلا ہوگا اور
کسل سے مانوس ہوگا اور پہر توجہ کرنا اوسکا اس طرف دشوار ہوگا اور
انسان انسانیت سے پہر طرف خصایل بہیمیہ کے رجوع کر جائیگا
لہذا شغل و مداومت غور و فکر حکمت کی ضروری ہے جب انسان
تحصیل علوم کا عادت گیر ہوگا صدق و راستی سے اوسے الفت
ہوگی تو مشقت و محنت کو تحصیل علوم اور فہم و ادراک معانی حقیقی

صحبت اور اختلاط اصحاب فضایل سے جو بصورت اعتدال عادت گیر اخلاق کے ہون

کاہلی مزاولت علم کی ایسی ہے جیسے علم طب مین عدم ریاضت

تحصیل علم سے صدق و راستی کی طرف الفت ہوتی ہے

مین سہل و آسان سمجہنے لگیگا اور طبیعت اوسکی حق سے مانوس ہوگی اور
باطل سے نفرت کریگی اور سماعت دروغ سے محترز ہوگی یہان تک
کہ نظر اوسکی دقیق ہوتی جائیگی اور شوق اوسکا مطالعہ حکمت مین
بڑہتا جائیگا اور رغبت اوسکی انکشاف غوامض اسرار مین ترقی کرتی
جائیگی یہان تک کہ انتہاے مرتبہ کمال کو پہونچ جائیگا اور طالب
علوم اور مشتاق کمال نفس جب اپنے اقران و امثال سے فایق
ہوجائے اوسوقت مین چاہیے کہ اپنے علم و کمال پر مغرور نہوا ور
زیادتی علم و عمل کا ہمیشہ طالب رہے اور یہ چاہیے کہ پڑہنے مین
اور پڑہانے مین جو بات اوسکو حاصل ہو اوسکے حاصل ہونے کو غنیمت
جان کر اوسکی مہارت و مزاولت سے کاہلی کرے بلکہ اوسکے ساتہ
اسقدر مشقت کرے کہ ملکہ ہوجائے اور خوف نسیان باقی نرہے
کہ علم کیواسطے نسیان بہت بڑی آفت ہے اور حافظ صحت کو
ایسا سمجہے کہ وہ نعمتہاے جلیلہ اور دولت نامتناہی کی حفاظت
پر مامور ہے اور سمجہنے کی بات ہے کہ بیمال کی خرچ کیے ہوئے اور
بے مشقت مین پڑے ہوے ایسی نعمتین اور کرامتین کیونکر حاصل ہوسکتی ہین
اور تہوڑی سی غفلت و کاہلی و تساہل مین اوسکو برباد کرنے
اور خالی ہاتہ رہ جانے مین ایسا شخص بڑی ملامت کا سزاوار ہے

جلسۂ دوم صفات متشابہ

طالبان نعمات دنیوی کے مصائب شدید مین

نہین دیکھتے کہ طالبان نعمات دنیوی کیسی کیسی مشقتین سفر
دور و دراز کی گوارا کرتے ہین اور کیسے کیسے بیابان اور کوہ بے آب
دانہ کو طی کرتے ہین اور بڑے بڑے دریاے خوفناک آفت خیز سے
عبور کرتے ہین اور انواع مکارہ و آلام بہوکہ اور پیاس کے
اور قلت خواب اور حرارت آفتاب اور برودت ہوا اور جہونکے آندہی کے
اور چہینٹے بارشون کے اوٹہاتے ہین اور اپنی جان کو مقابلہ مین رہزنون
اور چورون اور قزاقون کے ہلکہ مین ڈالتے ہین تب منفعت تجارت بخوبی
حاصل کرتے ہین اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ایسے ایسے مصائب
اوٹہاکر بضاعت سے ہاتہ دہو بیٹہتے ہین منفعت کو کون کہے
بلکہ اور ایسی ندامت اوٹہاتے ہین کہ موجب اونکے ہلاک
اور تلف جان کا ہوتا ہے اور اگر منفعت سے کسیطرح کامیاب
ہوے تو خوف تلف اوسکا ہمیشہ اوسکے ساتہ ہے اور اوسکے
بقاپر کسیطرح یقین نہین کرسکتے کسواسطے کہ جب مہیا ہوا تہا
تو اوسکے اسباب خارجی سے تہا ویسا ہی زوال اوسکا عوارض
خارجی سے ممکن ہے اور اگر شخص طالب دنیا بادشاہ ہے
یا وزیر یا کوئی مقرب بادشاہ کا ہے تو اوسکے واسطے اسباب
مکارہ و آلام زیادہ قسم اول سے ہین اور منازعت حاسدونکی

بادشاہ اور وزیر کو مکارہ و آلام زیادہ تر ہین

اور خصومت دشمنان اور اصلاح فوج اور تربیت اہل قلم اور
زینت خدم وحشم اور رعایت حقوق احباب اور حفظ وصیانت
کید اعدا علاوہ اوسکے ہے اور اعزا و اولاد و احباب و ازواج
و اغیار نزدیک و دور سب زیادہ اپنی لیاقت سے خواہان اور
طلبگار خدمات اور آرزومند مراعات کے ہین اور یہ شخص بعض کی
راضی اور خوشنود کرنے پر قادر نہین ہے چہ جا کہ سب کے رضامندی
کیونکر کرسکیگا ہر شخص شاکی ہوگا اور اعتراض کریگا اور عیب ڈہونڈیگا
اور درپے اوسکی ہلاک اور زوال نعمت کا ہوگا اور ایسے ایسے کلمات
اونکی زبانون سے نکلین گے کہ سننے سے اوسکے جو رنج و قلق اور
غم و غصہ دل پر مستولی ہوگا ضبط کرنا اوسکا دشوار ہوگا اور
بعض حالات مین تلف جان پر آمادہ ہوگا اور جسقدر تابعین اور
لشکری زیادہ ہونگے اوتنی ہی مشغولی خاطر زیادہ اور ضرورت
نگرانی زیادہ ہوگی کہ بے ترتیبی ایسے لوگون کی اور زیادہ باعث رنج
و تعب کا ہوتی ہے ایسا شخص بظاہر خلق کی نگاہون مین تونگر اور بے نیاز
دکہائی دیتا ہے لیکن حقیقت مین سب سے زیادہ درویش ہے
اسوجہ سے کہ درویشی مراد ہے احتیاج سے اور احتیاج فقیر کی اسیقدر ہے
کہ پیٹ بہر کے روٹی ملجائی اور کہالی اور دوسرے وقت تک کو مطمئن ہوجاے

جسقدر استغنا زیادہ ہے [illegible] اوسیقدر احتیاج زیادہ [illegible] ہے

یعنی زیادہ [illegible] ہے

جلسۂ دوم صفات متشابہ

سلاطین زیادہ محتاج ہین

صاحب عیال کی احتیاج اوس سے زیادہ ہی کہ اپنی ذات کی بہی او عیال
کی بہی سب طرح کے ضرورت کی حاجت رکہتا ہے اور بادشاہ کی احتیاج
سب سے زیادہ ہے جو کسی حالت مین قطع نہین ہوتی مصرع آنانکہ غنی
تراند محتاج تراند ✲ اور جسکی احتیاج کم ہے اوسکی تونگری زیادہ ہی اسیوجہ
سے غنی الاغنیا ذات ہے پروردگار عالم کی کہ وہ احتیاج سے مطلقاً بری
ہی دیکہنے والے بادشاہون کی حالات مثل کثرت باج و خراج و زینت
تخت و تاج و لباس زرین و طعامہائے لذیذ و نمکین ہجوم کنیز و غلام
اور افراط سپاہ و اعلام دیکہکر گمان کرتے ہین کہ کسقدر مسرت اور لذت
اونکو حاصل ہوگی حالانکہ ایسے لوگون کی فکر و تشویش شبانہ روز
ایسی ہوتی ہے کہ اوتنی کسیکو نہین ہوتی مصرع آنراکہ عیش بیش غم روزگار
بیش ✲ اور اگر کسی نو دولت کو یا گرفتار نشۂ عشرت کو چندے
بیفکری اور لذت حاصل ہوئی تو اوسکو وہ آلام پیش آتے ہین کہ عیش و آرام
سابق مبدل بہ ندامت و پشیمانی ہوجاتا ہے اور جسکی حکومت و دولت
کو چندے امتداد ہوا اور جسقدر اوسکو حاصل ہے بطور عادت ہو گیا
تب نگاہ اوسکی دوسری چیز پر جاتی ہے جو اوسکے دخل و تصرف مین
نہین ہے یہان تک کہ اگر تمام دنیا اوسکے زیر حکم ہوجاے تو حکومت
عالم بالا کی تمنا کرے یا اپنی حیات کی طول کی آرزو کرے ایسا ہی

فراغت دست طمع کو دراز کرتی ہے

نعمات حقیقی کو زوال نہین ہے

حال ہے نعمت ہاے مجازی کا اور نعمات حقیقی جو عطیہ منعم حقیقی فضلا اور حکما کو حاصل ہین اور زوال اونکا کسیطرح نہین ممکن ہے اگر ہمسے اطاعت منعم حقیقی کی اور تحفظ اون نعمتون کا بخوبی بن پڑے تو آناً فاناً نعمت اوسکی ترقی کرتی جاے یہانتک کہ نعمت ابدی حاصل ہو اور اگر انسان اوسکی نعمتون کی قدر نجانے اور ضایع کرے شقاوت و ہلاکت و بدبختی مین مبتلا ہوگا اور اس سے زیادہ نادانی اور حماقت کیا ہوگی کہ جواہر نفیس بیش بہا جو سامنے موجود ہون اونکو چھوڑ دے اور کنکر پتھر بے ثبات کی تلاش مین دوڑتا پھرے اگر وہ کنکر پتھر ہاتھہ بھی آئے تو دو حال سے خالی نہین یا ہے یا وہ اشیا جنکی تلاش مین اسقدر رنجش اٹھائی ہے تمہارے سامنے سے اوٹھا لیجائینگے اور تم دیکھا کروگے اور بجز حسرت و افسوس کے کچھہ نکر سکوگے اور زیادہ سبب بقائے خود کہی رہیگی اور تم خود وہان سے اوٹھا دیے جاوگے حکیم ارسطاطالیس کہتا ہے کہ جسکو بقدر اوقات بسری کے میسر ہو اور وہ تھوڑی معیشت مین بسر کر سکے اوسکو بچاہیے کہ طلب زیادتی مین مصروف ہو اسواسطے کہ زیادتی کی کچھہ انتہا نہین ہے اور اوس زیادتی کے ساتھہ جتنے مکارہ ہین اونکی بھی انتہا نہین ہے اور مراد صحیح اور غرض اصلی معیشت سے دوا اون امراض کی ہے جو انسان کے ساتھہ پیدا ہوتے ہین یعنے بھوکھہ پیاس کا دفع کرنا تاکہ بسبب

غرض اصلی معیشت اور بیان زیادتی کا

انکی تکلیف وہی کے انسان اپنے مقصود سے باز رہے اور غرض کہانے
پینے سے یہ نہین ہی کہ ایسی اشیا تلاش کرے جو درحقیقت آپھی مرض و تکلیف
ہین بلکہ ایسے تردد و تلاش مین جو بغرض لذت کے ہے نہ صحت ہے نہ لذت
ہے اور انسے احتراز کرین جسمین صحت بھی ہے اور لذت بھی ہے اور
جسکو بقدر ضرورت بھی ممکن نہو اوسکو اوسیقدر کوشش کرنا
چاہیے لیکن احتیاج سے زیادہ اپنی اوقات عزیز کو اونکی کوشش
و تلاش مین ضایع نکرے طالب علم کو جو معیشت کی حاجت رکھتا ہو
پیروی کرنا چاہیے اوس طالب علم کی جو ایک روز مزدوری کرتا تہا
اور جو کچھہ اجرت پاتا تہا اوسمین تین دن کا قوت مہیا کرتا تہا دو روز
مطمئن ہوکر تحصیل علم کرتا تہا یا غور کرنا چاہیے جانورون پر کہ جب
اپنی غذا کی طرف محتاج ہوتے ہین تب تلاش کو نکلتے ہین بعض انمین سے
فقط جیفہ و کرم پر قناعت کرتے ہین اور جو اونکو ملتا ہے اوسی پر
قناعت کرتے ہین اور ایک دوسرے کی غذا کا مانع و مزاحم نہین ہوتا
پس جبکہ حیوانات بقدر دست رس اپنی غذا پر رضامند ہوکر دست
حرص و طلب کو کوتاہ کرتے ہین تو انسان کو بھی لازم ہے کہ بقدر رفع
ضرورت و احتیاج اوسیقدر غذا کو کافی سمجھے اور اس امر مین جانورون
کی روش اور طریقہ کو اختیار کرے اور اپنے ابناے جنس سے زیادتی

تلاش لذت خود
مرض ہے

انسان کو قناعت
مثل حیوانات کے
چاہیے

اور عمدگی کی خواہش نکرے اور غذا کی لطافت اور کہانون کی نفاست
اور لذت کے اہتمام و انصرام مین عمر عزیز کو رایگان نکرے اور اسیطرح اوس
مقدار ضروری کی طلب و تلاش مین کوتاہی نکرے جسکی طلب و تلاش لابدی
ہے اور سمجہہ لے کہ زیادتی کی خواہش از روے تقاضائے مادۂ طبیعت
ہی نہ از روے عقل کے اسوجہ سے کہ طبیعت اوسقدر غذا کی طالب
ہی جسسے قوت باقی رہے اور مادۂ خرچ کو اس قسم کی ضرورت نہین ہے
بلکہ ہمیشہ ارادہ اوسکا اسیطرف متوجہ رہتا ہے کہ جگہ کو خالی کردے اور فضلات
کو خارج کردے پس ایسی صورت مین عقل کو اوس سے کچھہ تعلق نہین ہا
اور عقل کا تصرف اور تمتع ان امور مین ویسا ہی ہی جیسے کوئی بزرگ بضرورت
کسی ادنے کی خدمت کرے اور یہ بھی لازم ہے کہ انسان حفظ نفس
کے واسطے قوت شہوت اور قوت غضبیہ کو ہیجان مین نہ لاوے کسیوقت
مین بلکہ انکی تحریک کو اصل طبیعت کے اقتضا پر چھوڑدے اسلئے کہ ایسا
اکثر ہوتا ہے کہ کسی لذت کے ذکر سے یا کسی شہوت کے استعمال سے یا کسی رتبہ
بلند حاصل ہونے سے شوق اوسکے حصول اور اعادہ کا پیدا ہوجاتا ہی اور یہ شوق مبدا
ہوجاتا ہے اس امر کا کہ طبیعت کو اوس شوق کی چیز کی طرف مائل کرے
اور نفس کو اس خواہش کا مطیع کرے اسلیے کہ بے اسکے خواہش اوسکی
حاصل نہین ہوسکتی اور مثال اسکی یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی شریر بیل یا گاو

عقل کو نہین غذای ضروری زیادتی کی معرفت

چاہئے تابع بہ طبع نفس نہ ہو خواہش

درندہ کو چھیڑے اور جب وہ حملہ کرے تو اوس سے بچنے کی فکر ین کرے
اور یہ بات سوا دیوانونکے کسی فہمیدہ سے کاہیکو ہوگی کہ خود سے بلا مین مبتلا
ہو پس عاقل کو لازم ہی کہ ان دونو قوتون کی خواہشون کو مزاج پر چھوڑ دے
تا کہ مزاج خود اونکی خواہشونکو بقدر ضرورت مہیا کرے اسلیئے کہ اوسکو مدد
کیواسطے فکر و ذکر کی چندان ضرورت نہوگی بلکہ اگر حفظ صحت اور بقائے
نسل کی ضرورت سے حاجت ہوگی تو طبیعت خود بواسطہ فکر
و ذکر کے اوس مقدار ضروری کو معین کریگی تا کہ حد سے تجاوز نہو اور اسطرح
انسان کو ہر وقت نہایت تامل در غور و فکر وقت نظر سے اپنے جملہ افعال و
اقوال و حرکات و سکنات اور تدابیر و تصرفات کو عمل مین لانا چاہیے
تا کہ کوئی قول و فعل اسکا از روے عادت بھی ضرورت عقلی سے خالی نہو
اور اگر دوایک مرتبہ عادت بلا ارادہ عقل کے خلاف جاری ہو جائے
تو اوسکو سزائے مناسب دینے کا التزام کرے اگر نفس مضر اشیا کیطرف
مبادرت اور بد پرہیزی کرے اوسوقت مین جب ضرورت پرہیز
کی ہو تو اوسکو کہانے سے بالکل باز رکھے اور روزہ رکھنا اختیار کرے
جسوقت اسکی ضرورت معلوم ہو اور اس عادت کے چھوڑانے کے
واسطے انواع و اقسام کی ایذا و تکلیف نفس کو دے اور اگر کسیوقت
مین غضب بیمحل آجائے تو اوسکی سزا کیواسطے کسی ایسے شخص سے

حکایت اقلیدس حکیم

تعرض کرے کہ وہ بے اندیشۂ شان و منزلت بُرا کہے یا اور کوئی فعل
مثل اسکے جو دشوار ہو اختیار کرے حکایت حکمائے لکھا ہے
کہ اقلیدس کا دستور تہا کہ جب اوسکو اس قسم کی ضرورت ہوتی تہی
تو بیوقوف اور بدتمیز لوگون کو اپنے شہر سے اجرت دیکر ساتھہ لیجاتا تہا
وہ اوس سے سخت کلامی کرتے تھے اور اس وجہ سے اوسکے نفس کو ایک
طرح کی سرزنش ہوتی تہی اور سزا ملتی تہی اور اگر انسان اپنے نفس مین

اختیار کرنا علاج کسل کا بذریعہ مشقت

مین استعداد کسل کی ہیجل دیکھے تو نفس کو بواسطہ اعمال صالحہ مشقت
شدیدہ مین مبتلا کرے اور اذیت و تکلیف کے کام اختیار کرے اور ایسے
چند امور کا التزام کرے اور کسیوقت اوس سے غافل نہو تا کہ نفس کو مجال کسل
کی نملے اور پہر کبھی عقل کے خلاف نکرے اور لازم ہے کہ جملہ اوقات مین

احتراز کرنا صحبت کسلمندون کی

ایسے لوگون سے احتیاط و کنارہ کشی رکھے جو مرض کسل نفس مین مبتلا ہوئے
اور تہوڑے سے گناہ عقلی کو کمتر نہ سمجھے اور اوسپر عمل کا ارادہ نکرے
اسواسطے کہ رفتہ رفتہ نفس کو بڑے گناہون کے کر بیٹھنے کی جرات حاصل
ہوگی اور جو شخص عنفوان جوانی مین نفس کو شہوات کی متابعت سے

طریقہ تحصیل ملکہ حلم و بردباری

باز رکھیگا اور حلم و بردباری کو ہیجان غضب کیوقت صرف کرتا رہیگا اور
زبان کو روکے رہیگا اور اپنے امثال و اقران کے شداید پر آشفتہ نہوگا
اوسکو ان امور کا ملکہ حاصل ہو جاتا کچہہ دشوار نہین ہے اسلیے کہ جو لوگ

بے وقوفون کی خدمتمین مبتلا ہوجاتے ہین اور اونکی گالیون اور برا بھلا کہنے
کے خوگیر ہوجاتے ہین اونکو پھر اثر ایسے کلمات سے نہین ہوتا بلکہ غضب
لانے والی باتون کو سُنکر ہستے ہین حالانکہ قبل اس کے اور اسکی عادت
ہونیکے وہ ایسے افعال کو برا جانتے تھے اور اوسوقت مین اگر کوئی
اونکو ایسے کلمات کہتا یا ایسے حرکات اونکے ساتھہ کرتا تو وہ ہرگز جواب
دینے سے باز نرہتے اور ایسا ہی حال ہے اوس شخص کا جو غرور کو پسند
کرتا ہو اور اپنی فضیلت کے گھمنڈ مین کم رتبہ اور بے تمیز آدمیون کی
ملاقات وصحبت سے کنارہ کش ہونا یہ بھی حد اعتدال کے خلاف ہے
اور انسان کو لازم ہے کہ غلبۂ شہوت وغضب سے پیشتر اپنے نفس کو
صبر وحلم کا عادی کرے جسطرح سے بادشاہان سنجیدہ ودور اندیش مقابلہ
دشمن سے پہلے اپنے زمانۂ فراغت اور مدت مہلت مین قلعون کا استحکام
اور اسلحہ حرب کی درستی کر رکھتے ہین اور سامان جنگ پہلے سے مہیا
وآمادہ رکھتے ہین ایسے افعال مین ہر انسان کو پیروی دل سے بادشاہان
کی کرنا چاہیے اور جو شخص صحت نفس کے حفظ کا طلبگار ہو اوسکو لازم ہے
کہ اپنی چھوٹے بڑے سب عیبون پر اطلاع وآگاہی حاصل کرے اور پھر
بھی اون پر قناعت نکرے زیادتی واقفیت کا طلبگار رہے جالینوس
حکیم نے ایک کتاب مخصوص عیوب کے پہچاننے مین اور نقائص ذاتی کے دریافت

ترجیح قول حکیم جالینوس در باب اطلاع معائب نفس من

کرنے مین تحریر کی ہے اوس مین لکھا ہے کہ جو شخص اپنے نفس کو دوست رکھتا ہو
اور اپنے نفس کے معائب کو باوجود ظہور کے نجانتا ہو تو اوسکو لازم ہے کہ
اوس عیب کے دفع کرنیکے واسطے کسی ایسے فاضل کامل سے صحبت اختیار
کرے جو فضائل کمال کا جامع ہو اور اوسکو آگاہ کردے کہ مین زیادہ تر اس
ضرورت سے آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون کہ آپ براہ صداقت
صادقہ مجھکو میرے معائب پر آگاہی دیجیے اور اس امر کا عہد استوار
اوس سے لے اور اوسکے اس کہنے پر راضی نہوجاے کہ آپ مین کوئی
عیب نہین ہے بلکہ اس تقریر کو ناگوار کرے اور اس خیانت کا الزام
دے اور عہد اول اوسکو یاد دلائے اور پھر اصرار بلیغ کرے اور الحاح سی
اس امر کے پھر درخواست کرے اور اگر اسپر بھی وہ انکار کرے تو اپنا ملال
ظاہر کرے تاکہ کسیقدر اوسکو خیال ہوجائے اور پھر وہ انکار نکرے اور
جسوقت وہ مجبورانہ منظور کرے اور اسکے معائب کو اس سے بیان کری
تو بشاشت اپنی ظاہر کرے اور مقام خلوت مین اوسکی شکرگذاری
بجالائے تاکہ وہ دوست اس اطلاع دہی کو اوسکے واسطے ہدیہ و تحفہ تصور
کرے اور پھر اطلاع معائب مین کوتاہی نکرے اور جس عیب کو وہ بیان
کرے اوسکی علاج کی فکر کرے تاکہ اوسکو یقین حاصل ہوجائے اور وہ معائب
دفع ہوجائین یہان تک خلاصہ تھا کلام جالینوس کا مگر فقیر کی نظر مین

بر اطلاع و اصرار کرنا دوست سے

جلسۂ دوم صفات متشابہ

قول لعقوب اطلاع معایب مین

ایسا دوست دنیا مین کمیاب بلکہ نایاب ہی اور ایسے اشخاص کا ملنا نہایت دشوار ہے ہان دشمن سے اس بارہ مین زیادہ فائدہ حاصل ہوسکتا ہے اسلیئے کہ وہ بلا محابا جسقدر عیب ہونگے ظاہر کر دیگا اور ہرگز کوتاہی نکریگا بلکہ اصل سے زیادہ تہمت اور بہتان بھی کریگا یہ فعل اوسکا اگرچہ عداوت سے ہے مگر طالب حفظ کے حق مین مفید ہے مگر اسکو لازم ہے کہ اوسکے افترا و بہتان و اتہام کو بھی عیب اصلی سمجھکر احتیاط کرے اور اوس فعل کو عمل مین نہ لاوے جیسا کہ جالینوس نے دوسرے مقام مین لکھا ہے کہ اچھی لوگون کو دشمنون سے بھی فائدہ پہونچتا ہے اس فقرہ کا مطلب بھی یہی ہے اور یعقوب کندی نے جو حکماے اسلام سے ہے کہا ہے کہ طالب فضیلت کو لازم ہے کہ ہمچشمون کے عادات و افعال کو اپنے نفس کیواسطے آئینہ بنائے تاکہ جو فعل بد اون سے سرزد ہو اوس سے خود پرہیز کرے اور لوگون کے عیوب کو اس نظر سے دیکھے کہ خود اپنے معائب کو ویسا ہی جان کر دفع کرے اور انکے افعال بد کو دیکھکر اپنے نفس کو ملامت کرے اسطور سے کہ گویا یہ فعل اوس سے سرزد ہوا ہے اور ہر روز و شب کے آخر مین اپنے تمام افعال جزئیہ کو غور کرکے یاد کرے اور ہرگز اون جزئیات کی شمار اور احصا کرنے مین کوتاہی نکرے اگرچہ سنگریزہ اور سوکھی گھانس وغیرہ کے مثل

معائب ابنای جنس سے نصیحت حاصل کرنا

مین ہو یعنے وہ فعل ایسا بے وقعت ہو کہ ہونا اور نہونا اوسکا برابر ہے اوسکو بھی
نگاہ مین رکھی اگر وہ بدہی تو اوس سے پرہیز کرے اور اگر نیک ہی تو اوسکا ارادہ
مصمم کری اور گناہان گذشتہ پر نفس کو ملامت کری اور ایک سزا اوسکی واسطے
ایسی مقرر کرے کہ اوس امر بد کے عمل کرنے پر اور امر نیک کے ترک پر سیاست
کرے اور رفتہ رفتہ نفس کو برائیون سے نفرت اور نیکیون سے رغبت بہم پہونچے
اور ہمیشہ چاہیے کہ نیکی اور بدی جو سرزد ہو اوسکو خیال مین رکہے تاکہ
وہ بدی پھر عمل مین نہ آئے اور وہ نیکی ترک نہونے پائے اور اوسی حکیم کندی
کا قول ہی کہ یہ بات کام کی نہین ہی کہ فائدۂ خلق کیواسطے اسرار حکمت کو دفتر کے
دفتر جاری کرین اور کتابین تصنیف کرین اور خود اوس سے بے بہرہ رہین
اور سنگ فسان یعنے سان کے مثل ہوجائین کہ چاقو اور چھری اور
تلوار کو برش دین اور آبدار کرین اور خود کسی چیز کو کاٹ نہ سکین
بلکہ ہمین چاہیے کہ ہم اپنے کو مثل آفتاب کے بنائین اور فیض نور کا
اپنی ذات سے تمام عالم کو پہونچائین اگرچہ ہمسے اخذ نور کر کے
کوئی مثل ماہتاب کے بنے اور ہمارا مثل ہوجائے مگر پھر بھی
فیض پہونچانا آفتاب کا کم نہین ہوتا یہان تک محصل تھا کلام
کندی کا اس تقریر کے بعد حکیم صاحب بادشاہ سے رخصت
ہوکر اپنے فرودگاہ پر گئے

جلسہ ششم معالجات امراض نفسانی مین
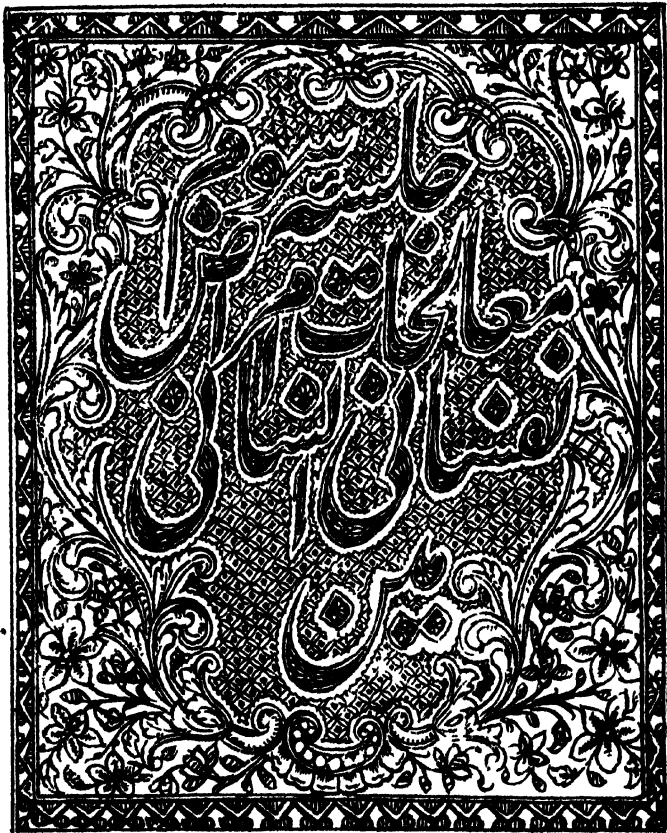
جب حکیم صاحب مطابق معمول کے خدمت مین بادشاہ کے حاضر ہوے بعد حال پرسی کے بادشاہ نے کہا سوال اب عود صحت یعنے معالجات امراض نفس کو بیان کیجیے جواب علم طب بدنی مین قاعدہ کلیہ مقرر ہے کہ علاج امراض کا ضد سے کرتے ہین یعنے مادۂ حار مین ادویۂ بارد سے او ر مادہ بارد مین اجزائے حار سے اسیطرح طب نفسانی مین علاج رذایل کا ضد رذایل سے کرتے ہین اور فقیر پہلے گذارش کر چکا ہے کہ اجناس فضایل چار ہین اور اونکے افراط مین اور تفریط مین جو رذایل ہین وہ بھی

معالجات امراض نفس

علاج رذایل کا ضد رذایل سے

جلسۂ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی مین

شمار کر چکا ہون کہ آٹھہ ہین اور قاعدہ ہے کہ ایک چیز کی ضد بھی ایک ہی
ہوگی جیسے حرارت کی ضد برودت ہے اور سیاہی کی ضد سپیدی ہے
اور بیان جو ایک فضیلت کے ساتھہ دو رذیلتین گذارش ہوئی ہین
یہ رذایل دونو ایک ہی چیز سے ہین ایک افراط مین ہے اور ایک تفریط
مین انکو مجازاً ضد کہہ سکتے ہین اور طریقہ علاج کا یہ ہے کہ پہلے اسباب و علامات
سے مرض کو پہچانتے ہین من بعد علاج مین مصروف ہوتے ہین اور اعتدال
سے مزاج کے منحرف ہونیکو مرض کہتے ہین اور مزاج کو اعتدال پر پھیر لانیکو
علاج کہتے ہین اور بیان ہو چکا ہے کہ انسان مین تین قوتین ہین ایک قوت
تمیز یعنے قوت ملکیہ دوسری قوت دفع یعنے قوت غضبیہ سوم قوت
جذب یعنے قوت بہیمیہ اور ہر قوت کے امراض تین قسم سے خالی نہین
ہین یا بواسطہ تفریط یا بواسطہ افراط یا بواسطہ ردائت کے قوت تمیز
کی افراط مین مکاری و حیلہ گری پیدا ہوتی ہے اور وہم تسلط کرتا ہے
ایسا کہ امور وہمیہ کو یقین کر دیتا ہے اور تفریط مین بلاہت و بلادت
پیدا ہوتی ہے عملیات مین اور قصور نظر کا نظریات مین اور ردائت
مین شوق علم جدل اور سفسطہ کا پیدا ہوتا ہے اور آدمی اپنے قول جا
و بیجا پر ہٹ کرنے لگتا ہے اور جو سمجھہ مین آتا ہے اوسے یقین کر لیتا ہے
اور علم کہانت و شعبدہ وغیرہ کو واسطے حصول شہوات خسیسہ کے استعمال

جلسۂ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی مین

استعمال کرتا ہے اور قوت غضبیہ کی افراط مین شدت غصہ کی اور افراط
شوق انتقام کا اور رغبت بیمحل پیدا ہوتی ہے اور تفریط مین بے حمیتی
و بدلی اور مشابہت عورتون کے افعال و حرکات کی پیدا ہوتی ہے
اور ردائت مین غیظ اور غصہ جمادات اور بہایم پر پیدا ہوتا ہے اور
انسان پر بھی جبکہ محل غصہ کا نہو اور افراط قوت بہیمیہ مین شکم پرستی اور
حرص اکل و شرب کی پیدا ہوتی ہے اور عشق و شیفتگی ایسے لوگون کے
ساتھہ جو محل شہوت نہو اور تفریط مین کسل کرنا تلاش معیشت ضروری
مین اور قطع کرنا النسل کا اور زایل ہونا شہوات کا اور ردائت مین شوق
مٹی کہانیکا اور رغبت مقاربت ذکور کی یا ازالہ شہوت کا بصورت جلق
کے یہ اقسام ہین اجناس امراض بسیطہ کے جو قوری نفس ہین حادث ہوتے
ہین اور مرکب ہونے سے ان اجناس کے بہت سے مرض پیدا ہوتے ہین
جسکا مرجع بہی اقسام مذکورۂ بالا ہین اور بعض ان امراض سے مہلکہ ہین
مثل حیرت اور جہل کے اور علاج انکا نہایت دشوار ہے اور سبب امراض
کے دو طرح پر ہین ایک نفسانی اور ایک جسمانی اور تغیر نفس کا باسباب
نفسانی یا جسمانی ہوتا ہے مثلاً افراط غضب سے یا عشق سے یا تواتر
اندوہ سے صورت اور تدبیر مین تغیر آجاتا ہی جیسے اضطراب اور لاغری
اور تاثیر بدن کا امراض و سقام سے جب کسی عضو شریف مین کوئی امر حادث

مرکب ہونے سے بہت سے مرض پیدا ہوتے ہین

جلسۂ سوم معالجات امراض نفسانی النسائمین

ہوگا مثلاً دل و دماغ مین تو نفس کے حال مین بھی تغیر واقع ہوگا اور نفس کو جیسا
چاہئی تفکر اور تخیل اور تصرف ملکات کا ویسا نکر سکیگا پس معالج نفس کو لازم ہے
پہلے سبب حدوث مرض کا دریافت کری اگر بنیاد مرض کی جسمانی ہی تو پہلے طریقۂ
طبی سے اوسکا علاج کری تاکہ اجسام اعضائے شریفہ اپنی حالت اصلی پر عود کرین
اوسوقت علاج امراض نفس کا کری کہ جب سبب زایل ہوجائیگا مسبب بھی
زایل ہوجائیگا اور طب مین چار طریقے علاج کے ہین غذا سے اور دوا سے
اور سم سے اور داغ اور قطع سے اوسیطرح پر امراض نفسانی مین بھی اختیار
کرنا چاہیے اسطرح پر کہ پہلی قباحتین اوس رذیلت کی جسکا زوایل
کرنا منظور ہے اسطرح اپنی خاطر مین لاوے کہ شک و شبہات کو اوسمین
گنجایش نرہے اور بسبب اوس رذالت کے جو فساد دینی و دنیوی پیدا
ہونیوالے ہون اونسے اچھی طرح سے واقف ہووے پس بارادۂ مستحکم
اوسکے دفع پر مستعد ہو اگر اسیطرح سے وہ رذیلت ترک و زایل
ہوجائے تو بہتر ورنہ جو فضیلت مقابلہ مین اوس رذیلت کے ہو
اوسکی مداومت مین زیادتی کرے مثلاً بخل رذیلت ہے اور سخاوت
اوسکے مقابلہ مین فضیلت ہے جب اہتمام عقلی سے بخل زایل نہو
تو چاہیے کہ طبیعت پر زور ڈالے اور مال کو وجہ مناسب مین صرف کرنا
شروع کرے یہ طریقہ بمقابلہ علاج غذائی کے ہے اور اگر اس طریقے سے

بھی مقصود حاصل نہوا۔ اوس وقت مین نفس کو ملامت اور مذمت اور توبیخ
کرے خواہ از روے فعل کے خواہ بطریق قول کے خواہ بطریق غور و فکر
کے اور جب یہ بھی مفید نہوا اور اعتدال پر لانا کسی ایک قوت کا قوت شہوانی
یا غضبی سے ضروری ہو تو اوس وقت مین دیکھے کہ وہ رذیلت جسکا دفع
مدنظر ہے غلبہ قوت شہوانی سے ہے یا غلبہ قوت غضبی سے اگر غلبہ
قوت شہوانی سے ہے تو استعمال قوت غضبی سے علاج کرے اور اگر
غلبہ قوت غضبی سے ہے تو استعمال قوت شہوانی سے علاج کرے اسواسطے
کہ کہانا کہا لینا اور کچھ پی لینا اور سو رہنا جو متعلق قوت شہوانی کے ہے غصہ کو
فرو کرتا ہے اور حالت غضبی مین اشتہا کہانے پینے کی اور رغبت خواب
اور استراحت کی گھٹ جاتی ہے انمین سے جب ایک قوت کو غلبہ ہوگا
ضرور ہے کہ دوسری قوت کو ضعف ہو جاے اور جب یہ دونو قوتین
آپسمین ملجائینگی تو قوت تمیز کو غلبہ ہوگا اور وہ اپنا اثر ظاہر کر سکیگی
اسطرح کا علاج مقابلہ مین علاج دوائی کے کہا جاتا ہے اور جب ایسی
تدبیر سے کافی نہوا اوس وقت مین دوسری رذیلت جو مقابلہ مین اوس
رذیلت کی ہے اوسکو استعمال مین لاوے یعنے جس رذیلت کا دفع منظور ہے
اگر مرتبہ افراط مین ہے تو اوس رذیلت کو ایسے جنس سے
استعمال کرے جو مرتبہ تفریط مین ہے یا برعکس اسکے مثلاً سخاوت کے

غلبہ قوت شہوانی مین استعمال قوت غضبی کا اور بالعکس طریقہ علاج دوائی کا

جلسۂ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی

مرتبہ افراط مین اسراف ہی اور مرتبہ تفریط مین بخل ہے اگر علاج بخل کا
منظور ہے تو اسراف کا استعمال کرے اگر اسراف کا دفع منظور ہے
تو بخل سے علاج کرے مگر اوسیوقت تک کہ جب تک وہ رذیلت
اپنی حد سے گھٹ کر یا بڑہ کر مقام اعتدال مین نہ آوے اور
جب اعتدال پر آجاے اوسوقت اوسکو چھوڑ دے
اسطرح کا علاج بمقابلہ سمیات کے ہے کہ جب تک طبیب مضطر نہوگا
اور دفع مرض کا استعمال سم مین منحصر دیکھیگا اوسوقت استعمال سمیات کا
بقدر حاجت کریگا اور جب مقصود حاصل ہوجائیگا موقوف کریگا تاکہ مزاج
اوسکا عادت گیر نہ بنجاے اور دوسرا مرض پیدا نہوجاے مثل عادت
افیون کے اور دیگر مخدرات کے کہ ضرورتا واسطے حبس نزول کے یا جذب
رطوبات دماغی کے استعمال کیا اور بعد حصول مقصود کے انقطاع اوسکا
نہوا تو استعمال افیون کا بجاے خود ایک مرض اوس سے سخت تر ہوگیا
اور جب اس طریقہ سے بھی مقصود حاصل نہوا اوسوقت نفس کو تاذی اور
تعذیب سخت مین ڈالنا چاہیے اور نفس کو تکلیفات صعب سے مثل
اعمال شاقہ اور نذر ہاے مشکلہ کے کہ جنکا بجالانا مشکل ہو مالش کرے
یہانتک کہ مصالح عقلی کی متابعت اختیار کرے اور یہ قسم علاج کے
مقابلہ مین اوس علاج کے ہی جو طب مین قطع اعضا سے اور داغ دینے سے

علاج بخل کا اسراف سے اور اسراف کا علاج بخل سے کیا ہے

نفس کو تکلیفات صعب سے مالش دینا بمقابلہ علاج قطع اعضا کا ہے

جلسہ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی

عمل مین لاتے ہین اسقدر بیان مجمل معالجات کلی امراض نفس کا تہا اور جسنے
اس علم سے مناسبت حاصل کی ہے وہ اسی قاعدہ سے معالجات
جملہ امراض نفسانی کی کرسکتا ہے سوال ہم چاہتے ہین کہ جملہ امراض نفسانی
کی تدبیر اصلاح اور معالجات تفصیلی بیان کیجیے جواب جملہ امراض کے
معالجات کا بیان خالی تطویل سے نہین ہے اور جسکو مختصر نافع نہین ہے
اوسکو طول سے بہی کچہہ نفع نہین ہے اب حسب ارشاد بعض اون
امراض نفس کا علاج گزارش کرتا ہون جو سخت ترین امراض ہین او مہلکہ
ہین اور اوسی قیاس پر جملہ امراض کا علاج ہوسکتا ہے واضح ہو کہ امراض
قوت نظری کے بجہت مراتب کے بہت ہین انمین بسیطہ بھی ہین اور
مرکب بھی ہین لیکن تباہ ترین اقسام اسکے تین قسمین ہین اول حیرت
دوم جہل بسیط سوم جہل مرکب قسم اول قبیل افراط سے ہے اور
قسم دوم تفریط سے اور قسم سوم ردارت سے ہے حیرت حادث ہوتی
ہے اوسوقت مین جب کسی مسئلہ مشکلہ دینی یا دنیاوی مین دو دلیلین
یا زیادہ مثبت او منفی ایک معارض دوسرے کے پیش آئین اور نفس
تحقیق حق اور ابطال باطل سے عاجز آگیا علاج اسکا یہ ہی کہ مسایل
مین غور و فکر سے اس بات کا ملکہ حاصل کرے کہ جب کسی مسئلہ مین
دو دلیلین قایم ہون تو دیکھیے کہ دونون کے جمع کرنے سے مقصود حاصل

امراض مہلکہ قوت نظری

حیرت

علاج حیرت

جلسہ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی

ہوتا ہے یا نہین اگر نہین ہوتا تو ایک کو دوسرے سے رفع کرے یا اثبات
و نفی مین ایک کو قوت دیگر طرف قوی کو اختیار کرے اسواسطے کہ دونون
صورتون کا جمع ہونا محال ہے جب اسمین مناسبت پیدا ہو طبیعت کو
تب از روئے قوانین منطقی کے اور مقدمات کے قیاس سے دلائل کے
ضعف و قوت کے ادراک کا ملکہ پیدا کرے تا کہ دو طرفون مین ایکطرف پر
جزم و یقین کر سکے اور غلط کو صحیح سے امتیاز دے سکے اور علم منطق اسیواسطے
ایجاد ہوا ہے اور خاص کر کے وہ کتابین جو سوفسطائی کے قیاسات کی
رفع غلطی کے واسطے تصنیف ہوئے ہین علاج اس مرض کے ہین جہل بسیط
اوسکو کہتے ہین کہ نفس انسان جوہر علم سے عاری ہو اور جانتا ہو کہ مین
جاہل ہون یہ جہل ابتدائے شعور مین مذموم نہین ہے اسواسطے کہ خلقت
انسان جوہر علم سے عاری ہو اور جانتا ہو کہ مین جاہل ہون یہ جہل ابتدائے
شعور مین مذموم نہین ہی اسواسطے کہ خلقت انسانکی ایسے ہی حالت پر
پیدا ہوتی ہے اور طلب علم کی شرط یہی ہے کہ جب انسان اپنے کو
جاہل سمجھیگا تب ہی طلب علم مین محنت کریگا اور جب سمجھیگا کہ مین صاحب
علم ہون تو تحصیل علم سے فارغ ہو جائیگا لیکن جہل بسیط مین باقی رہنا
جہل پر اور حرکت و جنبش نکرنا واسطے تحصیل علم کے اور اوسی پر قانع
اور راضی رہنا البتہ مذموم ہے اور تباہ ترین رذیلت ہے اور علاج

جلسۂ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی

علاج جہل بسیط

اسکا یہ ہے کہ جاہل کو اس بات پر رغبت اور غیرت دلائی جاوے کہ
وہ خیال کرے حالات انسان کے اور حیوان کے اور آگاہ ہو اس بات سے
کہ انسان کو انسان بسبب نطق و تمیز نیک و بد کے کہتے ہین اور جاہل جو فضیلت
علم نہین رکھتا جانورون مین شمار ہے نہ کہ انسانون مین اور لیجائی جاہل کو
ایسی صحبت مین جہان مجمع اہل علم و اصحاب کمال کا ہو اور باہم مذاکرہ
علم کا اور درس و تدریس کا کرتی ہون جب اونکے محاورات کو نہ سمجھیگا
اور اونکے محاورات کو بجز سننے کے فہم مین نہ لا سکیگا اونکے سامنے بولنے مین
اور باتین کرنے مین شرم آئیگی اور جانیگا کہ میری آواز گویا کسی جانور کی
آواز ہے اگر انسان ہوتا تو انسانون سے کلام کرنے مین مصروف ہوتا
اور یہ نہ سمجھے کہ مین بھی انسان ہون کہ استعداد انسانیت ہر بشر مین
ہی اسواسطے کہ جاہل کو انسان کہنا بطور مجاز کے ہے نہ از روے
حقیقت کے کہ گیہون کے درخت کو عرف مین گیہون کہتے ہین اور
جو کے درخت کو جو کہتے ہین حالانکہ وہ حقیقت مین گھانس ہے جبتک
کہ اوسمین گیہون اور جو پیدا نہو اسیطرح سب آدمیونکو انسان کہتی ہین بسبب مشابہت
کے اور انسانیت کا بالقوہ ہونا بسبب علم کے ہی اور جب آدمی اپنی دلمین
انصاف کریگا تو سمجھیگا کہ جو مقصود جانورون کے پیدا کرنیکا ہی وہ اوسمین
بخوبی حاصل ہی اور جو مقصود انسانکے پیدا کرنیکا ہی وہ اوسمین نہین ہی یہ بات یقین کریگا

جہل مرکب

سکہ مین جانور ونسے بھی بدتر ہون جب ایسی باتین اوسکے ذہن مین جمینگی اور
علم کو ذریعۂ کمال نفس کا سمجھیگا تب تحصیل پر آمادہ ہوگا اور محنت و مشقت
کو گوارا کریگا جہل مرکب حقیقت اس مرض کی یہ ہے کہ نفس انسان
صورت علم سے خالی ہے اور سمجھتا ہے کہ مین عالم ہون یہ رذیلت خراب
ترین رذایل ہی اور جسطرح اطبائے ابدان بعض امراض مزمنہ کے علاج سی
عاجز آتے ہین اوسیطرح اطبائے امراض نفس اس مرض کے علاج سے
عاجز ہین اور وجہ عجز کی یہ ہے کہ جب وہ خود اپنی مرض پر متنبہ نہوگا
علاج نہین ہوسکتا اور جب تک وہ اپنے کو جاہل نہ سمجھیگا تب تک
طلب نکریگا اسی سبب سے ایسے علم سے جہل بسیط بہتر ہے اور جو اس
مرض مین نافع ہی وہ صرف ایک تدبیر ہے کہ ایسے شخص کو رغبت دیجائے
طرف علوم ریاضی کے مثل ہندسہ وحساب وغیرہ کے کہ اوسکے دلائل
کے اخذ مین محنت کرے اور یہ علوم ایسے ہین کہ انکی غلطی فوراً ظاہر ہوجاتی
ہی اور غلط کنندہ کو بجز اعتراف کے چارہ نہین ہوتا اور جس علم مین دخل
نہوگا اوسمین دست اندازی نہین کرسکتا اور کریگا تو خطا اوٹھائیگا او
جب ان علوم کے طرف متوجہ ہوگا اور خطا اوٹھائیگا تب اپنے جہل کا
اعتراف کرنے سے اوسکو چارہ نہوگا اوسوقت مین امید ہی کہ شاید اور
علوم کی نسبت بھی اپنے عقیدہ کو باطل سمجھے اور حقیقی علم کا طلبگار ہو

جلسہ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی

امراض قوت غضبیہ

غضب

مثال غضب

تو بعید نہین ہی کہ تہوڑے دنون مین جہل بسیط کی صفات اوسمین ظاہر ہون اور علم کی تحصیل کرے اور امراض قوت غضبیہ کے بہت ہین مگر تین مرض جو بہت قوی ہین اونکا ذکر کرتا ہون اول غضب ہے مرتبہ افراط مین دوم جبن ہے مرتبہ تفریط مین سوم خوف ہے مرتبہ ردائت مین اور غضب ایک ایسی حرکت ہے نفس کی کہ مبدا اوسکا شوق انتقام ہے اور یہ حرکت جب جوش مین آتی ہے تو خون دلکا جوش مین آتا ہے اور دماغ اور شریانات بخارات مظلم سے ممتلی ہوجاتے ہین اور عقل کو چہپا لیتے ہین کہ فعل عقل کا ضعیف ہوجاتا ہی اور مثال اسکی پہاڑ کے ایسے غار کی ہے جسمین لکڑیان اور پتے درختون کے اور جلنے والی چیزین بہری ہون اور اوسمین آگ لگ جائے اور اوس سے دہوان اور شعلے بلند ہون اوسوقت کیفیت اوس غار کی کچہہ معلوم نہوسکیگی اور بجہانا اوسکا نہایت دشوار بلکہ محال ہوگا ایطرح سے فرو کرنا غصہ کا نہایت متعذر ہے اسوجہ سے کہ جب کچہہ تدبیر اوسکے کم ہونیکی کرینگے مادہ قوت کا زیادہ مشتعل ہوگا اگر نصیحت کرینگے غصہ زیادہ ہوگا اگر کوئی حیلہ برانگیختہ کرینگے تو غصہ اور ترقی کریگا اور ہر شخص کا حال بجہت ترکیب مزاج کے مختلف ہوتا ہے کسواسطے کہ کوئی ترکیب مشابہ ترکیب گوگرد کی ہی

کہ اندک آگ سے شعلہ پکڑ لیتی ہے اور کوئی ترکیب مشابہ ترکیب
روغن سے ہی کہ اوسکو بہت آگ چاہیے اور کوئی ترکیب مشابہ چوب
خشک کے ہی اور کوئی ترکیب مشابہ چوب تر کے ہی کہ شعلہ پکڑنا اوسکا
دیر کو ہوتا ہے اور جب اسباب متواتر ہو جاتے ہین تو تھوڑی آگ
بھی بہت کام کرتی ہے اور تر و خشک سبکو جلا دیتی ہے جسطرح سے
دو شاخین درختون کی جب ہوا سے آپسمین رگڑتی ہین تو دیر کے بعد
اوسمین آگ پیدا ہوتی ہے اور اوسکے سبب سے جنگل مین آگ لگجاتی
ہی اور خشک و تر درخت کے درخت جلکر فنا ہو جاتے ہین اسی پر خیال کرنا
چاہیے کہ بعض اشخاص کو تھوڑا سا رنج اگرچہ بسبب ایک کلمہ خلاف
کے ہو باعث فساد ہائے عظیم کا ہو جاتا ہے حکیم کا قول ہی کہ اگر
کوئی کشتی ہوائے تند اور آشوب دریا مین طوفانی ہو جاوے اور
اوس دریا مین ٹھوکر کھانیکی چیزین مثل پہاڑ وغیرہ کے بہت ہون
تو اوسکی نجات پا جانیکی امید ہے کہ ملّاحون کی تدبیر اور کوشش کو
گنجائش ہی الا شخص غضبناک کی اصلاح نہین ممکن ہے کہ کوئی تدبیر
نافع نہین پڑتی جسقدر نصیحت کرین اور جسقدر اوسکے سامنے الحاح
کرین اوتنا ہی سبب زیادتی کا ہوتا جاتا ہی اور طریقہ علاج کا جیسا
کہ گذارش کیا گیا یہ ہی کہ پہلے سبب مرض کو دریافت کرے اور

قول حکیم

علاج غضب

بعدہ

جلسۂ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی

گھوڑا ہے جسپر تو سوار ہے تو یہ چستی و چالاکی گھوڑے کی ہے تیری نہین ہے اور
اگر مایۂ فخر تیرا بزرگی اور فضیلت تیرے باپ دادا کی ہے تو صاحب
فضیلت وہ تھے نہ کہ تو اور سمین سے کیسی فضیلت تجھہ مین موثر نہین
ہوسکتی پس فخر تیرا کسواسطے ہے مِرا اور لجاج بمعنے جدل اور خصومت
کے ہین اور دونون کا مطلب قریب قریب ہے اور وہ فعل ہی جس سے
دلونمین بغض و عناد پیدا ہوتا ہے اور الفت و محبت زائل ہوجاتی ہے
اور ظاہر ہے کہ نظام عالم الفت و محبت کے ساتھہ وابستہ ہے
پس ثابت ہوا کہ مِرا و لجاج سے رذیلتین ہین کہ جس سے انتظام عالم
مین خلل پڑتا ہی اور یہ خراب ترین رذائل مین مزاح یعنے ہنسی
دل لگی جب تک کہ اعتدال مین ہے تب تک باعث شگفتگی خاطر
اور سبب لطف صحبت کا ہے عقلاً اور شرعاً محمود ہے حدیث
سے ثابت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ اور جناب
امیر المومنین علی علیہ السلام مزاح کرتے تھے یہانتک کہ لوگون نے
اوسکو عیب گردانا اور سلمان فارسی نے ایک مزاح کی جواب مین
جناب امیر علیہ السلام سے کہا کہ اسی مزاح نے تمکو اس درجہ تک پہنچایا
مگر حد اعتدال کو ملحوظ رکھنا دشوار ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ قصد
اعتدال کا کرتے ہین اور ہوتے ہوتے نوبت یہان تک پہونچ جاتی ہی

مِرا و لجاج

مزاح

کہ باعث رنج و ملال کا اور سبب غصہ کا ہو جاتا ہی اسیواسطے لازم ہی جس شخص
کو قدرت حفظ اعتدال کی نہو احتراز لازم ہے تکبر عجب کے قریب ہی
اور فرق عجب مین اور تکبر مین یہ ہے کہ عجب کرنیوالا اپنے نفس کے ساتھ
جھوٹھہ بولتا ہے اور جو گمان اوسکو ہو گیا ہے اوس سے نفس کو دہوکھا
دیتا ہے اور تکبر کرنیوالا غیرونکے مقابلہ مین جھوٹھہ بولتا ہے اگرچہ اپنے
گمان مین وہ بات رکہتا ہو جسپر تکبر کرتا ہی سوال مثال عجب کی اور تکبر کی
جدا جدا بیان کیجیے جواب مثال عجب کی قرآن مین حق تعالے نے نسبت صحابۂ
پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ کے فرمایا ہے کہ تمنے عجب کیا بسبب کثرت اپنی فوجکے
اور قصہ اوسکا یہ تہا کہ جب جنگ حنین کو جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے عزیمت فرمائی تو اٹھارہ ہزار آدمی یا کچھ کم ہمراہ تھے بعضے
صحابہ نے کہا کہ آج فوج ہماری بہت ہے ہم نہ بہاگینگے حالانکہ یہہ
مضمون خلاف واقع تہا دو طرحسے اول نظر بہ کثرت فوج کے کہ عدد
لشکر مخالف کے لشکر اسلام سے دوچند یا زیادہ تھے دوم یہ کہ ثبات
و استقلال لڑائی مین بسبب کثرت کے نہین ہوتا بلکہ بسبب سکون نفس کے
ہوتا ہے اسوجہ سے کہنے والے نے اپنے نفس کو امر خلاف پر دہوکھا
دیا اور مثال تکبر کی حکایت ہے شیطان کی جب حکم ہوا ملایک کو سجدہ
آدم کا اور عزازیل نے انکار او تکبر کیا کہ مین آگ سے پیدا ہون اور آدم

مثال عجب

مثال تکبر

خاک سے چونکہ آگ لسیف ہی خاک سی اس سبب سے اپنی نفس کو افضل سمجھا آدم سے اور مقابلۂ آدم مین تکبر کیا حالانکہ سبب سجدہ کرنیکا فضلیت خاک کی نتھی بلکہ عظمت نبوت کی تھی یا محض امتحان تھا اور شیطان مین کچھہ وجود اوس عظمت کا نتھا امر دروغ کو کام مین لایا

استہزا

استہزا یعنے کسیکے قول یا فعل پر ہنسنا اور مضحکہ کرنا اور یہ کام ہے اون لوگونکا جو مسخرگی اپنا شعار رکھتے ہین اور اپنے ہنسے جانے سے پروا نہین رکھتے یا طرہ لقیہ ہے اون لوگون کا جنہون نے واسطے معیشت کیے امرا اور صحاب ثروت کے سامنے اسطرح کی باتونکا پیشہ اختیار کیا ہے اور جسکو اپنی آبرو کا حفظ ہے اور غیرت وحیا کے ساتھہ موصوف ہی وہ کبھی مرتکب ایسے افعال کا نہوگا اگرچہ اسکے عیوض مین خزانہ بادشاہی اوسکو دیدین

غدر

غدر یعنے بیوفائی اسکے وجوہ بہت ہین اور بہت سے مقامونمین غدر کا استعمال محاورہ مین آتا ہے اخذ مال ہین اور کسب جاہ مین اور دوستی کی شرائط کی مخالفت مین اور ازالۂ حرمت مین اور مثل اسکے جتنے اقسام غدر کے ہین اونمین سے کوئی پسندیدہ نہین ہے اور عوام مین بھی کوئی اقرار اس صفت کا اپنے مین نہین کرتا اور سب اسکو معیوب جانتے ہین سوال مال ہین غدر کسکو کہتے ہین اور جاہ مین غدر کا مقصود کیا ہے اور دوستی مین غدر کے کیا معنے ہین جواب اعتماد کی

شایان جو فعل ہو اوسکے خلاف عمل مین لانا غدر ہے مثلاً زید نے بکر کی
اعتماد پر مخفی کچھہ مال امانت مین رکھا جب طلب کیا بکر منکر ہوگیا اسکا
نام غدر ہے مال مین اور جاہ مین غدر کی مثال یہ ہے کہ کسی وزیر نے
کسی شخص کو اپنا معتمد کیا اور امور وزارت مین وزیر کو مدد دینے لگا
اور آخر کو بادشاہ کی پاس رسوخ بہم پہونچا نیکو وزیر کی نسبت ایسے ہورکا
نشان دینے لگا کہ وہ معتوب ہوا اور خود وزیر ہوگیا اور دوستی مین غدر یہ ہے
کہ زید نے دوست کے اعتماد پر اپنے عیال کو چھوڑ کر سفر کیا اور معتمد
نے اوسکی حرمت مین دست اندازی کی

ضیم

ضیم اوسکو کہتے ہین کہ کوئی
شخص بآوجود الکراہت کے کسی امر مکروہ کا اوسکو متحمل کرے یہ امر خواہ
براد انتظام ہو خواہ واسطے اپنے نفع کے دوسریکو ضرر کا خواہان ہو

طلب نفائس

طلب نفائس نادر الوجود جو سبب غصہ او غیض کا ہوتا ہے
یا بادشاہ اور وزیر و امیر کی نسبت ہے یا اوسط کے لوگون کی
نسبت بخلاف غربا اور اہل افلاس کے بادشاہ و وزیر وغیرہ کے
صورت یہ ہے کہ کبھی ایسے لوگون کو شوق نفائس مین توجہ مفرط
ہوتی ہے کہ اوسکے بہم پہونچانے مین صرف کثیر اور محنت شاقہ
گوارا کرتے ہین اور جب وہ شے ہاتھہ اجاتی ہے تو حد سے زیادہ مسرور
ہوتے ہین اور چونکہ زمانہ ہمیشہ انقلاب پسند ہے اور نیرنگی اسکے

جلسۂ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی

لوازم سے ہے جب وہ شے چوری سے یا کسی صدمہ سے یا کسی سبب
سے زائل ہوجاتی ہے تو قلق و رنج ایسا لاحق ہوتا ہے کہ بسبب اوس
غصہ و ملال کے انتظام امور سلطنت مین خلل آجاتا ہے اور جب اوسکا
مثل دستیاب ہونے سے یاس ہوتی ہے تو دو چند تاسف لاحق
ہوتا ہے اور اوساط الناس کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی چیز عمدہ یا کوئی
جواہر بیش بہا یا کوئی گھوڑا تحفہ یا کوئی لباس فاخرہ یا کوئی عورت صاحب
جمال اونکے ہاتھہ آجائے تو اونسے اعلےٰ درجہ کے لوگ اوسکے طالب
ہوتے ہین اگر دیتے ہین تو اوسکی مفارقت کا قلق باعث ملال ہوتا ہی
اگر نہین دیتے ہین تو طالب اوسکا درپے ہلاک و استیصال ہوتا ہے
اور اگر کبھی اوسکے بیع کا ارادہ ہوتا ہے تو خریدار نہین ملتا اگر کوئی ٹھہرا
بھی تو قیمت نصف کا وصول ہونا ممکن نہین ہوتا اوسوقت قلق و اسکے
تلف قیمت کا ہوتا ہی اور جو لوگ عاقل اور دوربین ہین وہ ابتدا سے
ایسی شے کے انجام کا خیال کرتے ہین اور اوسکو نزدیک نہین جانے
اور ہاتھہ آجائے تو اوس سے طبیعت کو لستگی نہین ہونے دیتے اور
اوسکو منجملہ اسباب تجارت کے سمجھتے ہین اور اقسام منافع اوسکے
ذریعہ سے حاصل کرتے ہین یا اوسکو واسطہ اپنے دفع ضرر کا گردانتے
ہین ایسے لوگ اوسکے مہالک سے محفوظ رہتے ہین اور جو شخص

صاحب عدالت کو علاج غضب آسان ہے

شرائط عدالت کی رعایت کریگا اور ملکہ اوسکا حاصل کریگا اوسپر
غضب کا علاج نہایت آسان ہوگا اسواسطے کہ غضب اسباب ظلم
سے ہی اور اوصاف جمیلہ مین غضب کو شمار کرنا کسیطرح لائق نہین ہے
اور اکثر نادان شدّت غضب کو کمال مردمی پر محمول کرتے ہین اور
شجاعت اوسکا نام رکہتے ہین حالانکہ جو شخص اپنے نفس پر اور اپنے
یارون پر اور اپنے متوسلون پر اور غلامون پر اور کنیزون پر اور خادمون اور
اور تابعین پر ظلم وستم کرے اوسکو کیونکر ممدوح کہینگے کہ اندک خطا پر یا
بیخطا محض کسی امر خلاف مزاج ہونے پر زبان سے اور ہاتھہ سے اونکی
آزار رسانی پر آمادہ ہوجائے اور نہ اونکے عذر کو پذیرا کرے نہ اونکی بیقراری
پر ترحم کرے اور جسقدر وہ لوگ الحاح کرین اور ناکردہ گناہ بامید عفو
کے اقرار کرکے استعفائے تقصیر چاہین اوسیقدر غصہ اونکا اور زیادہ
بڑہ جاتا ہی اور بعض اشخاص کے مزاج مین جب جوہر غضب کا غلبہ ہوجاتا
ہے تو اونکی یہ کیفیت ہوجاتی ہے کہ جانوران بے زبان پر غصّہ کرتے
ہین ظروف کو توڑ ڈالتے ہین چڑیونکو ہلاک کرڈالتے ہین کپڑون کو
پہاڑ ڈالتی ہین پہر بہی تسکین نہین ہوتی اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہین کہ
اگر ابر خلاف خواہش اونکی نہین برستا ہے یا زیادہ برستا ہے تو مینہ کو اور
ابر کو مغلّظات گالیان دیتے ہین اور قلم کا قط اگر خلاف مرضی لگجاتا ہے

جلسۂ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی

تو قلم کو توڑ ڈالتے ہین ایسے اشخاص کے افعال اسکے لایق ہوتے ہین
کہ لڑکے اور نادان لوگ اون پر مضحکہ کرین پس ایسے لوگ مستحق فضیحت
وملامت کے ہین نکہ سزاوار تعریف اور مدحت کو اور ایسے حالات لڑکون اور
عورتون اور بیمارون اور بڈہون مین اکثر پیدا ہوجاتے ہین اور رذولیت
غضب رذلیت شرہ سے بھی پیدا ہوجاتے ہے کہ جب صاحب
شرہ اپنی خواہش کی چیزون سے ممنوع ہوتا ہے تو اوسکو غصہ آتا ہے
اون لوگون پہ جو اہتمام مین اوس کام کے مصروف ہون اور بخیل کا
مال اگر ضایع ہوتا ہے تو اوسکو بھی غصہ آتا ہے اور اچھے لوگون پر
تہمت لگاتا ہے اور ہر شخص سے بدگمان ہونے لگتا ہے او نتیجہ ایسے
غضب کا یہ ہوتا ہے کہ ہر شخص کا دل اوس سے متنفر ہوجاتا ہے
اور دوست واحباب اوسکے نہایت کم ہوتے ہین اور ہمیشہ زندگانی
اوسکی رنج وکدورت مین بسر ہوتی ہے اور ایسا شخص شقاوت
وسفاہت کے ساتھہ موصوف ہوتا ہے اور صاحب شجاعت
اپنے حلم سے ایسی آگ کو فرو کردیتا ہے اور جو جو سبب غیظ اور
غضب کے ہین اونسے جان بوجھ کر کنارہ کرتا ہے سکندر کی حکایت
ہے کہ ایک نادان سکندر کی عیب جوئی اور ذکر نقائص کیا کرتا تھا
خواصون مین کسی نے کہا کہ اسکی گوشمالی اگر ہوجاتی تو یہ ان کلمات کے

غضب شرہ سے پیدا ہوتا ہے

حکایت سکندر

کے کہنے سے باز رہے سکندر نے کہا کہ اسکا تدارک عقل و فراست سے دور ہے اسپر چشم نمائی کرنا گویا اوسکو اس بات پر جرأت دلانی ہے بلکہ اور لوگون کو اس فعل پر حریص کرنا ہے اسکا تدارک یہی ہے کہ حلم اختیار کیا جاے اور سکوت سے کام لیا جاے کہ یہی باعث اوسکی خاموشی کا ہوگا اور دوسری

حکایت دوم سکندر

حکایت ہے کہ کسی غنیم نے سکندر پر خروج کیا تہا اور اوسکے ملک مین فتنہ و فساد ڈالا تہا جب وہ قید ہوکر آیا سکندر نے اوسکے گناہ کو عفو کیا بعض مصاحبون نے کہا کہ اگر مین بجاے آپ کے پادشاہ ہوتا تو اوسکو ضرور قتل کرتا سکندر نے کہا مین مثل تیرے نہین ہون اسیواسطے اسکو چہوڑے دیتا ہون یہ ہین اسباب غضب کے کہ تدبیرین امراض نفس کے ہین پس طالب فضیلت کو علاج منظور ہو تو چاہیے کہ حلم کو شعار اپنا اختیار کرے اور اسباب غضب سے احتراز لازم سمجہے اور باقتضاے عقل و فراست دفع اس مرض کا کرے

جبن بزدلی

جبن و بزدلی یعنے بُودا پن و نامردی ضد ہے غضب کی اور غضب حرکت کرتا ہے اور جوش مین آتا ہے نفس کا شوق انتقام مین اور جبن ساکن ہوجاتا ہے نفس کا اوس مقام مین جہان حرکت نفس کی ضرور ہو واسطے انتقام کے اور عوارض اس مرض کے کئی ہین اول اہانت

عوارض جبن، اہانت نفس

نفس یعنے ذلت و رسوائی کا گوارا کر لینا نفس کا دوم سوء عیش یعنے بری

طمع فاسد

طرح سے زندگانی کرنا سوم طمع فاسد یعنے بری طور پر امید رکہنا اپنی

جلسۂ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی

قلت ثبات
محبت راحت
تحمل ظلم
رضا بفضیحت
تحمل کرنا او
عدم عار

اہل ورا اولاد سے اور صاحبان معاملہ سے چہارم قلت ثبات یعنے بڑی
کاموں مین ثبات کا نکرسکنا پنجم محبت راحت کی اور کسل یعنے راحت
وآرام کی محبت سے کسل وکاہلی ایسی اختیار کرنا جس سے رذایل پیدا
ہون ششم مسلط ہوجانا ظالمون کا ظلم مین یعنے گوارا کرلینا ظلم کا
اور دفع ضرر بددلی کبہی نکرنا یا یہ کہ ظلم کا تحمل کرنے سے جوش غضبی کا سرد
ہوجانا ہفتم راضی ہوجانا فضیحت پر اپنی اور اپنی اہل وعیال کی اور
ملف پر ملکے ہشتم بدباتونکو سنکر خاموش ہورہنا اور گالیون اور تہمتون کا
سہ لینا نہم عار نہ سمجہنا اون باتون کو جو باعث ننگ کی ہون اور
علاج اس مرض کا بہی زوال سبب سے ہوتا ہے جیسا کہ معالجہ غضب
مین بیان کیا گیا اور معالجات ہمیشہ ضد کے ساتہہ ہوتے ہین اور معلوم
ہوچکا کہ غضب ضد ہے جبن کی پس چاہیے طالب صحت کو نفس کو
آگاہ کرے اون نقصانات سے جو متعلق اس مرض کے ہین او نفس کو
حرکت دے غضب کی اون سببون سے جن سے غصہ پیدا ہوتا ہے
اسواسطے کہ کوئی شخص ایسا نہین ہے جسمین استعداد غضب کی نہو
مگر یہ کہ ناقص و ضعیف ہوجائے پس چاہیے کہ متواتر حرکت مین لاوے
غضب کو جسطرح سے تہوڑی سی آگ کو خس وخاشاک اور خشک
لکڑی پر رکہکر ہوا دیتے ہین یہانتک کہ وہ شعلہ ور ہونے لگتی ہے

علاج جبن

اور خصومت اور منازعت کرنا ایسے شخص سے جو صاف طور پر بے مکر و فریب سکے جھگڑا کرے اس باب مین نافع تر ہے یہانتک ارتکاب ایسی حرکات کا کرے کہ نفس حالت تفریط سے بلندی قبول کرکے حد اعتدال پر آوے پھر زیادہ تحریک نکرے کہ افراط کو پہونچ جائے ایک حکیم کی نقل ہی کہ اوسنے اپنے نفس مین استعداد مرض جبن کی پائی اور متوجہ علاج ہوا تب اوسنے لڑائیون مین اور سخت معرکون مین شریک ہونا اور خوفناک کامون مین دخل دینا اور دریا کی حالت تلاطم مین کشتی پر سوار ہونا اختیار کیا یہانتک کہ نفس نے ثبات وصبر اختیار کیا علاج خوف واضح ہو کہ خوف بھی توابع جبن سے ہے بلکہ اکثر سبب جبن وبد دلی کا خوف ہوتا ہے اور خوف تصور ہے ایک ایسے امر مکروہ کا زمانہ آیندہ مین جسکے دفع پر نفس قادر نہو یا تحمل اوسکا نفس پر دشوار ہو اور جس امر کا خوف ہے دو حال سے خالی نہوگا یا وہ امر عظیم ہے یا سہل اور دونو صورتون مین یا ضرور ہے ہوگا اور یا ممکن ہوگا سبب یا فعل صاحب خوف کا ہے یا فعل غیر کا بہرحال کسی صورت مین خوف کرنا مقتضائے عقل نہین ہے کسواسطے کہ اگر وہ امر جو سبب خوف کا ہے ضروری ہے اور دفع اوسکا امکان بشری سے خارج ہے مثلاً بجلی گرنیکا خوف ہے کہ بجلی کو کوئی مکان مستحکم اور کوئی شے روک نہین سکتے یا مثل اسکے اور کوئی بلا ہے

علاج حکیم

علاج خوف

جلسۂ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی

ایسی چیزون سی خوف کرنا گویا عبث عبث قبل وقوع واقعہ اپنے کو رنج ومحنت
مین مبتلا کرنا ہے اور تا نزول بلا اپنی عمر و فرصت کو منغص وضایع کرنا ہی
اور تدبیر مصالح دینوی اور تحصیل سعادت اخروی سے محروم رہنا ہے اور
اگر انسان اپنے دلکو تسلی دیتا رہے اور اپنے امور مین مصروف رہے تو
نقصان توہمی سے بہی محفوظ رہیگا اور آیندہ کیواسطے بھی تدبیر و فکر کرسکتا ہے
اور جس امر سے خوفناک ہے اگر وہ ممکن ہے اور فعل غیر کا ہے تو غور کرنا
چاہیے کہ جو شے ممکن ہے اوسکا ہونا بھی ممکن ہے اور نہونا بھی ممکن ہے
پس ہونے پر یقین کر لینا اور نہونے کو بھلا دینا بے عقلی ہے کیا بعید ہے
کہ وہ امر ظہور پذیر نہو اور بالفرض اگر ہو بھی تو جب تک نہین ہوتا ہی
تب تک انسان کیون عافیت اپنی تنگی مین ڈالے اس سے اولے ہی
کہ اوسکے نہونے کو گمان مین رکھے اور اپنے عیش کو منغص نکرے اور
اپنی مہمات دینی و دنیوی کو انجام دیتا رہے اور اگر وہ امر خوفناک صاحب
خوف کا فعل ہے تو جس امر سے اندیشہ خوف کا ہو اوس سے احتراز کرے
بہر حال کسی صورت مین خوفناک نرہنا چاہیے اور تسلی اور اطمینان سے اپنا
کام کرتا رہے اور اگر خوف مرگ ہے تو واضح ہو کہ موت سے وہی شخص
ڈریگا جو موت کی حقیقت کو نہ جانیگا کہ کیا چیز ہے یا یہ کہ اندیشہ کرے
کہ بعد مفارقت روح کے اعضائے بدن گل جائینگے اور میری ذات کو

خوف مرگ

فنا ہو جائینگے یا یہ خیال کرے کہ دنیا بحال خود رہیگی اور ہم سب سے بیخبر ہو جائینگے
یا یہ تخیلہ کرے کہ مرنیمین ایسی سخت ایذا ہوتی ہے جو کسی مرض سخت مین
نہین ہوتی یا بعد مرنیکے عذاب سے ڈرتا ہو یا یہ کہ متحیر ہو کہ حال اوسکا
بعد مرگ کے نہین معلوم کیسا ہو یا یہ اندلیشہ ہو کہ بعد میرے اولاد اور
مال کا انجام نہین معلوم کیا ہو اکثر یہ خیالات باطل اور بے حقیقت ہوتے
ہین اور منشا ان سب کا جہالت ہے جاننا چاہیے کہ نفس انسان ایک
ایسا جوہر ہے کہ بدن کی تحلیل اور فانی ہو جانے سے معدوم نہین ہوتا ہے
اور مر جانا انسان کا ایسا ہے کہ گویا کوئی کاریگر اپنی آلات کو معطل کردے
اور اونسے بے سرو کاری اختیار کرے یا یہ کہ وہ مندرس ہو جائین اگر
سبب خوف کا یہ ہے کہ شخص نہین جانتا کہ انجام نفس کا کیا ہو گا بس خوف
اوسکا جہل سے ہے نہ مرگ سے ایسے سبب سے علما اور حکمانے طلب علم
مین لذات کو ترک کیا ہے اور راتونکو کم سونا اور کم کہانا اختیار کیا ہے
اور علم حاصل کرکے اس رنج جہالت سے محفوظ ہو گئے ہین پس باعث
رنج حقیقی کا جہل ہے اور باعث راحت حقیقی کا علم ہے اور حکمانے
دنیا و مافیہا کو بحقیقت اور ناچیز سمجھ لیا ہی اور بقائے ابدی اور راحت
سرمدی کو اختیار کیا ہے اور دنیا سے بقدر ضرورت کے جس سے
چارہ نہین ہے قناعت کی ہے اور عیش فضولی سے دل کو اوٹھا لیا ہے

اسواسطے کہ عیش فانی کیواسطے ایک نہتا ہے بس خوف کرنیوالے
درحقیقت اس عیش فانی کی فنا سے ڈرتے ہین نہ کہ مرگ سے اسی سبب سے
حکمانے کہا ہے کہ موت اور حیات دو طرحکی ہے ایک موت وحیات
ارادی ہے اور ایک موت وحیات طبیعی ہے موت ارادی سے
مراد ہے ترک شہوات سے اور موت طبیعی مراد ہے مفارقت نفس
وبدن سے اور حیات ارادی سے مراد ہے وہ حیات جو فنا ہونیوالی ہے
اور مادہ اوس حیات کا کہانا پینا ہے اور حیات طبیعی مراد ہے حیات
ابدی سے اور ابقائے سرمدی سے جسکا حاصل سرور وراحت دائمی
ہے اور جو شخص موت طبیعی سے خائف ہے وہ درحقیقت اوس بات سے
خائف ہے جو انسان کے لیے ضروری ولابدی ہے اور یہی موت طبیعی
باعث ہے حیات ابدی کی اور ذریعہ ہے حصول نعمات کی اور کون
عاقل ایسا ہے کہ جو فنا کو حیات سمجھے اور حیات کو فنا تصور کرے بلکہ
عقل کا مقتضا یہ ہے کہ نقصان سے گریزان ہو اور کمال سے موانست
کرے اور ہمیشہ طالب ایسی چیز کا ہو کہ جو مرتبہ شرافت کو پہونچادے
اور باقی رہے اور جب انسان کو بعلم ویقین ثابت ہوگیا کہ ہر طرح کی
الام وایذا اور خوف وملال اور خواہش شہوات اور آفات اور بلیات
سب لازم جسم جماد ونبات ہین جب نفس نے جسم کثیف کو چہوڑا اور نسبت

موت ارادی

موت طبیعی

حیات ابدی

عوارض جسمانی سے نجات ہے اور عالم ملکوت مین پہونچکر جوار خداوند جلیل
مین اور صحبت ارواح پاک مین رحمت بے نہایت کا سزاوار ہو اجو شخص
موت سے ڈرتا ہے اس گمان سے کہ بعد مرنیکے بہت سخت ایذا ہوتی
ہے اوسکا علاج یہ ہے کہ بہ یقین جانے کہ گمان اوسکا غلط ہے سو اسطے
کہ محسوس ہونا الم وایذا کا اوسوقت تک ہے کہ جبتک آدمی زندہ ہی
اور اثر نفس کا جسم مین باقی ہے اور جب جسم مین اثر نفس کا نرھا
اوسوقت بدن کو کسیطرح کا الم محسوس نہوگا پس معلوم ہوا کہ موت
ایک ایسی حالت ہے کہ بدنکو بعد موت کے کچھ حس باقی نہین رہتا
پس خوف کرنا الم اور ایذا ہے موت کا بے عقلی ہے اور جو شخص موتسے
بواسطہ عذاب کے ڈرتا ہے وہ اپنے گناہونکا اعتراف رکھتا ہی
بس خوف اوسکا مرگ سے نہین ہے بلکہ گناہون سے ہے اور
علاج اوسکا یہ ہے کہ افعال گذشتہ سے تائب ہو اور آیندہ کیواسطے
ارتکاب گناہونکا نکرے اور سبب گناہونکا جہالت ہے اور ازالہ جہالت کا
علم سے ہے بس تحصیل علم سے اس قسم کا خوف زائل ہو سکتا ہے اور
جو شخص حیرت رکھتا ہے کہ بعد مرگ کے دیکھیے کیا ہو وہ دو حال سے
خالی نہین یا وہ بعد موت کے بقائے نفس وروح پر اعتراف رکھتا ہی
یا نہین رکھتا اگر نہین رکھتا ہے تو بسبب جہل کے ہے اور ازالہ اوسکا علم سے

ہوگا اور اگر اعتراف بقائے نفس و روح کا ہے بعد مرگ کے تو اوسکے
واسطے وہی تدبیر کافی ہے کہ جو سابقاً گذارش کی گئی اور جو شخص اپنے
اہل و عیال اور ملک و مال سے خائف اور متاسف ہے اوسکو اسیقدر
کافی ہے کہ سمجھلے موت ضرور ہے شدنی او نہ لابدی ہے پس اوسکا
رنج و افسوس کرنا بے سود ہے فکر بیکار مین اپنے عیش و راحت کو عبث
تباہ کرنا ہے اور تمنا طول حیات کی بیجا ہے اسواسطے کہ آخر کو
پھر ایکدن فنا لازم ہے اور حیات دوام اس عالم مین غیر ممکن اور
محال ہے اور عاقل کو محالات پر رغبت نہ ہونی چاہیے اور اگر انسان
غور سے تصور کرے تو تمنائے محال کبھی نکرے اسواسطے کہ ابتدائے
خلقت بنی آدم حضرت آدم سے ہے اور اوسوقت سے ابتک
کسیکو حیات دوام حاصل نہین ہوئی تو ہمکو کیونکر حاصل ہوجائیگی
پس تمنائے محال بے عقلی ہے اور صاحب عقل سلیم جسوقت غور
کریگا تو اوسکو ثابت ہوگا کہ اس عالم مین موت ایک مصلحت
پروردگار ہے اور بقا مین بہت سی قباحتین متصور ہین اگر بقا
احسن ہوتی تو چاہیے تھا کہ ہمارے اسلاف سبکے سب باقی
ہوتے اور سلسلہ توالد اور تناسل کا جاری ہوتا اور جتنے آدمی
پیدا ہوچکے ہین وہ سب اگر اسوقت تک زندہ ہوتے تو زمین

بقا مین بہت قباحتین ہین

تقریر شیخ الرئیس

اولاد امیر المومنین

تو زمین پر کھڑے ہونیکی جگہہ نہ ملتی شیخ الرئیس ابو علی سینا نے اس مطلب کو
ایک تقریر پر روشن کے ساتھہ بیان کیا ہے لکھتے ہین کہ اگر ہم فرض کرین
کسی ایسے ایک شخص کو مشاہیر سلاف سے جنکی اولاد مشہور اور معین
ہو مثلاً حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام جنکی وفات
کو اسوقت تک چار سو برس کا زمانہ گذرا ہے ذریت اور نسل اونکی
جو اونکے عہد مین تھی اور بعد وفات اونکی اس چار سو برس کے عرصہ مین
پیدا ہوئے اگر سب زندہ ہوتے تو شمار اونکا رب اور کھرب سے تجاوز
کر جاتا اسواسطے کہ یہ امر یقینی ہے کہ اولاد حضرت کی بلاد ربع مسکون مین
پریشان اور پراگندہ ہے باوجودیکہ ہزارون قتل ہوئے اور ہزارون انواع
استیصال سے ہلاک ہوئے اب بھی اگر شمار کیا جائے تو تمام روئے زمین
مین دو لاکھہ آدمی اسوقت موجود ہونگے اور جتنے آدمی اوس قوم مین
پیدا ہوئے ہین کیا خورد اور کیا بزرگ اگر سب شمار کیے جاوین تو اوسوقت
دیکھیے شمار اونکا کہان سے کہان تک پہونچتا ہے اسی پر قیاس کرنا چاہیے
کہ اگر چار سو برس کی مدت مین موت درمیان سے اوٹھا لیجائے اور سلسلہ
توالد و تناسل کا برقرار رہے تو اس صورت مین شمار کہان تک پہونچتا ہی
تختہ زمین جو اہل علم مساحت کے نزدیک پیمایش ہو کر معین اور مقدر
ہو چکا ہی ہر شخص پر تقسیم کیا جاوے تو حصہ ہر شخص کا اسقدر نہو کہ کھڑا رہسکے بلکہ اگر

جلسۂ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی

سبکے سب لوگ ہاتھون کو لٹکائے ہوئے اور بازو سے بازو اور پشت سے سینہ
ملائے ہوئے کھڑے رہین تو بھی زمین کھڑے ہونیکو کافی نہو سونا اور بیٹھنا اور
چلنا اور پھرنا تو ممکن ہی نہوتا اور روئے زمین پر ذرا سی بھی جگہہ واسطے عمارت
اور زراعت کے اور واسطے دفع فضلات کے خالی نہ ملے اور یہ کیفیت تھوڑی
مدت مین ظاہر ہو جاتی اور اگر زمانہ کو زیادہ از مان ہو تو یقین ہے کہ ایک شخص
دوسرے کے کاندہے پر پاؤن رکھکر کھڑا ہو اس سے معلوم ہوا کہ دنیا مین
تمنا حیات دوام کی اور کراہت مرگ کی جاہلون کا خیال فاسد
ہے اور احمقون کے اوہام بیہودہ ہین صاحبان عقل سلیم ایسی افکار
بے سروپا کو اپنی خاطر مین جگہہ نہین دیتے اور یقین جانتے ہین کہ حکمت کاملہ
خداوند کریم اور عدل کارساز حکیم علیم نے جو اقتضا کیا ہے اوسپر ترقی تجویز
مصالح کی غیر ممکن ہے اور پیدایش اور فنا مخلوقات عالم کی جس وضع
او ہیئت پر چلی آتی ہے وہی اوسکے واسطے انسب ہے اور اسی پر راضی و
شاکر رہنا مستحسن ہے اور موت کسی حالت مین مذموم نہین ہے جیسا
عوام تصور کرتے ہین بلکہ خوف مرنیکا مذموم ہے اور بسبب جہل کے لازم
آتا ہے اور اگر کوئی شخص بضرورت موت کے لابدی ہونے سے متنبہ ہو
اور بقائے ابدی کی آرزو سے ہاتھ اوٹھاوے اور درازی عمر کی تمنا
کرے تو اوسکو آگاہ ہونا چاہیے اس بات سے کہ جس نے درازی عمر کی

اہت مرگ
اہلون کے
ہام فاسد
ہین

خواہش کی اوس نے گویا بڈہا ہونا پسند کیا اور پیری مین نقصان حرارت
غریزی کا اور باطل ہونا رطوبت اصلی کا اور ضعیف ہونا اعضائی رئیس کا
اور قلت حرکت اور جنبش اعضا کی اور قلیل ہوجانا قوت ہاضمہ کا
اور گرجانا دانتون کا اور کم زور ہوجانا بصارت کا اور نقصان سماعت
کا لازم اور ضروری ہے اور علاوہ اسکے جب عمر کو طول ہوگا تو زیادہ تر موت
احباب کی دیکھیگا اور مفارقت عزیزونکی اور تواتر مصائب کا اور
اذیت احتیاج کی ہوگی اور اکثر مشاہدہ مین آیا ہے کہ صاحبان
عمر طویل نشست و برخواست سے معذور اور بصارت سے مجبور ہین
اور اس امر کے محتاج ہین کہ جب کوئی کہانا اور پانی احتیاج کی چیزین لاوے
اور قضائے حاجت کیواسطے ہاتھہ پکڑکے یا گودمین اوٹھاکے لیجائے
تب اونکی رفع احتیاج ہو اور اکثر ہوتا ہے کہ وہ پکارا کرتے ہین اور کوئی
سنتا ہی نہین اور اونکو وقت پر حوائج مہیا نہین ہوتے اور رنج و غصہ
کہا کہاکے رہتے ہین اور تمنائے مرگ کرتے ہین اور جب انسان بالیقین جانیگا
کہ مرگ کیا چیز ہے اور سمجھہ لیگا کہ کالبد فانی سے نفس و روح کی مفارقت کا
نام موت ہے اور بدن وہ چیز ہے کہ چند روز کے واسطے بعاریت دیا گیا ہے
تاکہ بواسطہ اوسکے کمال حاصل کرے جب احتیاج مکان اور زحمت الم و
و رنج سے رہائی پاکے درگاہ جناب باری مین جو منزل ابرار کی

اور دار القرار نیکون کے واسطے اور مقربان جناب الٰہی کے مقرر ہی ہمیشہ
کیواسطے مقام پاوے تب مرگ سے اور فنا سے اور تغیر حالات سے
امین ہو جائیگا اور مثل حیات و ممات کی یہ ہے کہ ایک بادشاہ جلیل القدر
نے اپنے دو غلامون کو کچھ بضاعت دیکر دوسرے ملک مین بہیجا اور
حکم دیا کہ اسقدر زمانہ کی تمکو مہلت ہے وہان جاکر فن تجارت کو سیکھو
اور مال کے ترقی کرو اور متاع نفیس اور اشیائے پاکیزہ وہان سے لیکر ہمارے
حضور مین حاضر ہو جیسی اچھی تجارت وہان کروگے اور جیسے جیسے
تحائف و نفائس وہان سے لاؤگے ویسی ہی توقیر تمہاری زیادہ ہوگی
اور ویسی ہی مراتب تمہارے بڑہائے جاوینگے دونون اوس ملک
مین گئے اور ایک کاروان سرا مین مقیم ہوئے ایک غلام نے موافق حکم
اپنے آقا کے تجارت کی اور فن تجارت کو خوب حاصل کیا اور نہایت
عمدہ عمدہ تحائف و نفائس اوس ملک کے مہیا کیئے اور آرزوے قدمبوس
بادشاہی مین اوس روز معین کا منتظر رہا جب وہ وقت آیا خوشی خوشی
فوراً اوٹھ کھڑا ہوا اور بادشاہ کے سامنے اپنی کارگذاری دکہائی اور
تحائف حاضر کئے اور مراتب اعلے پر سرفراز ہوا اور دوسرا غلام اوس
ملک کے سیر اور تماشے مین حکم اپنے آقا کا بہول گیا اور جسقدر بضاعت
لیگیا تہا اوسکو فضولیات مین صرف کر ڈالا اور عیش و عشرت مین ایسا مصروف

مثل لطیف حیات و ممات

امراض قوت شہوت

معالجہ افراط شہوت

ہوا کہ زر خطیر قرضداروں کا اوسکے ذمہ ہوگیا جب زمانہ کوچ کا قریب آیا تب وہان کے جانے سے جی چرانے لگا اور چاہتا تھا کہ اسی ملک مین ہمیشہ رہون اور بادشاہ کے سامنے نجاؤن آخر کو ملازمان بادشاہ پہونچے اور گردن پکڑ کے لے آئے سزائے سخت مین مبتلا ہوا اور مواخذہ قرضخواہون کا علاوہ عتاب بادشاہی کے ہوا سمجھنے کیواسطے اسقدر کافی ہے اور معالجات امراض قوت شہوانی ہرچند بہت ہین اور علاج بھی بہت ہین مگر بدترین امراض اسمین تین مرض ہین اونکا بیان کرتا ہون مرتبہ افراط مین زیادتی شہوت ہے اور مرتبہ تفریط مین حزن اور مرتبہ ردا ءت مین حسد ہے مُعالجہ افراطِ شہوت کا قبل ازین ذیل مین مذمت طلب لذات ماکولات و مشروبات کے گذارش کیا گیا اور لذت پسندی اور افراط خواہش مین دنارت ہمت و خساست طبیعت اور مہانت نفس اور شکم پُری اور ناخواندہ مہمان ہونیکی مذلت اور بے آبروئی جو اوسمین حاصل ہوتے ہے خود ظاہر ہے تصریح کی حاجت نہین ہے اور طرح طرح کے رنج والم جو اسراف سے اور حد کے تجاوز کرنے سے حادث ہوتے ہین وہ کتب مین مذکور ہین اور معالجات بھی اونکے ظاہر و مشہور ہین لیکن کثرت ازواج پر حرص کرنی بہت بڑی علت ہے نقصان دیانت اور لاغری بدن اور تلف مال اور

جلسۂ سوم معالجہ امراض نفسانی انسانی

قول امام غزالی

زوال عقل اور ہتک آبرو کی امام غزالی نے غلبۂ شہوت کو تشبیہ دی ہے عامل ظالم سے جو واسطے تحصیل خراج کے مقرر ہوا ہو اور اوسکو وصول زر کرنے مین رعایا پر اختیار کلی حاصل ہو اور وہ تہذیب قوت تمیز کی نکرے اور اعتدال قوت غضبیہ کا اور تکمیل فضیلت عفت کی اوسکو حاصل نہو تو وہ جملہ سامان و خزانہ کو اپنی ذات مین صرف کریگا اور آرایش لشکر و ترتیب سپاہ مین خلل واقع ہوگا اور رعایا مفلوک و محتاج ہو جائیگی اور اگر وہ عامل موافق اقتضائے عدالت کے عمل کریگا تو قدر واجب کو رعایا سے وصول کریگا اور اصلاح لشکر مین اور مصالح جماعت مین صرف کریگا اور بقدر حاجت اپنی ذات کے مصارف مین بھی صرف کریگا پس جس شخص کے مزاج مین خواہش مباشرت عورتونکے افراط سے ہو اوسکو چاہیئے کہ غور کرے اس بات مین کہ مشابہت عورتونکی مباشرت مین اقسام طعام سے بہت مناسب ہے کبھی کوئی شخص لذیذ کھانا پکا ہوا طیار گھر مین چھوڑکر اپنی بھوکھ مٹانیکے واسطے غیر کے دروازے پر دریوزہ گری کو پسند نکریگا اسیطرح سے عاقل اپنی زوجہ کو جو حلال سے ہے چھوڑکر دوسری عورتون کی تلاش مین اپنی اوقات عزیز کو ضایع نکریگا اس مرض کے مبتلا تین قسم کے ہوتے ہین ایک شہوت پرست دوسرے حسن پرست تیسرے بوالہوس

اقسام شہوت رانان

شہوت پرست

شہوت پرست وہ لوگ ہین جو ازالہ شہوت کے واسطے صرف جنس نسوانی کے
متلاشی رہتے ہین اور بلا لحاظ حلال و حرام اور جائز و ناجائز جہان سے
لذت نفسانی اونکو حاصل ہوتی ہے وہان سے حاصل کرتے ہین اور ایسے
لوگ زیادہ تر زنانِ بازاری سے التفات رکھتے ہین اور ایسے لوگون کے
واسطے نقصان مال اور زوال آبرو اور حادث ہونا امراض ردی کا
مثل آتشک وغیرہ کے لازم ہے اور علاج اوسکا طالب صحت کو ذہن
مین لانا اس بات کا ہے کہ بھوکھ اور پیاس اور شوق مباشرت امراض
دائمی ہین حق تعالے نے بنا بر مصالح کے جسم انسان مین پیدا کیے ہین
اور زوال بھوکھ کا کچھہ کھا لینے سے ہے اور فائدہ غذا کا بدن مین تولید
اخلاط صالحہ کی ہے جس سے اعضائے جسمانی کو قوت پہونچے اور یہ امر
اطعمۂ نفیسہ اور اغذیہ لطیفہ پر منحصر نہین ہے زوال بھوکھ کا کچھہ کھانے
سے ہو جائیگا اور زوال پیاس کا پانی پینے سے ہو جائیگا اور فائدہ اوسکا
سہولتِ ہضم ہے اور کم کرنا ہے حرارت باطنی کا تا کہ غذا کو جلا نہ دے
اور ازالہ خواہش نفسانی کا شوق مباشرت مین مقاربت نسوانی سے
ہوتا ہے گو کیسی ہی ہو اور فائدہ اوسکا استفراغ مادۂ فاضل کا ہے
اور تولید اولاد کی جس سے بقائے نوع ہوتی ہے اور ضرورت ازدواج
اسیوجہ سے ہے اور تیسرا فائدہ ازدواج کا ہے تحفظ امور خانہ داری

بھوکھ اور پیاس اور شوق مباشرت امراض دائمی ہین

جلسۂ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی

زنان غیر سے مباشرت کے نقصان

پس زنان غیر سے مباشرت کرنے مین علاوہ نقصان مال وآبرو کے
فائدہ امور خانہ داری کا اور انتفاع توالد وتناسل کا مطلقاً برطرف
ہوتا ہے اور لذت مباشرت کی اور استفراغ مادۂ فاضل کا جیسا
زنان غیر سے حاصل ہے ویسا ہی گھر مین حاصل ہے پھر اتنے نقصانات
کو گوارا کرکے زنان غیر سے طالب لذت ہونا محض بیعقلی ہے اور

حسن پرست

اشخاص حسن پرست ہمیشہ طالب حسن وجمال اور خواہان غنج ودلال
رہتے ہین گویا اونکے ذہن مین زیادتی لذت کی بہ نسبت ایک کے
دوسرے مین راسخ ہوجاتی ہے حالانکہ زن جمیلہ مین بہ نسبت غیر جمیلہ کے
زیادتی لذت کی صرف نگاہ کو ہے اور حسن اور جمال جمیلہ کا کسیطرح
طالب مین اثر وتعدیہ نہین کرنیکا ایسے لوگون کے حق مین اوس شخص
کی مثل ٹھیک ہے کہ آسودگی شکم اور بھوکھ کے زائل کرنے کیواسطے
جو غذا گھر مین پکی ہوئی موجود ہے کافی ہے مگر غذائے لطیف
کی تلاش مین مطبخ اغیار اور دکان اہل بازار پر دریوزہ کرتا ہے

زنان بازاری زنان خانگی

زنان صاحب حسن وجمال دو حال سے خالی نہین ہین یا بازاری
ہین یا پابند خانہ داری ہین اگر بازاری ہین تو وہ طالب مال ہین
اور کسی کی پابند نہین ایسی عورتون کے طلب مین ہزارون دولتمند
نان شبینہ کو محتاج ہوگئے ہین اور صدہا گھر امرا اور وزرا کے تاراج ہوگئے

زنان خانہ دار

ہین فیل نشینون کو گہانس کہودنے کی نوبت آئی ہے اور مالکان مملکت
بہیک مانگنے لگے اور ہر زمانے مین ایسے اتفاقات عبرت خیز ارباب بصیرت
کیواسطے موجود ہوتے ہین قیاس ایسے لوگون کے حالات خراب کا مرد بینا
کو اپنے علاج کیواسطے کافی ہے اگر زنان مطلوبہ پابند خانہ داری ہین اور
اونکے حسن وجمال کا شہرہ باعث بربادی طالب کا ہوا ہے تو بقول عوام
پرائے مال پر آنکھین لال محض حرص خام اور سودو دام ہو اور بیحیائی اور
بیغیرتی اسکا انجام ہے انسان قیاس کرے کہ اگر اپنی مان بہن بیٹی کا
کوئی شخص طالب ہو تو اس شخص کا دل کیا کہیگا اگر اپنا دل ایسی بیغیرتی
کو گوارا نکرے تو دوسرے کی غیرت کو بھی اپنے پر قیاس کرے اور اگر
تمناے محبوب مین اپنی آبرو بھی ضایع کرنی گوارا ہے تو قیاس کرے کہ
اوسکے اعزا و اقارب مثل میرے بیغیرت نہین ہین پس اونکی آگاہی کے
بعد انجام کیا ہوگا اور اکثر ایسا بھی مشاہدہ ہوا ہے کہ اصلیت شہرت کے
خلاف پائی گئی ہے اور دیکھا گیا ہے کہ غائبانہ راہ طلب مین خاک چھان کر
اور مال و آبرو سے ہاتھ اوٹھا کر اور ہزار طرح کی ٹھوکرین کھا کر جب مطلوب تک
پہونچے تو ایسی صورت نظر آئی جو باعث خجالت و ندامت ہوئے

غلطی حسن
تنبیہ
ہمہ عمر مین

یا عمر عزیز کو کسیکی تمنائے وصل مین تباہ کیا اور کامیابی نہوئی ایک سوار اسی مرض
بوالہوسی مین گرفتار سر راہ جاتا تہا دور سے ایک عورت کو سرخ لباس

حکایت لطیف

پہنے ہوئے دیکھا اوسکی جوانی اور حسن و جمال کا وہم کر کے کمر بیا تیز ہوا
کو دہوپ مین دوڑا جب نزدیک آیا دیکھا کہ ایک پیرزال ہے ستر
برس کا سن و سال خمیدہ کمر نہایت کریہ منظر گھوڑا سینہ مین تر ہو چکا
تہا آپ بھی عرق ندامت مین غرق ہوا انسان کو اندک نتیجہ کار اور
مآل پر غور حفظ کیواسطے ضرور ہے اور جس شخص نے بقدر ضرورت
قناعت کی اور زوجہ پر اکتفا کی ان سب ذلتون اور رسوائیون سے
اور تلف مال سے محفوظ رہا اور قسم سوم یعنے بوالہوس لوگون مین دو طرح کی
لوگ ہین ایک وہ جو پابند ایک کے نہین ہین اور ترقی پر ترقی کے طلبگار
ہین اگرچہ بصورت مباح کے ہو اور دوسرے وہ جو شخص معین کے طلبگار
ہوتے ہین جو بلا قید ہمیشہ طالب ترقی ہین اونکا حال یہ ہے کہ زوجہ
پر زوجہ بطور جائز یا بر سبیل ناجوازی کے کرتے چلے جاتے ہین اور
حرص تزویج اونکی کوتاہ نہین ہوتے اور یہان تک نوبت آتی ہے
کہ اگر ہر روز ایک زوجہ کے پاس شب باش ہونیکا التزام کرین تو بعد
ایک مہینہ کے نوبت آوے اور یہ بھی تب حاصل ہو جب کسی سے تکرار
شب باشی نہو اور سب سے ملاقات کا التزام رکھے ایسی صورتین
صرف عبث بلکہ اسراف ہے اور تکرار اوسی فعل کی کرنا ہے جو ایک
سے حاصل ہے اور آخر کو نتیجہ ایسے شخص کا یہ ہوتا ہے کہ یہ شخص انواع شہوات کو

مردان بوالہوس

رث مفاسد
زدواج

جملہ ازواج کے کافی نہین ہوتا اور غلبہ شہوت نفسانی کا ازواج کو آمادہ
پردہ دری کرتا ہے اور اکثر اونمین سے فحش و زنا کرتی ہین اور یہ شخص
اگر آگاہ ہو کر ذاتی تدارک کرتا ہی تو دو چار کی جان معرض ہلاک مین پڑتی
ہے اور خود بیٹھے بٹھائے رنج و قلق مین مبتلا ہوتا ہے اور اگر متحمل ہوا
تو صفت دیوثی سے موصوف ہوتا ہے بہرحال افراط کا نتیجہ ملجاتا ہے
اور جو کوئی شخص حسن کا طلبگار ہے اور مرتبہ طلب کا افراط کو پہونچ
گیا ہے تو اوسکو عاشق کہین گے اور عشق مین بہت سے حالات ردی
مشابہ بجنون پیدا ہوتے ہین آزادی اور لاغری بدن کی اور قلت
اشتہا کی اور بیخوابی اور بے آرامی اور سوا تصور محبوب کے کوئی شغل
اور کوئی کام اوسکو نہین رہتا ہے اکثر اس مرض مین مجنون ہو گئے ہین
اور اکثر مرتبہ ہلاک کو پہونچ گئے ہین حکمائے علم نفس اس مرض کو نفسانی
کہتے ہین اور اطبائے بدن نے اسکو امراض بدن مین مثل الیخولیا کی
شمار کیا ہے اور علاج اسکا پھیرنا فکر کا محبوب کی طرف سے اور رغبت دلانا
کرنا طبیعت کا دوسری طرف جہانتک ممکن ہو اور نافع ہے مشغول ہونا
تحصیل علوم دقیق مین اور صناعات لطیف مین اور صحبت اشخاص
مہذب کی جہان اس قسم کا چرچا نہو اور ہمیشہ وہان تذکرہ علوم کا رہتا ہو
اور تسکین دینا قوت شہوت کا نفع دیتا ہے خواہ از روے ادویہ مطفیہ کے

عشق کی ماہیت

علاج عشق کا

خواہ مجامعت سے دوسری عورتون کے اور پرہیز چاہیے ذکر محبوب سے بلکہ عموماً حکایات عشق و عاشقی اور اشعار عشق انگیز سے بلکہ اختیار کر لینا کارہاے سخت اور امور دشوار کا اکثر نافع ہوتا ہے اور جب ان تدبیرون سے کچھ نفع ظاہر نہو تب سفر دور دراز کرے

عشق امارد

اور بعض اشخاص خبیث النفس طرف امارد یعنے کم عمر لڑکون کے مانوس ہوتے ہین اور خلاف وضع فطری کے اونسے ازالہ شہوت کا کرتے ہین اونمین بعض ایسے ہوتے ہین جو امارد سے عشق بہم پہونچاتے ہین اور قبایح اور فضایح اس فعل خبیث کے خود ظاہر ہین حاجت بیانکی نہین ہے عصمنا اللہ وایاکم من شرور الانفس والشیاطین من الجنۃ والناس اجمعین

حزن کے بیان میں

حزن ایک قسم کا الم ہے نفسانی جو کسی محبوب کے گم ہو جانے سے یا کسی شے مرغوب کے تلف ہو جانے سے یا کسی امید کی مایوسی سے عارض ہوتا ہے اور سبب

سبب حزن

اوسکا حرص ہے سامان راحت جسمانی کی اور خواہش ہاے شہوات نفسانی مین جب ایسے اشیا سے محرومی ہوتی ہے تو حسرت فقدان مطلوب کی حالت حزن کی پیدا کرتی ہے اور کیفیت اسکی اوس پر زیادہ طاری ہوتی ہے جو بقاے ممکنات اور ثبات لذات کی تمنا کرتا ہے اور حاصل ہونا جملہ مطلوبات کا اور مہیا رہنا جمیع مقصودات

علاج حزن

سکا غیر ممکن ہے پس ایسے شخص کو جو اس مرض مین مبتلا ہو جائے
کہ اندک عقل سے کام لے اور انصاف پر نگاہ کرے تو اوسپر خود معلوم ہو جائیگا
جو شئے عالم امکان مین پیدا ہوئی ہے ثبات و بقا اوسکا محال ہے
اور ثابت اور باقی رہنے والی وہ چیزین ہین جو عالم ارواح مین ہین
اور تصرفات عناصر اربع کے محتاج نہین ہین پس جسنے فنا ہونیوالی
چیزون پر تاسف کیا اوسنے گویا محال کی تمنا کی اور جو شخص ایسی
چیزون کے بقا کی تمنا نکریگا وہ اندوہگین نہوگا بلکہ ہمت اوسکی
ہمیشہ تحصیل پر اون چیزون کے مصروف رہیگی جو باقی رہنے والی ہین
اور جسقدر اندوہ مقتضائے طبیعت سے طاری ہو مثلاً مرگ سے
کسی دوست کے یا عزیز کی تو لازم ہے کہ اوسیقدر پر اکتفا کرے اور
اپنے حالات مین تغیر اور حرکات ارادی مین خلل نہ ہونے دے اور جو اشیائے
نفیسہ ذریعہ فخر و مباہات ہون اور تلف اونکا باعث حزن و اندوہ
ہو اونکا ترک اولے سمجھے اور اگر ہون تو اونکی فنا و زوال سے متالم
نہو اگر ایسا کریگا تو ہمیشہ عمر عزیز اوسکی امن و آسایش سے اور راحت
و فراغت سے بسر ہوگی کسواسطے کہ عالم کون و فساد مقتضی اسکا
ہے کہ ہمیشہ ایک ایک دوست و عزیز فنا ہوا کرے اور کوئی نہ کوئی
چیز اشیائے مرغوب سے تلف ہوتی رہے اور جو شخص عادت جمیل

جلسۂ سوم معالجات امراض نفسانی النسانی

اس امر کی رکھیگا کہ جو چیز موجود ہو اوس پر خوش رہے اور فخر وناز
نکرے اور جو چیز ضایع وتلف ہوجائے اوسکا تاسف وملال نکرے تو
ایسا شخص ہمیشہ مسرور وفرحناک رہیگا اور حزن واندوہ سے
پاک رہیگا اور یہی منشا ہے آیۂ قرآن مجید کا اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ
عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنے آگاہ ہو تحقیق کہ اولیائے خدا پر خوف
طاری ہوتا ہے نہ وہ محزون وغمناک ہوتے ہین اور بعض حکما نے لکھا ہے
کہ حزن واندوہ ایک ایسی حالت ہے کہ لوگ باختیار خود اوسکو اپنی
طرف جذب کرتے ہین اور یہ صفت امور طبیعی سے خارج ہے جسکی
کوئی شے ضایع وتلف ہوجاے اوسکو خیال کرنا چاہیے اون لوگونکے
حال پر جنکی کوئی چیز تلف وضایع ہوئی ہو اور آخر کو وہ لوگ اپنے
غم واندوہ کو بھول کے راضی وشاکر ہوگئے ہون اکثر مشاہدہ مین آیا ہی
کہ جس شخص پر بسبب مفارقت کسی اولاد کے یا کسی عزیز اور دوست کی
مصیبت طاری ہوئی اور غم واندوہ اوسکا حد سے گذر گیا تھوڑے
زمانہ کے بعد اوسی شخص کو دیکھا کہ موافق عادت دائمی کے غم و
اندوہ زائل ہوگیا اور ہنسنا بولنا اور خوش ہونا بحال خود
آگیا اور جن لوگون کا ملک ومال تلف ہوگیا اونکو بھی بعد تھوڑی مدت
کے دیکھا کہ رنج وملال اونکا جاتا رہا اور اپنی حالت موجودہ پر راضی ہو

تسلیٔ حزن

قانع ہوگئے اور جو شخص تلف مال اور موت اعزّا و احباب پر محزون
اور غمناک ہو اوسکے مثل ٹھیک ہے ایسے شخص سے جو کسی دوست
کی ضیافت مین گیا ہو اور صاحب مجلس نے دعوت مین ایک ایسی چیز
خوشبو کی حاضر کی ہو جسکے ہاتھہ مین لینے سے یا سامنے رکھنے سے دماغ
معطر ہوتا ہو اور محفل مین ایک کے ہاتھہ سے دوسریکے ہاتھہ مین پہرتی
جاتی ہو جب اوسکے ہاتھہ مین پہونچے اپنی غلط فہمی سے اوسکو ہبہ یا عطیہ
جانے اور جب دستور کے موافق اوسکے ہاتھہ سے لیکر دوسرے کو دی جاے
رنجیدہ اور متاسف ہونے لگے اسی طرح سے سمجھنا چاہیے کہ جملہ اشیاے
موجودہ اور نفائس مرغوبہ امانت حق تعالے کی ہین جسکے نفع مین خلق
کو شریک فرماتا ہے اور جبتک مصلحت جانتا ہے تب تک اپنے بندیکو
اوس سے نفع اوٹھانے کی اجازت دیتا ہے اور جب چاہتا ہے اپنی
امانت کو لے لیتا ہے یا دوسریکو عطا کرتا ہے پس تاسف و ملال کی
کیا جگہ ہے بلکہ اشیاے مستعار مین ملکیت کی نیت کرنا بڑی بے انصافی
اور کفران نعمت ہے کسواسطے کہ مقتضاے شکر گذاری یہ ہے کہ
اشیائے عاریت کو جبتک اپنے پاس رکھے حفاظت سے رکھے اور اشیائے
مستعار کو بجنسہ مالک کے پاس پہونچا دے اور جب مال مستعار مالک
کے پاس پہونچ جاوے تو خوش ہو کہ مین امانت سے سبکبار ہوگیا بلکہ

نباہت بے نفع
تشبیہ جن حمد

اشیاے فانی کا
مستعار ہونا

صاحبان مروت اشیائے مستعار سے کبھی تجمل نہین کرتے چنانچہ
شاعر کہتا ہے ع کہن جامۂ خویش پیراستن + بہ از جامۂ عاریت خواستن
حسد کی تعریف یہ ہے کہ زیادتی حرص سے اپنے ابنائے جنس کے
فواید وحشمت کو جو حاسد سی زیادہ رکھتے ہون چاہنا اسطور سی کہ اسکو حاصل
ہو اور اون سے زائل ہو جائے اور حاسد ہمیشہ فواید و منافع وحشمت
و جاہ ابنائے جنس کو دیکھکر غصہ و رنج کہاتا ہے اور یہ رذیلت جہل اور شرہ
کے مرکب ہونے سے پیدا ہوتی ہے اسواسطے کہ حشمت دنیاوی ایکہی
شخص کو ملنی اور سبکی محرومی محال ہے اور اگر ایسا فرض کرین تو صرف
تنہا ایک شخص حشمت ظاہری سے بہرور اور فائدہ مند نہین ہوسکتا
اسوجہ سے کہ لوازم حشمت سے ہے کہ جسقدر حشمت زیادہ ہوگی اتنیہی
توابع اوسکے زیادہ ہونگے اور ایک شخص کی حشمت بہت سے لوگونکو
نفع پہونچاتی ہے پس اسباب حشمت سے ناواقف ہونا زیادتی حرص
کے ساتھہ ملکر حسد پیدا کرتا ہے اور چونکہ مطلوب حاسد کا حاصل
ہونا اور زوال دوسرونکی نعمت کا مطابق حاسد کے خواہش کے ہونا
من قبیل محالات کے ہے تو حاسد کا رنج و اندوہ ہمیشہ بڑہتا جائیگا
اور علاج جہل اور شرہ کا عین علاج حسد کا ہے یعنے جب علم حاصل ہوگا
اور جانیگا کہ میری تمنا سے دوسرے کی حشمت کا زائل ہونا محال ہے

سبب حسد

علاج حسد

نتیجہ

اور حرص کو کم کریگا حسد زایل ہوجائیگا اور بعض حکمانے کہا ہے کہ حسد
قبیح ترین امراض و بدترین شرور سے ہے اسوجہ سے کہ جو شخص اس بات کو
دوست رکہتا ہو کہ اوسکے دشمن کو بلاسبب ضرر پہونچے وہ شر کو دوست رکہتا ہے
اور جو شخص دشمن کے کسی برائی کا خواہان ہو یا کسیکی خیر کا مانع ہو وہ
شریر ہے اور جو شخص دوستون سے ایسا معاملہ رکّہے وہ زیادہ تر بد ہے
پس حاسد بدترین اشرار ہے اور ہمیشہ اندوہگین اور رنجیدہ رہیگا اسواسطے
کہ اچہائی اور رفاہ لوگون کی باعث اوسکی ناگواریکا ہے اور بہتری خلق
کی اوسکے مطلوب کے خلاف ہے اور فلاح خلق کی کبہی اوسکی خواہش
کے موافق منقطع نہوگی پس اوسکے غم و اندوہ کی انتہا بہی نہوگی اور بدترین
اقسام حسد وہ قسم ہے جو درمیان علما کے واقع ہو یعنے جس امر کی رغبت
ایک کو ہے زوال اوسکا دوسرے کو مطلوب ہو اور سبب اوسکا جلب
نفع دنیوی ہے یا توقع کثرت تابعین کی اور حرص حسن ارادت امرد اسلئے
کی اور یہ مثال حکمائے دنیا کی اوس چہوٹے کمّل کی ہے کہ شخص دراز
قامت اوڑہے کہ جب سر کو ڈہانکے گا پاؤن کہل جائینگے اور جب پاؤن کو
ڈہانکیگا تو سر کہلجائیگا اسی طرح اگر ایک شخص کیطرف دنیا اور اہل دنیا
متوجہ ہونگے اور رجوع خاص اوسیکی طرف ہوگی تو دوسرا اوس تبہ کو
نہ پہونچیگا اور علم اس رذیلت سے پاک ہے اسواسطے کہ نفع پہونچانا

حسد میان علما

لوگون کا اورخرچ کرنا اوسکا اور شریک گردانا ابنائے جنس کا اوسکے
نفع مین زیادتی لذت اور ترقی کمال کا اقتضا کرتا ہے پس ایسی صورت
مین مادہ حسد کا شرہ مطلق سے پیدا ہوتا ہے سوال حسد اور غبطہ
ایک ہی چیز ہے یا دو نوجدا جدا ہین جواب حسد اور غبطہ مین بڑا
فرق ہے غبطہ اوسکو کہتے ہین کہ کسی شخص نے کوئی کمال یا دولت
اور نعمت کو کسیکی دیکھکر مثل اوسکے اپنے واسطے چاہا بے اسکے کہ اوسکا
زوال مقصود ہو اور حسد مین شوق ہے تحصیل کمال کا بتمنائے زوال
شخص محسود اور کبھی حسد مین زوال نعمت محسود کا حاسد کو زیادہ تر
اوسکے حاصل ہونے سے مطلوب ہوتا ہے اور غبطہ دو طرح کا ہوتا ہے
ایک محمود دوسرا مذموم غبطہ محمود اوسکو کہتے ہین کہ شوق ہو تحصیل
سعادت کا اور فضائل کے اکتساب کا مثل شخص مغبوط کے اور غبطہ
مذموم وہ ہے کہ شوق ہو طلب شہوات و لذات کا اور اس
غبطہ کی قسم شامل ہے رذیلت شرہ مین یہانتک تمام ہوا ذکر اجمالی
معالجات امراض نفسانی کا جو شخص کہ مطالب مذکورہ سے واقف
ہوگا اور اوسکو اچھی طرح سے اپنے دلمین ضبط کرلیگا تو معرفت
دیگر اسباب و اغراض رذائل کے اور علاج اوسکا اوسکو آسان ہوگا
مثلاً حب کذب مین غور کریگا معلوم ہوگا کہ تمیز درمیان انسان اور

بیان ... و غبطہ

غبطہ محمود و مذموم

... ذکر معالجہ ... نفس

دیگر حیوانات کے نطق سے ہے اور غرض نطق سے یہ ہے کہ دوسرے کو آگاہ
کرے اوس امر واقع سے جسکو وہ جانتا نہو اور جب شخص ناواقف
کے سامنے کوئی امر خلاف واقع بیان کیا گیا تو غرض اصلی نطق کی
باطل ہو گئی اور سبب اوسکا یا خواہش مال و جاہ ہے یا طلب
ترفع ہے یا حرص سے ہے اور مثل اسکی دیگر امور دروغ گوئی کے
لوازم سے ہے ذلت اور بے آبروئی اور سبکی اور بے وقعتی
نظر مردم مین اور ہونا فساد کا امور معاش اور معاد خلق مین اور
دروغ گوئی سے جرأت ہوتی ہے چغلی کہانے پر اور تہمت و بہتان
کرنے پر اور لاف زنی پر اور سبب لاف زنی کا ہیجان قوت غضبیہ
ہے ساتھہ تصور ایسے کمال کے کہ جو اپنے مین موجود نہین اور اسکے
توابع اور لواحق سے ہے جہل اور قلت رعایت حقوق اور امر
غلط پر عادی ہو جانا طبیعت کا اور لاف زنی مین عجب اور کذب
شامل ہے اور اسیطرح سے بخل مین جب کوئی اندیشہ کریگا تو معلوم
ہوگا کہ سبب بخل کا خوف ہے فقر اور احتیاج کا یا محبت علوئے
مرتبہ کی بواسطہ مال کے یا شرارت نفس کی بدخواہی خلق مین ہے
اور جو کوئی شخص رذیلت ریا مین خیال کریگا تو معلوم ہوگا کہ در حقیقت
کذب ہے قول مین بھی اور فعل مین بھی اسیطرح جو شخص حقیقت ہر ایک

جلسہ سوم معالجات امراض نفسانی انسانی
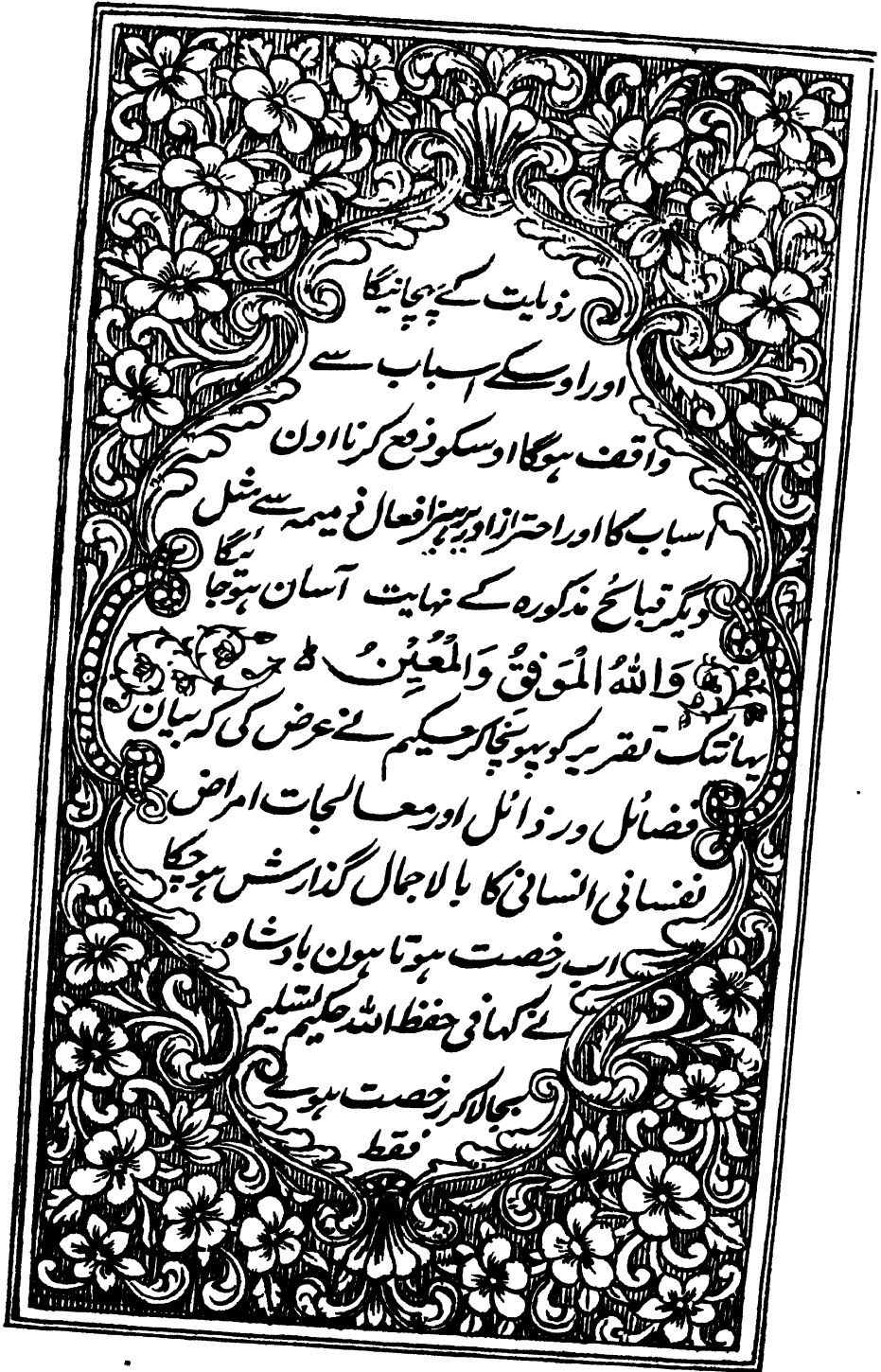
رذایت کے پہچانیگا
اور اوسکے اسباب سے
واقف ہوگا اوسکو دفع کرنا اون
اسباب کا اور احتراز اور پرہیز افعال ذمیمہ سے مثل
دیگر قبائح مذکورہ کے نہایت آسان ہوجائیگا
واللّٰہُ المُوفقُ والمُعینُ
یہانتک تقریر کو پہونچاکر حکیم نے عرض کی کہ بیان
فضائل ورذائل اور معالجات امراض
نفسانی انسانی کا بالاجمال گذارش ہوچکا
اب رخصت ہوتا ہون بادشاہ
نے کہا فی حفظ اللہ حکیم التسلیم
بجالاکر رخصت ہوئے
فقط
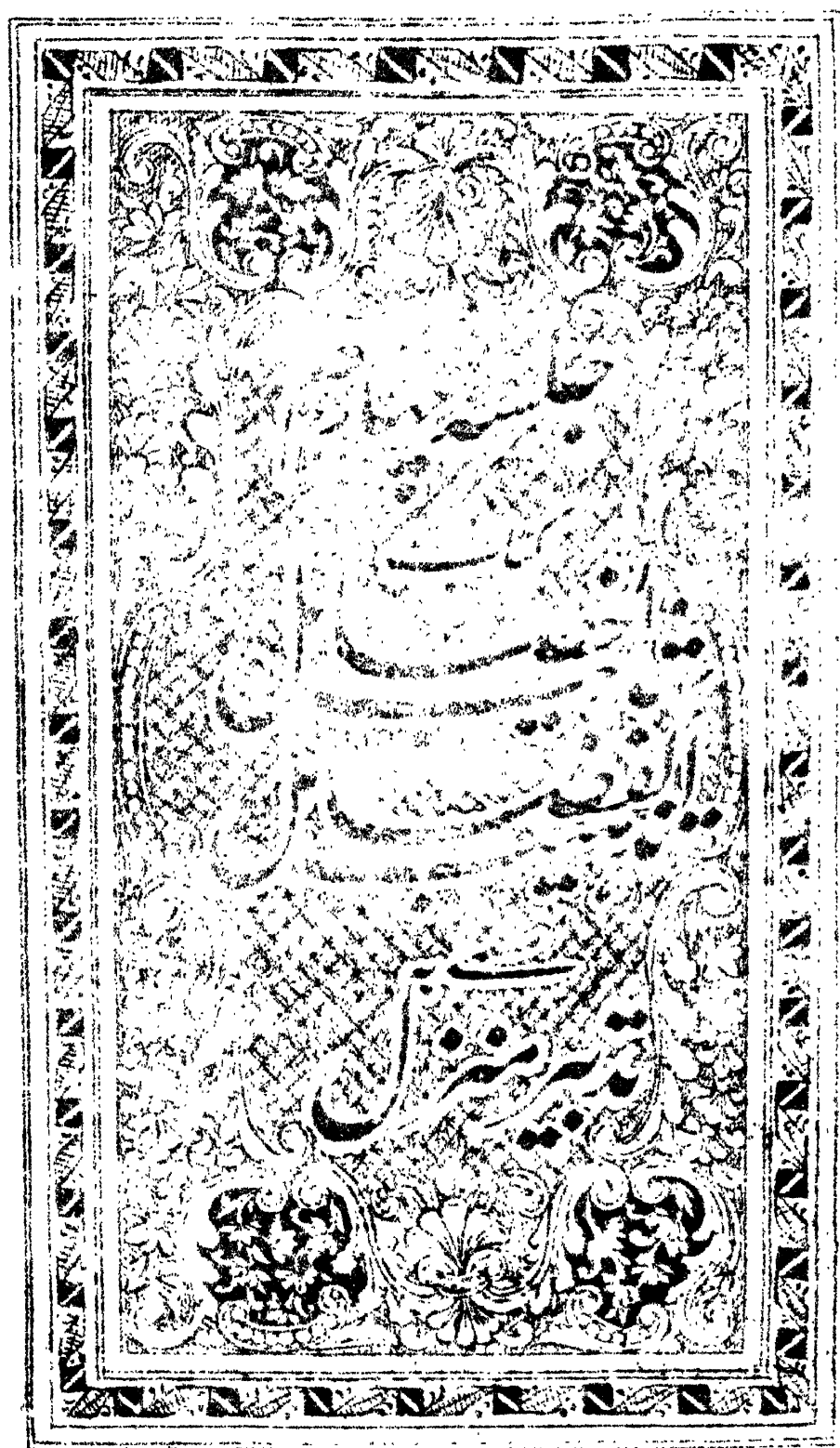
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلسۂ چہارم

بیان مین تدبیر منازل یعنی انتظام خانہ داری

بعض فضائل حکمت اخلاق

ہر چند حکمت اخلاق نہایت جلیل الشان اور مستقیم البیان ہے بہت محتاج الیہ نوع انسانی بلکہ معلم نفسانی ہے اگر نظر انصاف سے دیکھیے تو یہ وہ علم ہے کہ اسکا پابند لباس حیوانیت سے نکلکر جامۂ انسانیت مین آجاتا ہے جانورونکی خصلتین چھوڑکر آدمی بن جاتا ہے یہی علم ایسا ہے کہ بدخلق کو خلیق بناتا ہے غیر مہذب کو تہذیب سکہاتا ہے ہر چیز کے فائدے اور نقصان معلوم ہوتے ہین علل اور اسباب جملہ افعال و اعمال کے مفہوم ہوتے ہین حکماء متقدمین نے ہزارہا کتابین اس فن خاص مین تصنیف فرمائی تہین اور انہین مکارم اخلاق و محاسن افعال کی دکہائی تہین اور امراء و سلاطین نے اپنا معمول

سلاطین کا پابند اخلاق ہونا

بہ قرار دیا تہا روز و شب کا وظیفہ کر لیا تہا بڑے بڑے ملکون پر اسیکے زور سے غلبہ حاصل کیا اقالیم سبعہ کے نظم و نسق کو اسیکی صلاح سے کامل کیا مگر اب رفتہ رفتہ ایسا نامعلوم ہو گیا کہ علم کیا علم ہی معدوم ہو گیا خصوصاً اسکا

زمانہ کی ناقدری

اخلاق میں تفصیل نہیں

مولف کی معذوری

دوسرا انگڑا جسکا نام تدبیر منازل ہے باوجود کہ انتظام خانہ داری اسیکا
حاصل ہی مگر جمع کثیر اور جم غفیر انسانی اس علم سے جاہل ہے اور ایسے مشیر با تدبیر
کی قدر سے غافل ہے عامیانہ قدم دہرتے ہین اور آخر چاہ ضلالت مین گرکر
افسوس کرتے ہین نادانی سے مال و زر بھی برباد ہوتا ہے نافہمی سے گہر مین بھی فساد ہوتا ہے
معیشت مین خلل پڑتا ہے بنا بنایا گھر بگڑتا ہے تکلیفین اوٹھاتے
ہین جان بوجھکر نادان بنجاتے ہین نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کا ضرب المثل
ہین سارے کئے کرائے کام مختل ہین مگر افسوس یہ ہے کہ فقیر اس علم
کے مطالب کو توضیح دلائل و تفصیل براہین کے ساتھہ بیان نہین کرسکتا
اسوجہ سے کہ ابتدا سے آخر تک سلاست اور عام فہمی کا لحاظ رکھا گیا
اغلاق اور دقت عبارت سے کنارہ کیا گیا اسوجہ سے کہ برہان عقلی اور
دلیل اصطلاحی و نکات احوال و وجوہ استدلال کا بیان کرنا خلاف مقصود
ترویج و اشاعت تہا اور عام خلق کے لیئے موجب کلفت مگر بدون ذکر وجہ
او رسبب کے مطلب اچھی طرح ذہن نشین نہین ہوتا جیسے بے نام کے مُہر کا
نگین نہین ہوتا لہذا جہانتک مناسب معلوم ہوا ہے الفاظ مختصر مین
ہر امر کا فائدہ بھی بیان کردیا ہے اور جہان ضرورت نہین دیکھی اصل مطلب
پر اکتفا کی اسواسطے کہ مبحث اخلاق مین چندان دلیل کی ضرورت نہ تھی
اور بیان اصطلاحات اور تفصیل کیفیات مین برہان کی حاجت نہ تھی

اور بقدر ضرورت ذیل عبارت مین مذکور ہوگیا ہے اور اشارون مین تہوڑا تہوڑا دلیل کو بہی بیان کردیا ہے مگر اس باب مین زیادہ تر وجہ و سبب کا خیال ہے اسلئے کہ عمدگی نتائج تدبیر منزل و سیاست مدن کا مآل ہے پس اگر شاید کسیقدر عنوان بیان مین تفاوت پایا جائے تو بخیال ضرورت معاف فرمایا جاوے اور اگر اس سے زیادہ تفصیل مقصود ہو تو کتب مبسوطہ ملاحظہ فرمائیے اور اس مجمل کی تفصیل سے حظ وافر اوٹہائیے اس مقام پر بہ تخفیف اقوال حکیم ابرُوسؔ و دیگر افادات حکماء متاخرین کو ذکر کرتا ہے اور بعض مضامین مخصوص خواجہ رئیس ابو علی الحسین بن عبد اللہ بن سینا کو اونکے رسالۂ بلیغہ سے حسب مقتضائے مقام و مصلحت وقت موافق احوال زمانہ لکہتا ہے اور اکثر افادات جناب محقق علّامہ علیم فہامہ فرد کامل + جامع فضائل + ملک انسانی + مُعلّم لاثانی + مولانا خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمۃ والغفران کو جو انہون نے قہستان مین حسب الحاح بعض سلاطین تحریر فرمایا ہے بیان مین لاتا ہے وَاللہُ وَلِیُّ التوفیق القصہ جب حسب دستور حکیم صاحب صحبت تخلیہ بادشاہ مین باریاب ہوئے عادل شاہ نے فرمایا مین چاہتا ہون کہ آج تدبیر منازل کا بیان کیجیے حکیم نے سر تسلیم کو خم کرکے عرض کی بسر و چشم اور آغاز مطلب کیا کہا کہ جس عنوان پر بندگان سلطانی کی رغبت ہو اوسی طرح پر

غرض مؤلف از ترتیب کتاب

ذکر جناب محقق طوسیؒ

عرض کرون بادشاہ نے کہا مجھے مرغوب یہ ہے کہ آپ ہر مطلب کو جُدا جُدا
بیان کرین حکیم نے عرض کی نہایت مناسب ہے حسب ارشاد پہلے سبب
احتیاج منزل و ضرورت تاہل گذارش کرتا ہون اسکے بعد تدبیر تحصیل قوت
اور مضار اور منافع اوسکے عرض کرونگا پھر تدبیر تاہل کی اور حسن و قبح اوسکا
زبان پر لاؤنگا پھر اوسکے بعد طریقہ پرورش اور تربیت اور تادیب
اور تعلیم اولاد کا پھر حقوق والدین کے اور طریقہ اونکی خدمت کا بیان
کرونگا آخر مین دستور سیاست خادمونکا و تابعین و ملازمین کا ذکر کرونگا

سوال بادشاہ نے کہا بہتر ہے پہلے سبب احتیاج منزل بیان کیجیے
جواب حکیم صاحب نے عرض کی بہت خوب ظاہر ہے کہ بقائے
شخصی انسان کی غذا کی محتاج ہے اور غذا انسان کی بے تدبیر صناعت
کے ممکن نہین مثلاً کھیتی کرنا اور حاصل فصل کو درو کرنا اور غلہ کو علف سے
جدا کرنا اور کوٹنا پیسنا گوندھنا پکانا کھانا اور ان سب باتون کیواسطے
اعانت اور مدد کرنیوالے اور آلات اور سامان درکار ہین اور ان
سب کامون کے انجام دینے کیواسطے اک زمانہ دراز چاہیے تھا کہ
ابتدائے تخم ریزی سے لقمۂ نان وارد دہن ہونے تک اہتمام ہر شے کا
اپنے اپنے محل پر اتمام کو پہونچے بخلاف چرندون اور پرندون کے
کہ غذا اونکی موافق اونکی خواہش طبیعت کے ہر وقت مہیا اور آمادہ ہے

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

جسوقت طبیعت اونکی تقاضا کرتی ہے جاتے ہین اور گھانس پھل وغیرہ
سے اپنی گرسنگی دفع کرلیتے ہین اور جہان پانی مل جاتا ہے پی لیتے ہین اور
آسودہ ہوکر تلاش سے باز رہتے ہین مگر انسان پر سخت دشوار ہے کہ ہر روز اپنی غذا
بہم پہنچاوے اور ہر روز کمائے اسوجہ سے کہ ہر روز مادۂ معیشت کا منقطع
ہوجانا اور ہر روز پھر از سر نو بنیاد معیشت ڈالنا نہایت زحمت کی بات ہی
اسوجہ سے ذخیرہ کرنا اسباب معیشت کا اور محفوظ رکھنا اوسکا ابنائے جنس سے
جو حاجت غذا مین شریک احتیاج ہین ضرور ہوا اور حفاظت اسباب معیشت
کی بے ایسے مکان کے جسمین غذا اور قوت اوسکا ضایع نہو اور حالت
خواب اور بیداری مین دنکو ہو یا رات کو دست درازی اہل حاجت سے
محفوظ رہے ممکن نہین پس گھر بنانے کی ضرورت ہوئی اور یہ امر خوب
ظاہر ہے کہ تدبیر معیشت و تحصیل غذا انسان کی بدون اسکے کہ گھر سے
باہر نکلکر مکاسب و صناعات مین مشغول ہو اور حسب ضرورت اسفار بعید
الاقطار و سیاحت دیار و امصار اختیار کرے اور تمام روز محنت و مشقت
کے ساتھ اپنی غذا بہم پہونچائے غیر ممکن ہے اور اسکا گھر سے باہر نکل جانا
موجب اختلال نظم خانہ داری تھا اس لیے کہ وہ خود اک ایسا امر اہم ہے
کہ جسمین تمام روز کی محنت و مشقت کی ضرورت ہے پس ایک شخص سے
ایسے دو کام جو ایک دوسرے کے ضد ہین او مہلت اور فرصت کا وقت

وجہ مخالفت غذا انسانی و حیوانی سے

سبب احتیاج اہل

ضرورت مستورات

نہین دے سکتی غیر ممکن پس ناچار اب ضرورت ایک دوسرے شخص کی بھی ہوئی کہ جو تا وقت مراجعت و فرصت اسکے امور خانہ داری کا انصرام کرتا رہے اور جسوقت یہ تھکا ماندا گھر مین داخل ہو تو موافق مقتضائے طبیعت کے اسکو راحت دے اور قوت متحرکہ کو تسکین پہونچائے غذا خوشگوار ایکا کر مہیا کرے اور آب سرد آمادہ رکھے اور جتنے ضروریات اسکے آسایش کے ہین انکو مرتب کر رکھے تا پھر اوسکو کسیطرح کی صعوبت اپنی راحت و آسایش کے متعلق نہ اوٹھانی پڑے جیسا مقتضا ہے بقائے شخصی انسانی کا اور مقتضا بقائے نوعی انسانی کا جس سے مراد توالد و تناسل ہے اور بقائے نام و نسب بھی اسی سے عبارت ہے یہ تھا کہ یہ کوئی شخص ایسا بھی پیدا کرے جو اسکے مادۂ خلقت کا حامل ہو اور قوت شہوانی نفسانی کا جیسا ذکر مبحث اخلاق مین عرض کیا گیا دافع ہو اور خود شریک ہو بقائے نوع انسان کا اور یہ سب صفات سوا جفت انسانی یعنے عورت کے کسی دوسرے مین تماماً موجود نتھی تو اسواسطے حکمت الٰہی نے یہ اقتضا کیا کہ ہر شخص جفت اپنا قرار دے کہ جس سے امور خانہ داری کا بھی کما ینبغی انتظام ہو اور راحت و آرام کا بھی انجام اور توالد و تناسل و بقائے نوع انسانی کا بھی انصرام ہو اور ایک شخص سے اتنے امور اہم کا اتمام ہو یہ ضرورت عقلی ہے خانہ او راہل خانہ کی سوال یہ تقریر

ضرورت دوسرے شخص کی

ضرورت جفت انسانی کی

تعدد ازدواج مکرر

سنکر بادشاہ نے کہا کہ ضرورت خانہ داری خانہ کو تو آپنے تصریح سے
بیان فرمایا مگر اس تقریر کے عنوان سے یہ بات مترشح ہے کہ یہ کام
ایک عورت سے نکل سکتا ہے اور ازدواج مکرر کی حاجت نہین
بلکہ ہونا اشخاص متعدد کا ایک کام پر خلاف مصلحت ہے اور مخالف
مسئلہ تخفیف مئونت **جواب** حکیم صاحب نے ارشاد کیا کہ
ہر چند جواب اسکا محض علم اخلاق کی راہ سے مجھپر چندان ضروری
نہ تہا مگر آپکی تشفی خاطر کیواسطے مین اس مسئلہ شرعی کو بھی اخلاق کے
اصول پر عرض کرونگا اسوجہ سے کہ اخلاق و شرع قریب قریب ایکہی راہ

تفاوت خلقت

ہے آپ پر ظاہر ہے کہ طبایع انسانی بہ نسبت خلقت توالد و
مناسبت اعضا کے مختلف اور متغیر خلق ہوئے ہین کسی مین مادہ کسی
چیز کا غالب ہے اور کسی مین کم ہے اور کسیکو عادۃً اور رغبۃً احتیاج
کسی چیز کی زیادہ ہو گئی ہے اور کسی چیز کی کم کوئی ایک عورت پر بقدر
ضرورت توالد و تناسل و دفع مادۂ شہوت قانع ہو سکتا ہے اور

تعلق دیگر کامون کا

کسیکو اس سے زیادہ کی ضرورت ہے اور چونکہ دو امر یعنے انتظام
خانہ داری اور بقاء نوع انسانی ایکہی کے متعلق کیے گئے تہے اور قوت
شہوانی حیوانی کا دفع بھی اوسیکے متعلق تہا تو بعض اشخاص کی
نسبت ایسا ممکن تہا کہ بسبب کثرت لوازم کے کوئی امر اچھی طرح جسے

غایت اباحت
ازدواج مکرر

تقسیم فان لم تعدلوا
بنابر خلاق

اختلاف امزجہ
نسوانی

انجام کو نہ پہونچے اور باعث حدوث امراض نفسانی کا ہوجائی اسواسطے
شارع نے اوّلاً کنیزونکی اجازت فرمائی جو فی الحقیقت شریک ضرورت انتظامِ
خانہ داری ہین اوسکے بعد یہ بھی تنزیہاً حکم فرمایا کہ مَاطَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ
مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ الآ بصیغۂ خواہش و رغبت و احتیاج بہ نسبت بعضے
اقویاکے جیساکہ لفظ طاب لکم سے صاف ثابت ہے مگر چونکہ اسمین
یہ شبہ متعلق انتظامِ خانہ داری پیدا ہوتا تھا کہ ایسا نہو خلاف مصلحت
و ضرورت احتیاج تاہل افراط شہوت مین مشارکت و مساوات نطاحی
کو ملحوظ نرکھے اور فائدہ تاہل کو باطل کردے اسواسطے آخر مین یہ بھی
فرمادیا وَاِنْ لَّمْ تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً یعنے اگر صفت عدل و نصفت کو ملحوظ
نرکھہ سکو تو ایکہی پر اکتفا کرو اور اسی مقام سے اور اسی علت سے خود
نکاح کی چار قسمین کی گئی ہین — واجب — حرام — مستحب — مکروہ — باختلاف
حیثیات **سوال** — یہ سنکر بادشاہ نے کہا سبحان اللہ کس عمدہ عنوان سے
آپنے اس شرعی لم کو بیان فرمایا اور میرے دل سے اس شبہہ کو آپنے بالکل
رفع کردیا مگر اب ایک اور شبہہ مجھے پیدا ہوا ہے اوسکو بھی براہ مہربانی بیان
فرمادیجیئے ہرچند آپکی ہرج اوقات ہوگی وہ یہ ہے کہ آپنے اختلاف قوی
اور تفاوت احتیاج کے وسیلہ سے اس مسئلہ کو ثابت کیا اور لم اجازت ازدواج
مکرر کی بیان فرمائی مگر یہ تو مرد اور عورت دونون مین مشترک ہے تو نکی

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

قوے اور خواہش بہ نسبت دوسری عورتون کے مختلف ہین اونکے واسطے
ازدواج مکرر کا حکم اور اجازت کیون نہ ہوئی **جواب** حضور فقط مسئلۂ
خواہش سے یہ حکم سرزد نہین ہوا بلکہ مصلحت توالد اور تناسل بقائے
نوعی انسان کی شریک ۱٭ اور مقصود اہم ہے ایک مرد اگر چار عورتون سے
ملابست کریگا تو ممکن ہے کہ چار اولادین ایکہی سال کے اندر پیدا ہون
اور عورت اگر چار مردون سے ہم بستر ہو تو سوا ایک کے دوسرا حمل
نہین ٹھہر سکتا علاوہ اِس مضرت عقلی کے کہ حالت مشارکت مین نسبت
ولد کے جسکی صحت کی احتیاج حضانت اور حقوق مین لازم ہے مشتبہ
ہوجائیگی اور اکثر مسائل اہم جو اسپر مبنی ہین مہمل ہوجائینگے بلکہ اگر کلیتہً
ایسا ہی فرض کیا جائے تو اموال و میراث و قضایا و احکام مین اختلال عظیم
پیدا ہوگا اور بہت سے مفاسید بزرگ ایسے پیدا ہونگے جنسے نظم عالم مختل
ہوجائے **سوال** بعد کلمات ثنا کے بادشاہ نے پہر تخاطب کیا اور فرمایا
اِس جملۂ معترضہ کو استطراداً آپنے بہت خوب ذکر فرمایا اب امیدوار
ہون کہ سلسلۂ سابق کو شروع کیجیے **جواب** حکیم صاحب نے عرض کی
بہت خوب دو وجہین ضرورت اہلخانہ کی بیان کرکے حقیر نے چہوڑ دیا تہا
اب تیسری وجہ یہ عرض کرتا ہون کہ جب انسانکو خدانے اولاد عطا کی
اور نتیجہ ازدواج و مناکحت کا حاصل ہوا تو اوسکی اولادکی پرورش اور

اعورتون کے ایک شوہر پر حصر ہونیکی

مفاسید عقلی تعدد ازواج واسطے نسوانکے

تیسرا فائدہ تناسل کا

پرداخت اور حضانت اور رضاعت و دیگر لوازم کسی دوسرے سے
اوس خوبی کے ساتھہ ممکن نہ تھی اور اگر کسیقدر تھے بہی تو موجب صرف
زر خطیر اور زحمت کثیر تواب یہ تیسرا فائدہ پیدا ہوا اور ایک عورت سے
تین کام نکلے نظام خانہ داری بہی ہوا اور نظام بقاع نوعی بہی اور حضانت
و رضاعت اوسکی اطفال کی بہی پس ؎ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ
دو کار + اور جب اولاد بہم پہنچے تو اونکی تربیت اور پرورش ضرور ہوئی
کہ بے پرورش والدین کے اونکا بقا اور نشو و نما نہین ممکن اور ہر ایک کے
امور کا متکفل واجب اور اسمین امداد اور اعانت کی احتیاج کثیر تواب جماعت
کثیر لازم ہوئی اور ایسی جماعت کو کہ جسکے امور خانہ داری کا انتظام خود انہین
پر موقوف ہے توافق باہمی اور محبت ضرور ہے اسلیے کہ امور انتظامی
ہر کثرت اور جماعت کی بے تالیف کے درست نہین ہوتی پس انتظام خانہ داری مین بھی ایک کو
دوسرے سے انس و محبت اور ربط و الفت لازم ہوئی اور ایک شخص کو
اونمین سے اہتمام اور نگرانی سبکی واجب ہوئی پس اسیوجہ سے ریاست یعنی
گہر کی صاحب خانہ پر مقرر ہوتی ہے اور سیاست اوس جماعت کی بہی
اوسیپر تفویض کیجاتی ہے تا تدبیر امور خانہ داری کو ایسی صورت پر سرانجام
کرے کہ مقتضے انتظام اہل منزل کا ہو جیسے چرانیوالا جانورون کا
موافق مصلحت کے جانورونکو سبزہ زار مین چرانیکو اور چشمہ و آبشار پر پانی

پلانیکو لیجاتا ہے اور مضرت سے درندونکی اور آفات ارضی وسماوی سے بچاے رہتا ہے اور ٹہکانا اونکے رہنے کا گرمیون مین کہین اور جاڑونمین کہین اور دوپہر کو کہین اور رات کو کہین موافق صواب دید کے مقرر کرتا ہی اور اگر اون جانورونمین سے خلاف مرضی اوسکے غول سے نکلکر کوئی جدائی اختیار کرتا ہے تو اوسکو تادیب کرکے پھر گلّہ مین ملاتا ہے تاکہ امور معیشت اونکے ساتھ راحت وآرام کے انتظام پاوین اور لاغری اور تلف سے محفوظ رہین اسیطرح سے صاحب خانہ بھی حسب مصلحت قوت اپنے عیال کا بہم پہونچاتا ہے اور ترتیب اونکی امور معاش کی کرتا ہے اور اوس جماعت کے حالات کا نگران رہتا ہے۔ کسیکو سمجھاکر ترغیب دیتا ہے اور کسیکو ڈراکر امور خلاف سے باز رکھتا ہے اور حسب مصلحت وعد وعید اور زجر وتہدید ورفق ومدارا اور لطف وترش روئی عمل مین لاتا ہے تاکہ اپنے اپنے کام کو بحیثیت شخصی جو لائق اوسکے ہے بخوبی انجام کو پہونچاوے اور بسبب انتظام کے سہولت وآسانی سے براحت زندگانی بسر کرے اور واضح ہو کہ مراد منزل اور خانہ سے وہ گھر نہین ہے جو اینٹون سے یا مٹی سے یا سنگ وچوب سے بنائے جاتے ہین بلکہ مراد اوس سے وہ تالیف ہے کہ جو مابین زوجہ اور شوہر اور باپ اور بیٹے اور آقا اور غلام اور خادم اور مخدوم کے درمیان مین ہوتی ہے

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

تعریف حکمت منزل

اور مکانِ سکونت لکڑی اور پتھر گھانس اور پھونس خیمہ و خرگاہ چادر اور بارگاہ سایۂ اشجار اور پہاڑونکے غار چاہے جس قسم کا ہو رفع ضرورت کیلیے یکسان ہے پس علم تدبیر امور خانہ داریکا جسکو حکمت منزلی کہتے ہین غور کرنا ہے مصلحت حال مین ایک جماعت کے ایسی طرح پر کہ مقتضا اوسکے مصلحت عامّہ اور خاصّہ کا ہو جس سے اسباب معیشت بآسانی مہیّا ہون اور ہر شخص اپنی خدمت لائقہ کو اچھی طرح سے انجام دے اور چونکہ ہر انسان کیا بادشاہ ہو کیا رعایا اور کیا فاضل کیا مفضول اسیطرحکی تالیف او رتدبیر کا محتاج ہے اور ہر شخص اپنے مرتبہ مین کفالت کرنیوالا اپنی جماعت کا

ضرورت تدبیر منزل

اور رئیس اپنی وابستگانکا ہی اور اوسکے اہل و عیال رعیّت اوسکی ہین پس ہر شخص کو اس علم کی واقفیّت سے چارہ نہین ہے اور فواید اوسکے دین مین بھی اور دنیا مین بھی بے نہایت ہین اور یہی منشا ہے حدیث شریف کا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ یعنے ہر شخص تم مین سے صاحب رعیّت ہے اور روز قیامت تمسے سوال کیا جائیگا کہ تمنے اپنی رعیّت سے کیا سلوک کیا ہے

سوال عادل شاہ نے بعد سماعت فوائد و ضرورت منزل فرمایا کہ جناب حکیم صاحب قبل اسکے کہ آپ مسائل تدبیر منزل و مراتب امور خانہ داری کو بیان فرمائین چند امور کلی ایسے بیان فرمائیے کہ جو بجائے اصول منزل کے ہون

اور جنسے کل جزئیات وتقسیمین نکل سکتی ہون تاکہ ایک قاعدہ کلی ذہن مین رکھنے
جزئیات اور فروع کا یاد رکھنا لازم نرہے اور بوقت ضرورت وحدوث امر تازہ اوسی
کلیہ سے استنباط اور استخراج حکم آسان ہو جواب حکیم صاحب نے
عرض کی بہت مبارک پہلے ایک تشبیہ کامل اس حکمت منزل کی گذارش
کرتا ہون اوسکے بعد کلیات قواعد منزل بھی اوسکے ذیل مین عرض کرونگا
اور وہ یہ ہے کہ رموز دانان حکمت اخلاق یہ ارشاد فرماتے ہین کہ صحبت
کلی بعینہ تصرفات طبیب کے ہین بدن انسانین پس جسطرح طبیب اسم
پر نظر ڈالتا ہے کہ آیا تمام قوی جسمیہ واعضا وجوارح حالت اعتدال پر ہین
یا نہین اسوجہ سے کہ اگر اعضا وقوا واخلاط اعتدال پر ہین تو البتہ صحت
بروجہ کمال ممکن ہے اور بعد ادراک اس امر کے توجہ او سکی حفظ صحت
بتمامہ اعتدال قوئے واخلاط پر ہوتی ہے اور اگر کسی قوت یا اخلاط
مین کسیطرحکا انحراف اعتدال سے اور نقص خلقت مستوی سے معلوم
کرتا ہے تو اوسکے زوال کی فکر کرتا ہے اور پھر اعتدال پیدا کرنیکے اسباب
مہیا کرتا ہے اور اگر کسی عضو خاص مین خلل دیکھتا ہے تو تمام اعضا کے
بہ نسبت زیادہ تر عضو رئیس کی اصلاح نقص اور اعتدال پر لانیکی کوشش
کرتا ہے خصوصًا اوس عضو رئیس کی جو قریب اور متصل اوس عضو معذور شل
کے ہو بعد اسکے پھر علاج اوس نقص کا کرتا ہے اگر زوال اوسکا دشوار ہو

تشبیہ کامل تدبیر منزل کی طبیب حاذق سے

کلیہ معالجہ جسمانی

محافظت اعضاء رئیسہ

تشخیص حالات منزل مریض

غیر ممکن معلوم ہوتا ہے تو ناچار بخیال محافظت دیگر اعضائے رئیسہ اوس
عضو کو داغ دیتا ہے یا کاٹ ڈالتا ہے تاکہ فساد اوسکا اوسی تک منتہی
ہوجائے اور دیگر اعضا مین سرایت نہ کرے پس اے جہان پناہ بعینہ
یہی مثال طبیب کی ہے رئیس خانہ اور تدبیر منزل سے اور اوسکو بھی چاہیے
لازم ہے کہ پہلے نگاہ حیثیت عموم اہل منزل پر کرے اور اونکی تالیف اور
اعتدال پر توجہ تام رکھے اگر اعتدال اونکے افعال و اعمال مین بنابر ضوابط
حکمتِ اخلاق کے موجود پائے تو اونکی حفظ صحت اور بقائے تالیف کی
فکر کرے اور اوسی حالت معتدلہ پر منتظم رکھے اور بلا ضرورت علاج کا درپے نہو
اسواسطیکہ عمدہ علاج یہی ہے کہ خلقت فطرتی کو قائم رکھے اور اوسکے گھٹانے
اور بڑھانیکی فکر نہ کرے بلکہ اگر اوس حالت سے کوئی امر زائد یا کم دیکھے تو زائد
کو کم اور کم کو زائد کرکے اعتدال پر لے آئے اور ہر شخص کو اہل منزل مین سے
ہمیشہ دیکھتا رہے اور افعال و اعمال پر غور اور فکر کرتا رہے تاکہ ہر ایک
کی زیادتی اور کمی پر اطلاع بہم پہونچاتا رہے اسواسطیکہ ہر ایک رکن ارکان
منزل کا مشابہت رکھتا ہے ایک عضو سے اعضائے انسانی کے
جسطرح اعضا مین رئیس بھی ہین اور خادم بھی اسیطرح منزل مین بھی
رئیس اور خادم ہین اور شریف و خسیس ہین اور جسطرح ہر عضو کا مزاج اور
خاصہ اور فعل جدا جدا ہوتا ہے اسیطرح اہل منزل کے ہر چند کا بسبب اختلاف

تواوحیثیات کے مزاج جدا ہوتا ہے اور عادات مختلف ہوتے ہین لیس مدبر

منزل کو ضرور ہے کہ جسطرح بدن کے اعضا مختلف الافعال والخاصہ

سے ملکر اعتدال پیدا ہوتا ہے اسیطرح یہ بھی اشخاص مختلف الاعمال متفاوت

الامزجہ سے ایک اعتدال پیدا کرے اور ایک کی کمی کو دوسرے کی زیادتی

سے ملاکر حالت نظم بہم پہونچائے اور ہر شخص کو اونین سے اوسکی مناسب اور

موافق کامون پر معین کرے اور مجموع سے کل امور کا سرانجام کرے اور

خود اونکا نگران اور معدل رہے پس جسطرح بدن کا ہر عضو ملکر ایک کام کو

انجام دے دیتا ہے اسیطرح اہلخانہ کو بھی باہم ملکر ایک کام کا اتمام کردینا

ضرور ہے جیسا کہ اوس منزل کو جسکے یہ لوگ ہین لازم اور مفید ہے مگر

اس مطلب کے ادراک کیواسطے اور اس حالت تالیف کی قائم رکھنے کی

واسطے رئیس خانہ کو کمال تدبر لازم ہے تاکہ کوئی خدمت کسی کی بے محل

اور خلاف مصلحت واقع نہ ہونے پائی - اسیوجہ سے بعض حکماء اخلاق

نے مثال مدبر منزل و رئیس خانہ کے قلب کے ساتھہ دی ہے اس

لحاظ سے کہ قلب ہمیشہ انسان کے افعال ارادی کا مبدا اور حاکم ہوا

کرتا ہے - اور بعض حکماء رئیس خانہ کو طبیب سے تشبیہ دیتے ہین اسوجہ سے

کہ طبیب افعال و خواص اعضا سے کماینبغی ماہر ہوتا ہے اور اوسیکے لحاظ

سے تدبیر حفظ صحت یا زوال مرض کرتا ہے پس رئیس خانہ کو بھی اسیطرح

اختلاف امزجہ سے اعتدال پیدا کرنا

معدل منزل رئیس خانہ ہے

تشبیہ رئیس کی دل سے

وجہ مشابہت رئیس کی طبیب سے

ہر شخص کے افعال و اعمال سے مطلع ہو کر بقا نظم کی کوشش کرنا اور
زوال نقص کی فکر کرنی ضرور ہے اور جسطرح طبیب کو بخوف نقصان و
سرایت مادۂ اعضاء قریبہ کے قطع و قلع کے ضرورت ہوتی ہے اُسیطرح
طبیب منزل کو بھی ہر طرف سے خدام و دیگر اہل خدمت کی معطلی و موقوفی کی احتیاج
ہوتی ہے اوسی صورت مین کہ جب مادّہ اصلاح پذیر نہ رہے اور سرائت
مخالفت انضباط قواعد نظم مین کرے اسیطرح دیگر جزئیات کو بھی اسی تشبیہ سے پیدا
کرنا اور اسی مطلب سے اخذ کرنا چاہیے — **سوال** بادشاہ نے
کہا کہ قبل اسکے کہ آپ دیگر فروع منزل کو بیان فرمائین پہلے مکان
کے تعمیر کے قواعد ازروئے حکمت اخلاق بیان فرمائیے **جواب**
حکیم صاحب نے سر تسلیم جھکا کر کہا کہ حسن و قبح اشیا کا بھی ہرچند عقلی
ہے مگر عمارت کے اصول کو اس اخلاق کے علم سے کمتر تعلّق ہے دیگر
علوم ہندسہ سے زیادہ ارتباط ہے اور اس قسم خاص مین بھی مصنفات
جداگانہ ترتیب پا چکے ہین بخیف اوسقدر عرض کرونگا جو اس فرع اخلاق
کے متعلق ہے اور وہ چند امر ہین اوّل سکونت مکان ایسے مقام پر
تجویز کرنی چاہیے کہ ہوائے فضا پیہم مرور کر سکے اور ہوائے کثیف جو بسبب
حبس روائح مختلف کے پیدا ہوتی ہے دفع ہو سکے ۔ کرسی بلند ہو
تاکہ حشرات الارض کے گذر سے کسیقدر مانع ہو اور آب بارش

وغیرہ کے مجتمع ہونے سے ضیاع اموال ہو اور اثر رطوبت سے بلاد
مرطوبہ مین خباثت بخارات ارضیہ اذیت ہے اور بلاد محرورہ قریب بخط استوا
یا اقالیم اول و دوم مین حسب اقتضاے مصلحت بنابر دفع بادہائے
سموم و حفظ تابش آفتاب و تسکین حرارت غریزیہ خصوصًا موسم حار
کیواسطے سرداب یا تہ خانون کی بنیاد کرنی چاہیے مگر اوسمین بھی
حتی الامکان خیال نفوذ ہواے لطیف و خروج بخارات کثیف
کا موافق اوس بلد و مقام کے لازم ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ سقف
خانہ مرتفع ہو اور دروازے وسیع و رفیع نصب کئے جائین اور تعدد
دروازونکا و منافذ کا ملحوظ رہے خصوص بلاد متوسطہ مین اور ہر
جانب سے مرور و گذر کیواسطے جگہ دینا اور مقامات مناسب
پر دروازونکا قایم کرنا بھی مناسب ہے تا حوائج آمد و شد
مردم مین خلل نہو اور چونکہ راحت و آرام و خواب و بیداری موجب
بقاے نوع انسانی ہے اور منزل مرکب اشخاص متعدد و مختلف
الاحوال سے ہے اور خلط و خبط مخالف نظم ہے اور باعث ہرج کا
و ضیاع اوقات کا ہے اسوجہ سے تعدد قطعات و تقسیم بیوت
بھی حسب ضرورت و مناسب حال منزل ضرور ہے تا کہ رئیس
و مرؤس و خادم و مخدوم اپنے حدود لازمہ سے متجاوز نہو جائین

...نے کی ضرورت
...ت کا

...ازون
...کا نصب کرنا

تعدد قطعات

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

اور مرتبت ہر ایک کے قایم رہے پھر مکانِ سکونت مین ایسے سامان

کا مہیا کرنا جنکی احتیاج متعلق ہر وقت اور ہر زمانہ کے ہے یا کسی فصل

اور موسم کے مناسب ہے ضرور ہے اور ہر ایک چیز کو منتظم طور پر رکھنا

اس حیثیت سے کہ اشیائے لازمہ اپنے اپنے محل اور موقع پر موجود اور

آمادہ رہین اور تلاش و تجسس مین تعطیل متصور نہو لازم ہے اسواسطے

کہ بہت سی اشیا ضروری ایسی ہین جنکی ضرورت اوقات غیر معین پر

ہوا کرتی ہے اور بہت سی ایسی ہین کہ اوقات خاص پر محتاج الیہ

ہین پس ان دونون قسمون مین ہر ایک کو اوسکی لازمی حالت پر آمادہ

رکھنا موجب رفع تکلیف و فراغ بال کا ہے اور علیٰ ہذا القیاس

دیگر جزئیات بھی انہین اصول سے پیدا ہو سکتے ہین اور ایسے ہی مصالح

سے لازم یا مستحسن ہین خلاصہ یہ کہ اسباب راحت اور لوازم محتاج

الیہ ہر فصل و موسم کیواسطے مہیا اور آمادہ رکھنا اور اوسکے حفظ کی

فکر کرنا اور ایک کو دوسرے سے مخلوط نہونے دینا یہ سب محاسن منزل مین ہین

اور ہر شخص کی حالت کے اوپر منحصر ہین یہ مختصر بیان تھا مکان سکونت

کا عام سکونت اس سے کہ مردونکی ہو یا عورتونکی مگر اسقدر ضرور ہے کہ عورتون کے

مکان سے مردانہ مکان علیحدہ اور جدا ہو تاکہ بسبب اختلاف حیثیات

و تفاوت معمولات و عدم مجانست ذاتیات ایک کو دوسرے سے

سامان ضروری ضرورت وا[illegible]

انتظام اشیا

وجوہ علیحدگی منزل زنانہ و مردانہ

خلل پیدا ہو اور باہم حارج اور مانع نہوں — اور اسیطرح لازم ہے
کہ ہر قسم کی ضرورت کی عمارات مین اوسکے مناسبات اور ضروریات
کا خیال رہے مثلاً خزانہ کی عمارت کا محکم کرنا چورون کی نقب
اور آفات معمولی ارضی و سماوی سے محفوظ رکھنا اور غلہ کے مکان کو پانی
کی ریزش سے اور آگ لگنے کی خوف سے اور رطوبت ارضی پہونچنے سے
اور ہوائے گرم کے اثر کرنے سے اور جانورون کے ضرر پہونچانے سے
بچانا چاہیے اور باورچیخانہ مین منافذ خروج دخان کے اور جگہ لکڑی
ایندہن رکھنے کی اور ظروف وغیرہ جمع کرنیکی اور اوسکے پکانیوالون کے
قیام اور نشست و برخاست و آمد و رفت کی ملحوظ خاطر رکھنی چاہیے
اور گاڑیخانہ یا اصطبل یا شترخانہ یا فیل خانہ یا اور جو مثل اسکے ہین اونمین
ہر ایک کے اسباب لازمی کا موجود کرنا اور اونکی آسایش و راحت کا باہم
پہونچانا اور اونکے مرور کے مقامات متعدد و راہہاے فراخ کا معین
کرنا اور اونکی نگران و محافظ و خدام کے لیئے جائے توقف و سکونت
کا قرار دینا اور ہر ایک کو ضیاع و خوف تلف سے بچانا لازم ہے
اور اگر یہ شخص صاحب منزل کوئی تاجر ہے تو اوسے دوکانین خوش
وضع اور وسیع بنانا چاہیے اور اسباب تجارت کو بہ تکلف بکمال حسن
و آرایش مرتب رکھنا چاہیے اور بعد بہم پہونچانے کل مایحتاج اور

رت خزانہ

رت توشات

رت باورچیخانہ

عمارت اصطبل وغیرہ

عمارت دوکانات

لوازم ضروری کے اگر استحسان ذاتی عمارت کا اور تناسب ہر جزو کا اور
خوبی و خوش اسلوبی و دلچسپی و مرغوبی اور حسن و کمال صنعت اور پاکیزگی
اور لطافت اور خوش وضعی اور نزاکت وغیرہ بھی مدنظر رہے تو باعث
احتظاظ قلوب کا ہوگا - اور سب سے ضروری یہ ہے کہ مکان ایسی
مقام پر بنائے کہ اوسکے قرب و جوار کے لوگ اچھے ہون اور اونکی
مجاورت سے کسی قسم کی اذیت اور تکلیف نہ پہونچے بلکہ اوسکی غیبت مین
اوسکے امور خانہ داری مین اگر ضرورت ہو معین و مددگار رہین نہ یہ کہ
اونکی مجاورت سے اور اونکی بداخلاقی سے اہل منزل کو اموال یا اعمال
مین ضرر پہونچے اور اونکی صحبت بد کے آوازون سے اہل خانہ اور
اطفال نورس متاثر ہوکر افعال اور اخلاق بد اختیار کرین مگر اوس وقت
مین کہ جب کسی رذیلت یا عیب اور مرض کے زایل کرنیکو بنا بر
استعلاج اخلاقی کوئی مجاورت خاص اختیار کیجائے جیسا کہ افلاطون
حکیم نے ٹھٹھیرون کے محلہ مین مکان کرایہ کو لیا تھا جب اونسے
اسکی لم دریافت کی گئی تو اوسکی علت اونھون نے یہ بیان کی
کہ مجھے نیند کا غلبہ ہے اور اکثر مطالعہ کتب اور تفکر مین خلل عظیم
واقع ہوتا ہے اس مرض کے دفع کرنیکے واسطے مینے اس محلہ مین مکان
لیا ہے تاکہ اونکی کھٹ کھٹ کی آواز سے میری نیند اوچٹ جایا

خوش وضعی عمارت

ہمسایہ کیسے ہونے چاہئیں

حکایت مکان افلاطون حکیم

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

کرے اور رفتہ رفتہ یہ بات طبیعت سے زائل ہوجائے۔ **سوال** بادشاہ نے

اس تقریر کو سنکر حکیم صاحب کی بہت تحسین وآفرین کی اور کہا کہ اب

مین چاہتا ہون کہ طریقۂ اکتسابِ معیشت وتحصیلِ قوت وتدابیر اموال

کو بیان فرمائیے **جواب** حکیم صاحب نے گزارش کی کہ ای جہان پناہ

دنیا مین انسان کو اسکے بغیر چارہ نہین کہ کہانی پینے کا اسباب ورسامان مہیا

کررکھے اسواسطے کہ ہر وقت غذا کا مہیا کرنا اور اسیوقت صرف کرڈالنا

نہایت ہی تکلیف کا امر انسان کیواسطے ہے اسلئے کہ انسانی غذا جانورونکی

غذا سے مختلف قرار دی گئی ہے بدون تصرفات وتدابیر کے مفید

ومقوی جسم نہین ہوسکتی اور ایک دن مین دو وقت ہر شخص کو جملہ تصرفات

وتدابیر درستی اور تیاری غذا کی کرنے غیر ممکن تھے پس ضرور ہوا کہ جسقدر

ممکن ہوسکے اور جہان تک بہم پہونچ سکے اپنی غذا اور اوسکے لوازم

کو جمع کرکے درست اور قابل استعمال کررکھے تاکہ ہر وقت کی جہت

سے نجات حاصل ہو جیسا کہ سابق مین گزارش کیا گیا اور یہ بھی ظاہر ہے

کہ اکثر اقسام اغذیہ ایسے ہین کہ زمانۂ دراز تک بقا نہین کرسکتی اور حسب اختلاف

آب وہوا اور رطوبت وحرارت ودیگر صدمات سے معرض فنا مین تھے

اور کبھی امتداد زمانہ کے بعد قابل استعمال نہین رہ سکتے پس ناچار انسان کو

احتیاج ایسی چیز کی درپیش ہوئی جو تغیرات ہوائیہ وتبدلات زمانیہ کو

شامل

ثابتین
کی

کمتر قبول کرے اور ہمیشہ معاوضہ اشیاء مین ایک سے دوسرے کے پاس
جاوے اور حمل اور نقل اوسکا اسفار دور و دراز مین آسان ہو اور ہر مقام
پر ہر شخص اوسکا طالب اور خواہان ہو تاکہ بدل و عوض مین ہرج واقع
نہو اور ایسی چیز فقط سکہ مروج الوقت ہے اور بسبب قدر مردم کے
مقدار مین قلیل اور رفع احتیاج مین کثیر النفع ہے جیسا کہ عرض کیا گیا
کہ سکہ حافظ عدالت ہے اور مقوم کلی اور ناموس اصغر ہے اور اسی سے
دنیا کا سارا کام چلتا ہے اور یہی ایسا ہے کہ لین دین اور معاملات مین
تخمینہ کم و زیاد قیمت کا واسطہ ہوتا ہے اور جس مقام پر اور جسوقت مین چاہین
آبادان روے زمین مین قوت اور غذا اور البسہ و اطعمہ وغیرہ مہیا
کر سکتے ہین اور سفر دور و دراز مین اسیکے وسیلے سی غلات و اجناس کے
انبار کے انبار ہمراہ لیجانیکی کلفت اور مصیبت و مشقت سے انسان نجات
پاجاتا ہے اور صرف قلیل مین اوسیقدر منفعت حاصل ہوتی ہے جو
حمل انتقال سے تھے بلکہ کہین زیادہ اور بسبب اسکے کہ خود جماد ہے اور
از قسم حبوب وغیرہ نہین ہے تو صورت اور ہیئت اور ترکیب مین متغیر
نہین ہوجاتا اسواسطے کہ اگر زوال پذیر اور قوی الاستحالہ ہوتا تو مخلوقات
خدا کو جمیع ارزاق و کسب معیشت مین بڑی کلفتین اوٹھانی پڑتین اور
اسیوجہ سے اور انہین مصالح سے حکمت حکیم علیم اس بات کی مقتضی ہوئی

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

کہ قدرت اس جوہر کی ہر قسم کی اور ہر طبقہ کے لوگون کے دلون مین ڈالدے
اور ہر فرقہ اور ہر گروہ کو اسکا خواہان اور جویان کرے تا اسکی تحصیل
مین امور مہمہ اور مشقتہاے مکاسب اور صناعتہائے مشکلہ کے متحمل
ہوجائین اور ہر امر صعب اور مشکل کو اسکے اشتیاق مین بجان و دل
گوارا کرلین اور چونکہ ہر شخص کو اسکی احتیاج مساوی ہے اور ہر شخص کو اپنی
امور کے انجام دینے مین اعانت اور مدد درکار ہے اور نفس انسان کا
بدون کسی طمع کے اور خواہش بدل و معاوضہ کی مشقت اور محنت گوارا
نہین کرسکتا اسواسطے حضرت حق سبحانہ وتعالے نے اسکی الفت
اور ضرورت کو پیدا کرکے واسطہ بدل اور معاوضہ کا اور معدل ہر ایک
کی محنت اور مشقت کا اور مرغب ہر صنعت و ہنر کا قرار دیا ہے پس
ایسی چیز کا جو رکن انتظام منزل بلکہ عالم ہے اور جسمین کثرت سے فوائد
بھرے ہوے ہین حاصل کرنا اور محفوظ رکھنا اور صرف کرنا نہایت
سلیقہ عقل کے مقتضا پر لازم ہے اور بدون ضرورت عقلی ضائع کرنا
زیبا اور جائز نہین پس ہر شخص کو یہ تینون امر موافق قواعد شرعیہ
منزل کے کرنا اور اوسکے شرائط اور حدود کا سمجھنا پھر اوسپر
عمل کرنا ضرور ہے لہذا اب مین اس امر کو تین مطلبون کے ذیل مین
عرض کرتا ہون اور ہر ایک فرع کو جداگانہ ہر ایک ذیل مین بیان کرتا ہون

زر کا منتظم عالم ہونا

قدر کرنا اسکی لازم ہے

مداخل کی عام دو قسمین ہین

حصول ثروت بغیر تدبیر

قسم اول کی دو قسمین ہین

فضیلت صنعت کی تجارت پر

کسب معیشت مین تین شرطین

پہلا مطلب تدابیر مداخل مین

پس جاننا چاہیے کہ مداخل کی دو قسمین ہین ایک وہ قسم ہے جسمین فکر اور تدبیر کی حاجت ہے اور دوسری قسم وہ ہے جو بے تدبیر ذاتی کے حاصل ہوتی ہے جیسے باپ دادا کی ریاست یا مال وخزانہ کسیکو بوراثت ملجاے یا کوئی بادشاہ کسیکو کثیر عطا کردے مگر چونکہ اس دوسری قسم کو تدبیر سے تعلق نہین ہے اسوجہ سے اسکے فروع کا اس مقام پر بیان کرنا ضرور نہین ہے ہان مطالب مابعد یعنے حفظ اور خرچ کی تدبیر مین مشترک ہے امّا قسم اوّل جسکا دارومدار تدبیر اور فکر پر ہے اور وہ صناعات اور تجارات ہین مگر صنعت کو فضیلت ہے اسوجہ سے کہ صنعت متعلق سرمایہ نہین ہے اور مادّہ کی تلف ہونے سے معیشت مین خلل نہین واقع ہوسکتا اور ہر مقام پر نتیجہ پیدا ہوسکتا ہے اور کسب معیشت کی جاسکتی ہے بخلاف تجارت کے کہ بدون سرمایہ کے تحصیل نہین ممکن بہرطور عام اس سے کہ صنعت ہو یا تجارت تین شرطون کا لحاظ رکھنا کسب معیشت مین ضرور ہے اوّل یہ کہ کوئی پیشہ یا حرفت ایسی اختیار نہ کرے جسمین بے ایمانی اور دغابازی اور دہوکہا دینا اور خدع ومکر لازم ہو جیسے کم وزن کرنا یا باٹون کا کم وزن رکہنا یا گز کا چہوٹا ہونا یا ناقص کو سالم اور عیبی

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

ظاہر کرنا یا کھوٹے کو کھرا بیان کرنا وعلی ہذا القیاس یہ سب طریقہ
عقل کے بالکل خلاف اور اخلاق کے معارض اور نظم عالم جسکے
معاملات کا مدار اعتبار و صدق پر ہے توڑنے والے ہین اور کبھی
حکمت اخلاق ایسے مکاسب کی اجازت نہین دے سکتی اور
شرع شریف بھی قطعاً منع فرماتی ہے وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ
مکرر مقامات پر قران مین وارد ہے اور جناب امیر المومنین علی بن
ابیطالب علیہ السلام بازار کوفہ مین کھڑے ہوکر بآواز بلند مخصوص
اس روش بد کی مذمت اور برائی بیان فرماتے تھے اور ہمیشہ تہدیدات
و تنبیہات سخت سے منع فرماتے تھے اور جناب رسول خدا صلے اللہ
اور حضرت ائمہ ہدی ع ہمیشہ انسداد اس باب کا کرتے آئے
اور سلاطین اور شاہان دہر بھی زجر و عتاب کرتے رہے —
دوم کسی قسم کی معیشت کی تحصیل ہو عار اور شناعت کے امور
اختیار نکرنے چاہیے جیسے مسخرگی ۔ ٹھٹھول ۔ ہرچند دنیا کے
بداخلاق زیادہ پسند کرتے ہین جیسا شاعر طنزاً اس مفہوم کو
ادا کرتا ہے **س** رو مسخرگی پیشہ کن و مطربی آموز ✤ تا داد خود
از کہتر و مہتر بستانی ✤ مگر ایسے مکاسب حکمت اخلاق کے بالکل
خلاف اور تہذیب کے برباد کن ہین جیسا کہ پہلے جلسونمین

بے ایمانی معاملات مین

از نہ ماننا ہونا عار کا تحصیل معیشت مین

حقیر و ذلیل پیشے

کسی مقام پر مشروحًا عرض کیا گیا - سوم دنائت نفس یعنے پیشے
حقیر اور ذلیل اون لوگون کو اختیار کرنے جو طبقۂ ممتاز کے ہون
اور صاحبان شرافت و وقار ہون باوجود امکان صناعت
شریف کے کہ ایسا پیشہ بھی بشرائطہ تہذیب اخلاق مین معیوب
ہے اسکا حاصل مطلقًا صناعت کی تین قسمین ہین شریف[1] اور خسیس[2]

صناعت کی تین قسمین

اور متوسط[3] صناعتہائے شریفہ وہ صناعتین ہین جنکو
بالذات قوت نفس سے تعلق ہے اور بالعرض اعضا و قوائی
جسمیہ سے اور اسکا نام محاورۂ حکمائے اخلاق مین صنعت احرار
و پیشۂ ارباب مروّت ہے اور اکثر اس قسم کی صناعتین تین قسمون پر

صناعات شریفہ

منحصر ہین اوّل وہ صنایع جنمین محض عقل اور فکر اور رائے
اور مشورت و تدبیر کی ضرورت ہے یا اور مثل اسکے اسکا نام
محاورۂ حکمت اخلاق مین صنعت وزرا و مدبّران ملک ہے اور
ایسے کام حکما و علما و اصحاب اخلاق و صاحبان تدبیر و اہل الرای

پیشۂ وزرا و مدبران

سے مخصوص ہین جنہون نے اسکے علوم متعلقہ کی تکمیل یا تحصیل
کی ہو اور ملکات اخلاقی سے اپنے نفس کو متصف اور مانوس
کر لیا ہو اور شرافت و نجابت نفسانی سے ممتاز ہون اور
اعتدال نفس ناطقہ اور فضائل حکمت و شجاعت و عفت وغیرہ

رکہتے ہون یا یادہ قریب اوّلی تحمیل و تحصیل کا موجود ہو جیسا کہ
پہلے ٹکڑیمین مفصلاً گزارش کیا گیا اور اسیوجہ سے تدبیر منازل
و سیاست مدنیّہ سے مقدم رکہا جاتا ہے کہ اوسکی ضرورت ان
دو ٹکڑون کی واسطے لازم ہے دوم وہ صنایع ہین جو مرکب
عقل و قوائے جسمیّہ سے ہین اور اوسکا نام محاورہ مین صنعت
فضلا و اُدبا ہے جیسے کتابت و انشا پردازی و فصاحت و بلاغت
و ادب و نجوم و طب و حساب و ہندسہ و مساحت اور جملہ
فروع و اقسام انکے اور یہ کام ایسے ہی لوگون کا ہے جو ان
علوم و فنون سے واقف ہون اور انکی مہارت و لیاقت
رکہتے ہون خواہ فرداً فرداً ایک ایک علم جانتے ہون یا مجموعاً
اسواسطے کہ ہر شخص مین ان کمالات کا مجتمع ہونا عزیز الوجود
اور کمیاب ہے اور ہر کام مین مجموعاً ضرورت بہی نہین ہوتی
بلکہ ہر ایک کام اور ہر ایک مقام کیواسطے ایک یا دو یا زیادہ
کی احتیاج ہوا کرتی ہے سوم وہ پیشے ہین جنمین قوت و شجاعت
کو زیادہ تعلق ہے جیسے سواری و فنون سپہ گری و قواعد
فوجی و محافظت حدود مملکت و دفع اعدا و تحصیل اموال و
خراج و حفاظت خزائن و تہدید و تنبیہ رعایا و ترویج و تعمیل

ثانی ارباب

ثالث اہل شجاعت و فوج

قواعد منضبطہ سلطنت وجبر وانکسار وغیرہ اور اسکا نام محاورۂ حکمت اخلاق مین فروسیت ہے۔ یہ اصول مین مکاسب کے کہین ایسا بھی ہوتا ہے کہ اقسام ثلثہ تنہا منفرد پائے جائین یا ایک دوسرے سے ملکر کوئی عمدہ معین کیا جائے اسواسطے کہ ہر شخص مین ان تینون اقسام کی تھوڑی تھوڑی قوت اور مستعد مادہ ہوتا ہے اسوجہ سے امتزاج مکاسب کا مضائقہ نہین ہے بلکہ داخل مسئلۂ تخفیف مؤنت ہوگا صنائع خسیسہ ردی کی بھی تین قسمین ہین ایک وہ کہ منافی عموم مصلحت مردم کے ہین اور عام خلقت کو اُس سے ضرر پہونچتا ہے جیسے سحر و تشعبد و چوری و جیب تراشی و ڈاکہ زنی و دیوسی وغیرہ اسکا نام صنعت مفسدہ ہے اور نہایت بد ہے حکمت مین اور حدود اسکے مبحث سیاست مین ذکر کیے جائینگے دوسری وہ قسم ہے کہ مخالف اور منافی ہے کسی فضیلت کے فضائل کمال نفسانی سے اور محرک ہے رذیلت کی جیسے مطربی اور رقاصی اور تماشہ گری اور مسخرگی اور قمار بازی وغیرہ اور اسکا نام صنعت سفاہت ہے اور یہ بھی بد ہے تیسرے وہ صنعت ہے کہ جسسے طبیعت انسان کی بالطبع یا بالعادت متنفر ہو مثل دباغی

تین قسم

صنعت مفسدہ چوری وغیرہ

اور کناسی و خاکروبی و حجامی و قصابی وغیرہ کے کہ یہ بہت
ادنے اور ذلیل صنعت ہے اسوجہ سے کہ عقل ایسے امور سے
گونہ کارہ ہے مگر یہ سب پیشے لازمی اور محتاج ہین اور ضروری
کہ چند اشخاص اسکے بہی کرنیوالے ہون پس یہ کراہت ایسے اشخاص
کی بنسبت ہے جو قسم اول صناعتہاے شریفہ سے ہین یا قسم دوم
سے بلکہ کسیقدر قسم سوم سے بہی باوجود ہونے اشخاص صنایع خسیسہ کے
دالاحاجۃً اور ضرورۃً کسی قسم مین سے ہون ایک کا کرنا لازم ہوجائیگا
صنایع متوسطہ کل وہ پیشے ہین جو ان دونو قسمون کے علاوہ ہین
مگر بعض اوسمین سے ضروری ہین جیسے کہیتی وغیرہ اور بعضے غیر ضروری
ہین مثل رنگریزی وغیرہ کے اور بعضے مرکب ہین یعنے دوسرے پیشے
کی مشارکت سے پیدا ہوتے ہین جیسے چہری چاقو بندوق وغیرہ بنانا
اور بعضے بسیط ہین جسمین مشارکت دوسرے کاریگر کی نہین ہے جیسے
آہنگری و نجاری وغیرہ آن تعلق اور ارتباط ایک دوسرے سے ضروری
ہے جیساکہ سابق مین ذکر کیا گیا خلاصہ یہ کہ جس صنعت کو اختیار کرے
اور جس پیشہ مین نامزد ہوجاے اوسمین اسقدر کوشش اور سعی کرے
اور اوسکے اسباب اور متعلقات کو اسقدر بہم پہونچاے کہ کامل ہوجاے
اور نام آور ہو اور کبہی پست ہمتی اوسکے تکمیل مین نہ کرے بلکہ ہمیشہ ایسا ہے

افکار تسہیل صنعت

اراده کرے کہ اس فن خاص مین میرا کوئی ہمپلہ نہ رہے تاکہ جسقدر اوسکی
مہارت زیادہ شہرت پذیر ہوگی اوسیقدر تحصیل معاش بہی زیادہ
کرسکیگا اور یہ امر بہی ہمیشہ مطمح نظر رہے کہ جس پیشہ او صنعت کو کرتا ہے
اوسکی تسہیل اور لطافت پیدا کرنیکو افکار اور تدابیر ایسی کرے اور
ایسے طریقے اور وسیلے بہم پہونچائے کہ مثلاً دو آدمیون کی اوسمین
ضرورت ہے تو ایک ہی آدمی سے کام نکل سکے یا چار گھنٹہ مین
وہ کام ہوتا ہے تو دو ہی گھنٹے مین نکلے اور یہ بہی مدنظر رہے کہ ایسی
چیز مین زیادہ ترقی کرے جسکی احتیاج لوگون کو زیادہ ہو اسلیے
کہ معیشت کی تحصیل انہین لوگون کے پسند پر منحصر ہے پس جسقدر
اونکی خواہش کے موافق ہوگی زیادہ قدر ہوگی اور اوسیقدر تحصیل
معیشت زیادہ ہوگی — اور یہ بہی خوب جاننا چاہیے کہ کوئی
زینت ظاہری اور وقار اہل دنیا کی نظر مین وسعت رزق سے
بڑھکر نہین ہے اور وسعت رزق کی عمدہ سے عمدہ اور اچھی سے
اچھی وہ صنعتین ہین جنمین صفت عدالت سے درگذر نہو اور فضیلت
عفت سے تجاوز نکرے اور مروت سے دور نہو اور آرزوئی
دراز اور طمع خام اور اعمال بد اور افعال ناشایستہ اور ارتکاب
فواحش سے بچا رہے اور امور خفیفہ مین پہنسکر مہمات عظیمہ مین

احتیاج جسکی زیادہ ہو [illegible]

زینت دنیا بالعکس ہے

اہمال نکرے اور جو مال تغلب سے یا جھگڑ لینے یا فساد سے یا کسیکی
ناگواری اور کراہت سے یا ننگ اختیار کرنیسے یا بدنامی گوارا
کرنیسے یا انگشت نما ہونیسے یا آبرو گھٹانیسے یا قطع مروت
سے یا کسیکی آبروریزی سے یا دوسرے کے نقصان کرنیسے
یا کسیکے ملال دینے سے یا کسیکی بدخواہی سے یا کسی کی امانت
مین خیانت کرنیسے یا کسی معاملے مین فریب دینے سے یا دو
شخصون مین مفسدہ پیدا کرنیسے یا کذب اور جھوٹ بولنے
سے یا رشوت ستانی سے یا وکالت کاذبہ جان بوجھ کر کرنیسے
یا افعال مجانین وسفہا اختیار کرنیسے یا اور جو فعل مثل اسکے
ہون اور انسان کو مبتلائے رذیلت و بداخلاقی کرین ان
سب سے عاقل کو پرہیز واجب اور لازم ہے اگرچہ زر خطیر اور
منفعت کثیر اور گنج قارون کیون نہو مگر اسکو ایسے
خزانہ پر لات مارنی زیبا ہے اور اپنے دو پیسے عمدہ اسلوب اور
جائز طریقون سے پیدا کیے ہوے دو ہزار اور دو لاکھ بلکہ دو کرو[ڑ]
سے بہتر اور خوبتر ہین اور دونون جہان مین اچھے نتیجے پیدا کرتے
ہین گو ظاہر مین اور اوسوقت خاص مین چھوڑنا ایسے مال خطیر
اور خزانہ کثیر کا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے مگر فی الحقیقت

[حاشیہ:] ...طریقہ ... تحصیل معیشت

[حاشیہ:] ...قلیل کی ... ترجیح زر کثیر پر

مال کی تین قسمین حفاظت

عقلا کے نزدیک یہ مال قلیل زیادہ خوشگوار اور بہت مبارک اور
نہایت عمدہ اور فائدہ مند اور برکت دینے والا اور عزت کہنے
والا اور آبرو بڑہانیوالا ہے اور دین و دنیا مین اسیکا نتیجہ اچھا ہے
دوسرا مطلب تدابیر حفاظت مال مین پس ظاہر ہے
کہ کسیطرح کا مال ہو بدون اسکے کہ بڑہایا جائے اور ایسے موقع
مین صرف کیا جائے کہ منفعت دے اور فائدہ بخشے اور خود
اپنی ترقی آپ پیدا کرے محفوظ نہین رکھہ سکتا اسوجہ سے
کہ خرچ مال کا ضروری ہے اور اسیواسطے پیدا کیا جاتا ہے
جیسا تمہید مین عرض کیا گیا۔ جب یہ امر ذہن نشین ہو چکا
تو اب جاننا چاہیے کہ مال کی محفوظ رکہنے مین تین امورکا
لحاظ رکہنا چاہیے اول یہ کہ ایسی حفاظت مال کی نہ کرے
کہ اہل منزل کے انتظام مین خلل پڑ جائے اور لڑکے بچے
بہوکون مرنے لگین اور پریشان ہوکر منتشر ہوجائین اسواسطے
کہ یہ امر مخالف ہے اوسکی ضرورت کی یعنے مال کے تحصیل کی
ضرورت واسطے تدبیر منزل اور بہم رسانی قوت کی تہی اور
جب اسنے اوسمین کمی کی اور حسب احتیاج صرف نکیا تو اسنے
اوسکی ضرورت کو باطل کیا اور ایک شے کو اوسکے منفعت سے

بیجا خرچ کرنا مالکے فائدہ نہ دینیکا سبب ہے

روک رکھا اور یہ نہایت خلاف عقل ہے دوم حفاظت مال
ایسی نکرے کہ زوال آبرو کا باعث ہو اور اطراف واکناف مین متہم
اور بدنام ہوجائے اور دیانت کے خلاف کرے اسواسطیکہ اہل
حاجت اور صاحبان ضرورت کو باوجود ثروت کے محروم رکھنا
خلاف دیانت ہے جیساکہ اخلاق مین عرض کیا گیا اور ایثار اور
عطا نہ کرنا اہل حاجت اور معذور التدبیر کو ہمت مردانہ کے
خلاف ہے - سوم یہ کہ بخل اور حرص مین مبتلا نہ ہوجائے
کہ یہ دونو رذیلتین ارذل رذائل مین سے ہین اور اخلاق
کی نکڑی مین مفصلاً مذمت ہر ایک کی بیان کیجا چکی ہے -
جب یہ شرائط پیش نگاہ رہینگے تو حفاظت مال کی تین طرح سے
ممکن ہے ایک یہ کہ ہمیشہ آمدنی سے خرچ کو کم رکھے بلکہ اس
امر کا تخمینہ کرے کہ سال مین کسقدر آمدنی ہے پہلے اوسمین سے
ایک مقدار مناسب اپنے حالات کے حادثات اور واقعات
غیر معمولی اور خلاف عادت کیواسطے تجویز کرکے علیحدہ
کرے - جیسے زمیندار کو بارش نہ ہونے سے نقصان پہونچ
جائے یا رعیت فرار کر جائے یا زمین کاشت نہو یا محاصل
وصول نہو وغیر ذلک - اور نوکر پیشہ کو مثلاً نوکری چھوٹ جائے

حفاظت مال مین حفظ آبرو

حفظ مین بخل سے پرہیز

تین طریقے حفاظت مال کے

ضروریات کلی مصارف معمولی کے

نقصانات اتفاقی ملازمت

نقصانات اتفاقی تجارت

یا سفر درپیش ہو یا کسی قسم کا تاوان دینا ہو یا بسبب کسی قصور کے جرمانہ لیا جائے یا اضاعت مالک کے مال کی ہو جائے یا خود حساب مین غلطی کرے اور مثل اسکے اور اہل حرفت کو مثل اسکے کہ کسی روز کوئی مزدوری پر نہ بلائے یا کسیکو کسی وقت مین کسی چیز کی احتیاج باقی نرہے یا اسکی صنعت کسی وجہ سے برباد ہو جائے یا بگڑ جائے یا قیمت مین گھٹ جائے اور اہل تجارت کو مثل اسکے کہ مال تجارتی کے آنیمین دیر ہو جائے یا فصل وموسم خرید کا گذر جائے یا راغب موجود نہو یا خرید مین گران پڑے یا نرخ بازار گھٹ جائے یا بارش اور آگ وغیرہ سے مال خراب ہو جائے یا قیمت وصول نہو اور علاوہ اسکے اور اسی قیاس پر ہزارہا نقصانات اور حادثات پیش آجاتی ہین جنکی تحدید دشوار ہی تو ہو اسواسطے لازم ہے کہ حسب مقتضائے مصلحت وحالت شخص ایک مقدار اپنی کل آمدنی کی ان حوادث غیر معمولی کیواسطے علیحدہ کر کے محفوظ رکھے اور مابقی مین سالانہ اور ماہانہ اور روزانہ اور متعلق ہر فصل وموسم کے اور ہر شخص منزل کے اور ہر عادت اور طریقہ کے اور ہر سفر وحضر کے اور ہر تجدید وتعطیل کے اور ہر خرید وفروخت کے معین اور منضبط کر رکھے اور اگر اتفاقاً ان معمولات مین کسی چیز مین ضرورۃً تفاوت ہو

پس انداز بواسطے اتفاقات

[illegible]

تو دوسری مد سے کمی اور زیادتی کر کے تکمیل کرے اور اوسی مقدار سے
خرچ کم کر دے اور بعد گذر جانے ایک سال یا ایک مانہ کے جسکے واسطے
یہ آمدنی تھی اگر چہ مال وزر باقی رہگیا ہے تو اوسکو سرمایہ تجارت
کر کے اوس مال کی ترقی کرے اور فراغت اور وسعت رزق بہم
پہونچائے وعلی ہذالقیاس کل جزئیات کو اسی سے پیدا کر سکتا
ہی اور اس انضباط پر درست کر سکتا ہی خلاصہ یہ کہ مصرف کا آمد سے
زیادہ ہوجانا ہمیشہ موجب بدنظمی و قرضداری و زیر باری کا ہوتا ہی اور
اوسکی دائمین کمال احتیاط چاہیے اور نہایت انتظام اور خبر سے تکمیل نقصان
کرنا چاہیے دوسرے یہ کہ مال کو ایسی چیزمین صرف نکرے جسکی منفعت پیدا
کرنیمین دشواری پڑے یا آثار و قرائن سے اوسکے منافع مشکوک
ہون یا اہل خبرت سے اوسکی منافع و مضار کو اچھی طرح سے نہ سمجھ لیا ہو
یا تجربہ دلو یا لاجمال حاصل نکرلیا ہو جیسے کسی ایسے ملک کے آباد کرنیکی فکر
کرنا جسکی آبادی غیر ممکن اور متعذر یا دشوار ہو یا زر کثیر اور محنت شاقہ
سے متعلق ہو اور وہ دو تو اسکی قوت سے باہر ہوں یا ایسی ایک چیز
تجارت کی خرید کرے جسکے خریدار کم ہون اور عام طور پر فروخت ہو سکے یا
ایسی چیزمین روپیہ لگائے جسکے سرانجام مین خود قاصر ہے اور خدام
سے مطمئن نہین یا ایسی چیزین کہ خلق عام کو فائدہ کم پہونچتا ہو کہ

سبب قرضداری و زیر باری

مشکل ترقی زر کی

حصول کمی تجارت

ان سب صورتون مین نقصان عائد ہوتا ہے اور خلاف ہے مصالح
حفظ کے تیسرے حفظ مال کی یہ صورت ہے کہ اوسی چیز مین روپیہ
لگائے جسکی منفعت متواتر اور پے درپے ہو اور جسکے خواہان کثرت
سے ہون اگرچہ نفع قلیل ہو مگر اس تہوڑی منفعت کو اوس فائدۂ
کثیر سے بہتر سمجہے جو عرصہ کے بعد یا کم اشخاص سے حاصل ہو اور یہی
اصول اعظم تجارت کے ہین اور اکتساب معیشت کے ذیل مین بخیال
تطویل چہوڑ دیے گئے تہے اور فروع اوسکے کسیقدر ابواب مابعد
مین بہی ذکر ہو جائینگے خلاصہ یہ کہ مال مکتسبہ کو محفوظ رکہنا عمدہ شرائط
و تدابیر خانہ داری سے ہے جیسا کہ تحصیل کرنا اوسکا واجب تہا
اور عاقل کو یہ بہی ضرور ہے کہ کچہ اندوختہ کر رکہے اور کسیقدر ہر قسم کا
سامان جو جہان تک ٹہر سکے محفوظ رکہے تا کہ اون حادثات اور
واقعات مین کام آئے جو ذکر کیے گئے یا مثلاً اوسکی بیماری مین
کہ جو زمانہ معذوری اکتساب کا ہے یا قحط وغیرہ مین بکار آمد
ہو اور اوسوقت مین کسیکا محتاج نہ ہو جسکا نام محاورۂ اردو ہندی
مین پونجی اور گرستی ہے اسیوجہ سے بعض علماء حکمت اخلاق
فرماتے ہین اولے یہ ہے کہ انسان نقد بہی جمع کرے اور اجناس
اور امتعہ اور اقوات بہی جہانتک اونکی محافظت ممکن ہو سکے

اقسام مخارج

تغیر و تبدل سے اور کسیقدر حیوانات گائے بہنیس گہوڑے
بکری بھیڑی وغیرہ اور کسیقدر مملکت اور آراضی و دیہہ وغیرہ
تاکہ اگر کسی چیز پر نقصان آئی تو دوسری چیز سے نفع اوٹھائی
اور اس نقصان کا زوال اوس سے ہو — تیسرا مطلب مخارج
مال مین کسیقدر مصرف مال کا ذیل مین صورت حفظ کی ذکر
کیا گیا اسوجہ سے کہ خرچ کے ساتھہ حفظ لازم ہے اب وہ مراتب
گزارش کیئے جاتے ہین جن اصول کا لحاظ خرچ کرنیکی حالت مین
چاہیے پس معلوم رہے کہ خرچ کرنیمین چار چیز وسنے ہمیشہ احتراز
کرنا چاہیے اوّل لوم و تقتیر یعنے خرچ عیال مین تنگ گیری
اور دقت کرنا باوجود قدرت و وسعت کے یا جن لوگون کا
نفقہ واجب ہے اونکو نہ دینا دوم اسراف ہے یعنے فضول
خرچی اور بیہودہ مصارف مثل ناچ رنگ عیاشی کہیل تماشا
کنکوا بٹیر مرغ اور عطایائے بے ضرورت بلکہ امور لازمی مین
بہی اگر زائد ضرورت سے صرف کریگا تو بہی داخل اسراف ہوجائیگا
سوم ریا اور مباہات یعنے خوشامدی اور چاپلوسی اور اظہار جاہ
وحشم و ثروت و امارت کے واسطے زائد اپنی لیاقت سے
یا بدون ضرورت کے صرف نہ کرنا چاہیے کہ یہ بہی مذموم ہے

پہلا پیرا تنگ گیری

اسرافات بیجا

ازروئے عقل کے - چہارم سوء تدبیر سے بچنا چاہیے یعنے بیموجب
اور بے موقع صرف نکرے مثلاً جو کام ایک روپیہ سے نکل سکتا ہے
دو روپیہ دیدے اور جس امر مین دو روپیہ کی ضرورت ہو اوسمین کوتاہی
کرکے ایکہی روپیہ صرف کرے یا مثلاً چار آدمی سے کام گہر کا نکلجاتا
ہے اور یہ آٹھہ آدمی ملازم رکہے یا بالعکس یا مثلاً ایک گہوڑا
تنہا اسکی سواری کو کافی اور حیثیت اسکی اس سے زیادہ کی
مقتضی نہین اور یہ دو گہوڑے بلاضرورت محض اس نظر سے کہ
تا کہ مشہور ہون ہزارونمین + ہم بہی ہین پانچوین سوارونمین
یا یہ کہ ایک زمانہ مین ضرورت چند مصارف کی ہوگئی تہی اور اب
نہین باقی رہی اور یہ مروت بیجا سے اونکا علیحدہ کرنا گوارا نہین
کرتا یا بالعکس یا یہ کہ اسکی حیثیت گہوڑے بگہی ہاتہی رکہنے کی
ہے اور یہ پیادہ بلاضرورت چوک مین خاک اوڑاتا پہرتا ہے یا
خدمتگار اور باورچی رکہنے کی مقدرت ہے اور اپنے منہہ سے چولہا
پہونکتا ہے اور جزئی کام کرنے پر آمادہ ہے ازین قبیل بہت سے
امور ہین جنمین تدبیر اور غور سے اعتدال اختیار کرنا ضرور ہے
اور یہ قسم نظم منزل مین زیادہ تر قابل لحاظ اور ضروری النظر ہے
کہ اکثر اسی کی خرابی سے عقلا اور مہذب اشخاص کو نقصانات اور

مثالین صرف ناجائز کی

نہایت برے سوء تدبیر مصارف

امثلہ سوء تدبیر مصارف

اسرافات ہوجاتے ہین - اور مصارف مال کے تین قسمون پر منحصر ہین اول وہ قسم ہے جو واسطے رضا جوی حضرت حق سبحانہ ولعالے کے صرف کیا جائے جیسے خمس زکوۃ صدقات کفارات شرعیہ مصارف حج و زیارات وغیرہ خواہ واجب ہون خواہ مستحب دوم وہ قسم ہے جو بطریق سخاوت و ایثار صرف ہو جیسے دوستونکو ہدیہ اور تحفہ دینا اور مہمان نوازی و غربا پروری کرنا اور اپنی اعزا و اقارب کو علاوہ نفقات کے بطریق بذل معروف دینا سوم وہ قسم ہے کہ جو بقدر ضرورت اور حسب مقتضاے وقت برعایت امور متقدمۂ نظم اور سلیقہ کے ساتھہ صرف کیجائے - مثل کہانے پہننے وغیرہ کے یا اسواسطے صرف کرے کہ ظلم ظالم سے عرض اور آبرو بچے قسم اول کے صرف مین جو مخصوص واسطے تقرب درگاہ حضرت باری تعالے کے ہے اوسمین بہی چار امر ملحوظ رکہنے چاہیے تاکہ نتیجہ اوس صرف کا یعنے ثواب اخروی کامل طور پر حاصل ہو - پہلا یہ امر کہ جو کچہہ راہ رضا مین دے اوسکے دینے پر افسوس اور قلق نہ کرے بلکہ نہایت بشاشی اور خوشی خاطر اور طیب نفس سے دے اور یہ خیال کرے کہ خوشا حال اوس مال کا جو آقا کی راہ مین صرف ہو جیسا بہا کا زیا مین مثل ہے - وہی پہول جو سیسر چڑہے ہے - ایسا ہے

مصارف بنا بر رضای حق سبحانہ تعالے

مصارف سخاوت

مصارف ضروری

شرائط قسم اول

روپیہ تو سوارت ہے جب جنت و نار و عذاب و ثواب کا اعتقاد
رکھتا ہے تو معاد کی فکر بھی چاہیے اور حکمت کی رو سے بھی بقاء
نفس ثابت ہے دوسرا امر یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ جو روپیہ
یا چیز راہ معبود مین صرف کیجائے وہ چاہیے کہ خالص ہو ریا اور
سمعہ وغیرہ سے اور سوا رضاء پروردگار کے امیدوار شکرگذاری
اور عوض مخلوق کا نہ رہے بلکہ نام و نمود اور تعریف و ثنا کو بھی خیال
مین نہ لاوے تیسرا امر یہ بھی چاہیے کہ خیرات اور تبرعات کو
جہان تک ممکن ہو پوشیدہ اور مخفی کر کے دے تا خطور قلبی بھی
ریا وغیرہ کا نہو بلکہ بہتر ہوگا کہ ایسی تصدق اور خیرات کو قسم دوم
یعنے سخاوت مین شمار کرے اسواسطے کہ ایسے امور کا ترحم قلبی
سے سرزد ہونا جو ایک داخلی امر ہے بہتر ہے اس سے کہ خارجی
چوتھا امر یہ ہے کہ پردہ دری مستحقون کی نہ کرے اور اونکا راز افشا
نہ کرے اس لئے کہ بہت سے لوگ ایسی ہین کہ اظہار کو اس امر کے مخالف
حیا و شرم سمجھتے ہین اور دوسری قسم کی مصرف مین پانچ شرطین
ہین پہلے شرط یہ ہے کہ جس وقت کسی مالکو از راہ سخاوت کسیکو دینا
چاہیے تو فورًا بلا تردد دیدے اور کبھی تاخیر اور تعویق کو روا نرکھے
اسلئے کہ شبہہ ہے شاید پھر اسکو کوئی امر ایسا پیش آجائے کہ مجبور

ریا سے محفوظ کرنا صرف از رضا

بچانا مستحقین کو از افشائے راز

ہو کر فیض پہونچانے سے محروم رہجائے دوسری شرط اخفا و کتمان مین کوشش کرے تاکہ زیادہ مفید ہو تیسری شرط اگرچہ کیسا ہی مال کثیر کیسنکو نہدیمن مگر ہمیشہ زر کو ذرّہ کے برابر اور مال کو پائمال سمجھتا رہے چوتھی شرط پی درپے اس امر نیک کو عمل مین لاوے تاکہ طبیعت مین ملکہ پیدا ہو جائے اور ترک سے طبیعت بخل نکرنے لگے پانچوین شرط جس شخص کو دینا چاہیے اوسکو مستحق سمجھکر دے اور بے سمجھے اور بیجل دیدینا زمین شور زار مین تخم کا ضایع کرنا ہے۔ اور تیسرے قسم مین ایک امر کو ملحوظ رکھے وہ یہ کہ مصارف ضرورت مین کمی اور بیشی نہ ہونے پائے اور جسقدر ضرورت داعی ہو بلاتامّل صرف کرے اور جو ضرورت سے زیادہ ہو اوسمین ایک حبّہ کا دینا پسند نکرے مگر آبرو کا بچانا اور بدنامی سے محفوظ رکھنا بھی نہایت ضروری امر ہے اور یہ امر اکثر درجۂ توسط و میانہ روی اختیار کرنےمین زائل نہین ہوتا اسوجہ سے کہ اہل دنیا کے اکثر طبایع مین انصاف اور عدالت نہین ہے اور ہمیشہ طمع اور حسد اور بغض کو محبوب رکھتے ہین پس انسانکو حفاظت ملامت و بدنامی کیواسطے کسیقدر حد توسط سے بنابر خواہش عوام دست کشادہ رکھنا اور فیاضی کے ساتھ بسر کرنا مناسب ہے مگر نہ اسقدر کہ حد

اخفائے امور خیر

مزاولت بتجارت

اختیار توسط مصارف

سخاوت سے متجاوز ہو کر اسراف کو نہ پہنچ جائے اور آخر کو نتیجہ بد دکھلائے اور اسو رحمہ انتظام منزل مین غفرانداز ہو جیسا کہ حضرت حق سبحانہ تعالے قرآن مجید مین اشارہ فرماتا ہے وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا یعنے نہ تو ہاتھونکو باندھکر گردن پر رکھلے اور نہ ایسا پہیلادے بہت زیادہ کہ بیٹھ رہے بدنام اور درماندہ ہو کر * پس انسان کو بہر طور اپنے مداخل پر نظر کرنا اور بخل اور کنجوسی سے پرہیز کرنا ضرور ہے کیونکہ خواص ہمیشہ توسط کو پسند کرتے ہین اور عوام زیادتی داد و دہش کو ۔ یہ قوانین کلّی مال کے جمع و حفظ و خرچ کی بیان کیئے گئے اب انکا عمل مین لانا اور جزئیات کا اُنسے منطبق کرنا اور قاعدۂ کلّی سے جزئی پر حکم لگانا اور اپنی حالت کو معین کر کے اوسکے مناسب ہر امر کو تجویز کرنا عاقل کا کام ہے وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ وَهُوَ يَهْدِي إِلَىٰ سَوَاءِ الطَّرِيقِ سوال عادل شاہ نے فرمایا کہ جناب حکیم صاحب آپنے کلّیات مداخل و محافظت و مخارج کو ایسی تفصیل سے بیان فرمایا کہ ہر امر کی جزئیات اگر ضبط تحریر مین آئین تو ایک کتاب مستقل ہو جائے اور عاقل اوسکا عالم مین ایسا منتظم اور مُدبّر ہو کہ مثل و نظیر اپنا پیدا نہ کرسکتا ہو

سے بیان فرمایا ہے کہ ہمیشہ توسط کو پسند زیادتی و مخل ...

خدا وندکریم مجھے بہی توفیق اسکی عمل کی عنایت فرمائے اب مین ملتمس ہون کہ جہان آپنے سبب احتیاج منزل اور سیاست اہوال وتدبیر داخل ومحافظ ومخارج اقوات کو بیان فرمایا ہے اور جملہ سبب ووجوہ تحصیل معاش وطرق محافظت واسباب ترقی وشرائط وضوابط مخرج کو معین اور مقرر کردیا ہے اور طریقۂ انتظام خانہ داری کو شرح وبسط سے ارشاد فرمایا ہے اب یہ بہی ارشاد ہو کہ اہلخانہ کے شرائط کیا ہین اور کسطرح سے اور کن قواعد پر پابند کرنا چاہیے جواب جناب حکیم صاحب نے سر تسلیم جہکا کر دست بستہ عرض کی کہ قبلہ عالم ضرورت منزل مین فقیر نے عوض کیا تہا کہ ضرورت عقلی اور احتیاج خلقی تزویج کی دو فائدونکے واسطے ہے ایک **طلب النسل** دویم **حفظ مال** پس عاقل کو چاہیے کہ خواہش تزویج ونکاح کی انہین دو غرضونکے واسطے کرے نہ یہ کہ باقتضاے شہوت اور فریفتگی حسن وجمال کی ہوس اسلئے کہ زوجہ شریک ہے اپنے شوہر کے مال اور ریاست خانہ اور امور خانہ داری مین اور غیبت مین شوہر کے اوسکی نائب اور قائم مقام ہی اسیوجہ سے عورتون مین بہتر وہی ہین جو عقل ودیانت اور ہوشیاری وعفت وشرم وحیا سے موصوف ہون اور

صفات عورت

فضیلت زن آزاد بر کنیز

فضیلت زن باکرہ

دل او نکا نرم ہو اور کوتاہ زبان اور شوہر کی مطیع ہون اور شوہر
کی رضامندی کو اپنی خواہش پر مقدم رکھین اور اپنے ہمچشمون
با وقار اور ملنسار اور محبت شعار ہون اور حریص اور متکبر اور راحت
پسند نہون اور عقیم یعنے بانجہ نہون اور امور خانہ داری سے واقف
ہون اور طریقہ مال اور اجناس حفاظت و نگرانی کا خوب
جانتی ہون اور خوشخوئی اور شگفتہ مزاجی سے اپنے شوہر کی غمگسار
اور مونس تنہائی ہون پس زنِ آزاد بہتر ہے کنیز سے اسواسطے
کہ زن آزاد کو ہمچشمون سے تالیف اور محبت ہوگی اور
ہمسایہ کے لوگ اور اعزا اوس سے انس اور الفت کرینگے
اور وہ پاس عزیز داری اور قرابت کا کریگی اور دشمنون سے
مدارا اور استمالت کریگی اور مال کو اپنا مال سمجھکر حفاظت
مین کوشش کریگی اور خساست اور دنائت کو کبھی پسند نکریگی
اور عفت کے ساتھ اپنی آبرو کا حفظ کریگی اور نسل بھی جو
اوس سے بہم پہونچیگی سبکو عزیز ہوگی اور زن باکرہ بہ نسبت
غیر باکرہ کے بہتر ہے اسواسطے کہ اپنے مان باپ کے گھر
سے جب ابتدائً شوہر کے پاس آئیگی تو اثر تعلیم اور تادیب کا
اوسمین زیادہ ہوگا اور حسن اخلاق پر جسطرح شوہر چاہیگا جلد وہ

عادی ہو سکیگی بہ نسبت اوس عورت کے جو شوہر اوّل سے
جُدا ہو کر آویگی اسواسطے کہ جو بُری عادتین جم گئی ہین اونکا
زایل ہونا مشکل ہوگا اور باعث بدنظمی و بربادی خانہ اور
کلفت شوہر کا ہوگا پس اگر صفات مذکورہ کے ساتھہ عورت
عالی نسب اور صاحب جمال اور مالدار اور صاحب ثروت
بھی ہو تو کیا پوچھنا ہے اور اس سے بہتر کیا ہے اور اگر سب
صفات جمع نہون بلکہ فقط عقل و عفت و حیا پائی جاے
تو بھی غنیمت ہے اور اگر یہ صفات بھی نہون اور صرف طمع نسب یا
حرص مال یا خوبی جمال باعث مزاوجت ہو تو شوہر اوسکا رنج
و تعب و غیظ و غضب مین ہمیشہ مبتلا رہیگا اور اختلال امور
خانہ داری سے نوبت تباہی کی پہونچ جائیگی اور عاقل کو
لازم ہے کہ فقط طمع جمال سے کبھی رغبت نکاح نکرے
اسوجہ سے کہ جمال اور عفت کمتر جمع ہوتے ہین اسواسطے
کہ خوبصورت عورت کے خواہان اور طالب بہت ہین
اور عورتونکی عقل ضعیف ہوتی ہے جلد تر وہ فریب نفس
مین آکر بدی پر آمادہ ہو جاتی ہین اور فضیحت و رسوائی کا
پاس بالکل نہین رہجاتا پس خواہش ایسی عورتونکے نکاح کی

مذمت طمع نسب و مال و جمال زن

نقصانات زنان جمیلہ

وہی شخص کریگا جو بیحمیّتی اختیار کرلیگا یا فضیحت اور ملامت
سے بے پروا ہوگا اور انجام ایسی عورتونکے سابقیکا دو حال سے
خالی نہین ہے یا شقاوت دو جہانی حاصل ہو یا تلف مال اور
ترک مروّت اور رنج و تعب مین گرفتار ہو یا دونو آفتون مین
مبتلا ہو پس عاقل کو چاہیے کہ حسن سیرت کا طلبگار ہو اور
حُسن صورت کی خواہش کبھی نکرے اور اسیطرح چاہیے کہ
عورت کا مال سبب رغبت نہو اسواسطے کہ جب شوہر زوجہ کے
مال کا محتاج ہوا تو عورت کو شوہر پر غلبہ حاصل ہوگا اور
شوہر سے ہمیشہ خدمت لینے کی طلبگار رہیگی اور اپنا خادم
اور غلام تصور کریگی اور ہیبت اور رعب شوہر کا کبھی نمانیگی
پس جب ایسی حالت ہوگی تو امور خانہ داری مین فساد پڑیگا
اور عورت راحت پسند اور عیش طلب ہو جائیگی اور ممانعت
شوہر کی نافع نہوگی اور جب عقد مواصلت درمیان شوہر
اور زوجہ کے واقع ہو تو شوہر کو چاہیے کہ تین صورتوں سے
زوجہ کی سیاست کرے اوّل ہیبت دوم کرامت سوم
شغل خاطر ہیبت کا مقصود یہ ہے کہ عورتکی نگاہ مین
اپنا رعب اور دباؤ ایسا پیدا کرے کہ وہ اپنے ضرر اور

سیاست زوجہ تین طرح پر

نفع پر شوہر کو قادر سمجھے اور شوہر کے حکم کی تعمیل مین اہمال نکرے اور جس امر کی شوہر ممانعت کرے اوسکے واقع کرنیمین مبادرت نکرسکے اور یہ صورت عمدہ ترین طریقۂ انتظام خانہ داری ہے اگر اس شرط مین نقص واقع ہوگا اور زوجہ کو خود اختیاری حاصل ہوجائیگی تو عورت کیواسطے شہوت پرستی اور عیش پسندی کی راہ کشادہ ہوجائیگی اور سیاٰت پر قانع نہوگی بلکہ شوہر کو اپنی اطاعت پر مجبور کریگی اور اوس سے اپنی خدمت لیگی اور اس امر کو وسیلہ اپنے عیش رانی اور لذت طلبی کا گردانیگی پس حاکم محکوم ہوجائیگا او تابع متبوع بن جائیگا آخر کار انجام اسکا عیب وننگ او مذمت اور بدنظمی ہے اور اسقدر فضیحت و رسوائی کے امو ظہور مین آئینگے کہ تدارک اور انسداد اوسکا ممکن نہوگا اور کرامت کا مفہوم یہ ہے کہ عورت کو اون چیزونکے دینے سے خوش رکھے جس سے زیادتی محبت کی پیدا ہو اور زوجہ یہ بات یقین کرلے کہ یہ مراعات اور حسن سلوک نتیجہ اطاعت کا ہے اگر میری طرف سے اطاعت مین کمی ہوگی تو یہ رعایت اور محبت زایل ہوجائیگی ایسی صورتمین

انجام اطاعت زوجہ کا مذمت ہے

تفسیر کرامت زوجہ کا

زوجہ کی حسنات

جو باتین زوجہ کی اہتمام مرادِ بحسن تدبیر جنسیت نہ سہل ہو

انکا حکمتہ نہ ہونا

اوصاف زوجہ بحب ار افضال حتما کے ساتھ جذب انتظام دار میں

دل سے اطاعت اور رضاجوئی شوہرمین سعے و کوشش کریگی
اور مقصودِ انتظام حاصل ہوگا اور اقسام کرامت کے ایسی ہو تمین
چہ ہین اول یہ کہ عورت کو مرفہ الحال رکھے اور اپنی ہمچشمون مین
ممتاز کردے دوم یہ کہ پردۂ حجاب مین نامحرمون سے ایسا مبالغہ
کرے کہ عورتون کے آثار و افعال و صورت و آواز پر اغیار
کو بالکل اطلاع اور آگاہی حاصل نہو سوم یہ کہ ابتداے
ملاقات مین زوجہ کو اپنا مشیر گردانے اور ہمراز کرے مگر شرط
یہ ہے کہ اوسکو یہ گمان نہونے پائے کہ میری اطاعت کی راہ
سے یہ باتین کرتا ہے چہارم یہ کہ امور خانگی مین عورت کو حسب
مصلحت صاحب اختیار کردے لونڈیان ماما اصیل سب اوسکے
زیر حکم کردے پنجم یہ کہ زوجہ کے اعزّا اور اقارب کے ساتھ
صلہ رحم کرے اور اونکی اعانت و امداد مین کوئی دقیقہ مرعی
نرکھے ششم یہ کہ اگر اوسکو صلاح و شایستگی سے آراستہ
پاوے تو دوسری زوجہ نہ کرے اگرچہ مال و جمال مین زوجۂ
اولے سے بہتر و اشرف ہو اسواسطے کہ عورتونکے مزاج مین
ایک قسم کی غیرت ہوتی ہے علاوہ نقصان عقل کے جو ایسی
صورت مین باعث فساد ہو جاتی ہے اور انواع قبایح اور

فضایح کی محرک ہوتی ہے اور بادشاہ اور امرا کی غرض تزویج سے
صرف طلب نسل کثیر ہوتی ہے اور دوسری غرض تزویج کی یعنے
حفظ مال مقصود ایسے لوگوں کا نہین ہوتا اور ان ملوک و امرا کی
خدمتمین ازواج بمنزلہ لونڈی اور غلامونکے ہوتی ہین اگر یہ
لوگ بہی اقتضائے عقل پر عمل کرین تو اونکو بہی اوسی دستور پر چلنا
چاہیئے جیسا کہ ذکر ہوا اور متعدد ازواج کے ہونےمین انتظام امور
خانگی جیسا کہ مقصود ہے نہین ہوتا اسوجہ سے کہ مرد کی مثال
گہر مین جیسے دل بدن مین اور دل منبع حیات ہے اور ایک
دل دو بدنون مین فیض حیات نہین دے سکتا اسیطرح سے
ایک مرد دو بی بیون کو پابند انتظام نہین رکہہ سکتا اور
شغل خاطر سے مطلب یہ ہے کہ عورت کے دلکو ہمیشہ
مشغول رکہے کفالت مہمات خانگی مین اور انتظام مصالح
معیشت مین کسواسطے کہ نفس انسان کا معطل رہنے پر
صبر نہین کرتا اور جب امور ضروری سے فارغ ہوتا ہے
تب غیر ضروری کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے پس اگر عورت
ترتیب خانگی سے اور پرورش اولاد سے اور انتظام
مصالح سے فارغ ہوجائیگی تو اون چیزونکی طرف متوجہ ہوگی

امرا و سلاطین کی ازواج کنیزین ہین

دو بی بیون سے انتظام خانہ داری غیر ممکن

مشغول رکہنا زوجہ کا

نقصان بیباکی زوجہ

احتیاط سیاست ازواج مین تین امر مین

اظہار نکرنا محبت زوجہ کا

نقصان افراط محبت

شکایات زوجہ مخالفت مشورت

جو سبب اختلال امور خانگی ہین اور زینت غیر ضروری کو پسند کریگی اور
غیر مردون پر نظر ڈالیگی پہر شوہر کی ہیبت اوسکی نگاہون مین باقی نہ
رہیگی اور جب غیر مردونکو دیکہے گی تو اپنے شوہر کو حقیر و ذلیل سمجہیگی
اور غیر مردون کو اپنی طرف راغب کریگی اور امور قبیحہ پر دلیر ہوجائیگی
اور انجام یہ ہوگا کہ امور معیشت مین خلل آئیگا اور آبرو ضایع ہوگی
اور فضیحت اور رسوا ہوکر شقاوت دوجہانی مین مبتلا ہوجائیگی اور شوہر
کو سیاست ازواج مین تین باتون سے احتراز کرنا ضرور ہے اوّل
افراط محبت سے کہ زیادتی محبت سے غالب آجانا زوجہ کا شوہر
پر اس سے لازم آجاتا ہے اور انجام یہ ہوتا ہے کہ شوہر زوجہ کی
خواہشونکو اپنے مصالح پر مقدم رکہتا ہے پس عاقل کو چاہیے کہ زوجہ
کی محبت کو زیادہ اعتدال سے اپنی اوپر مستولی نہونے دے اور
اگر افراط محبت مین مبتلا ہوجائے تو اس امر کو اپنے دلمین مخفی رکّہے
اور اوسکو واقف نکرے اور جب اظہار کا ضبط نکرسکے اوسوقت مین
چاہیے معالجات عشق کو استعمال کرے اور حالت موجودہ کو بے
دوا اور علاج کے رہنے ندے اسواسطے کہ افراط محبت زوجہ سے
اون فسادونکے ظاہر ہونیکا خوف ہے جسکا سابقًا ذکر ہوا دوم
یہ کہ اپنے مصالح کلی مین عورت سے مشورہ نکرے اور اپنے اسرار پر

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

اوسکو اطلاع نہ دے اور اپنی مقدار مالیت اور تعداد بضاعت کو
اوس سے پوشیدہ رکھے کہ حالت رازداری مین اگر بسبب نقصان
عقل کے اوسکی طبیعت مصروف بدی ہوئی تو ایسی آفتین پیش آوینگی
جنکا تدارک غیر ممکن ہو جائیگا سوم یہ ہے کہ عورتون کو لہو ولعب سے

باز رکھنا عورتونکا لہو ولعب وغیرہ سے

اور غیرونکی طرف نظر ڈالنے سے اور مردونکی حکایات سُننے سے اور
زنانِ بدکی صحبت کے بیٹھنے سے باز رکھے اور زیادہ تر اون عورتونکی
صحبت سے خوفناک رہے جو مردونکی محفلون مین آتی جاتی ہون اور
اور قصص اور حکایات عشق و عاشقی کی سماعت سے اونکو باز
رکھے اسیوجہ سے شریعت مین عورتون کو سورۂ یوسف کے یاد کرنیکی
اور اوسکے فہم معانی کی ممانعت ہے اسی سبب سے کہ سننا ایسے قصص کا
موجب انحراف طبیعت ہوتا ہے حدود عفت سے اور نشہ لانیوالی
چیزونسے حتے کہ افیون سے بھی مطلقاً پرہیز کرنا چاہیے اگرچہ قلیل ہو
اسواسطے کہ نشہ سبب بے شرمی اور بیحیائی اور موجب ہیجان
شہوت کا ہوتا ہے اور دو خصلتین یعنے بیحیائی اور شہوت پرستی
عورتون مین تباہ ترین خصائل سے ہین اور جن باتون سے کہ ازواج
سے شوہر کی رضامندی اور شوہر کی نگاہون مین ازواج کی قدر
ومنزلت ہوتی ہے وہ پانچ ہین اوّل پابندی دوم ظاہر ہونا مستعد ہونیکا

وجہ ممانعت فہم معانی سورۂ یوسف

ممانعت استعمال اشیاء مسکر

بدترین خصائل نسوانی

عورت کی عمدہ خصلتین

امور خانگی مین اور کفایت شعاری اوسکی مصارف مین سوم زوجہ کا ہیبت شوہر سے ہمیشہ خایف رہنا چہارم خدمات شوہر مین حسن سلوک سے پیش آنا اور اوسکی نافرمانی سے پرہیز کرنا پنجم اگر شوہر سے کوئی امر خلاف مرضی زوجہ کے ظاہر ہو تب بھی غصہ و ملال کو ضبط کرکے خوشروئی کے ساتھہ اوسکے کام مین مصروف رہنا اور نیک اور شایستہ عورتون کی علامتین یہ ہین کہ ہمیشہ حضوری اپنے شوہر کی اوسکو مرغوب ہو (۲) جدائی سے کارہ ہو (۳) رضا جوئی شوہر مین رنج و ایذا کا تحمل کرے (۴) شوہر جو کچہہ دے اوسپر قناعت کرے (۵) جو چیز اوسکو نہ دے اوسپر آزردہ نہو (۶) اوسکو معذور سمجھے (۷) مال کو اپنے شوہر سے دریغ نکرے (۸) عادات و اخلاق شوہر کی متابعت و موافقت کرے (۹) مثل کنیز و بندے اپنے کو ذلیل سمجھے (۱۰) خدمت کو موافق شرایط خدمت کے بجالاوے (۱۱) تند خوئی شوہر پر صبر کرے (۱۲) جو افعال شوہر کے لائق وصف کے ہون اونکی مداحی کرے (۱۳) شوہر مین جو عیب ہو اوسکو مخفی کرے (۱۴) اوسکی نعمتونکی شکرگذاری کرے (۱۵) جو فعل شوہر کا خلاف مزاج اوسکے ہو اوسپر خفگی اور سرزنش نکرے اور زنان بد اور ناشایستہ کی علامتین یہ ہین کہ کسل اور

علامات نیک عورتونکی

علامتین بری عورتونکی

اور کاہلی اور بیکار بیٹھے رہنے کو پسند کرے اور کلمات فحش کے زبان پر

لاوے اور شوہر پر بیہودی باتونکی تہمت کرے اور غصہ بیہت کرے

اور جو امر باعث خوشنودی شوہر ہو یا سبب ناراضمندی

شوہر اوس سے غافل اور بے پروا ہو اور کنیز و لونڈی اور خادمونسے

ناخوش رہے اور شوہر کو حقیر سمجھے اور اوسکے سامنے اوسکی

خفت کی باتین کرے اور درشت خوئی کی عادت رکھے اور

احسانات شوہر کی منکر ہو اور بے ضرورت کے شوہر سے

حاجت طلب کرے اور اوسکے احسانات کو حقیر سمجھے اور جو

امر کہ مکروہ خاطر شوہر ہو اوسپر اصرار کرے اور جہوٹھی دوستی کا

اظہار کرے اور اپنے نفع کو نفع شوہر پر مقدم رکھے اور بد عورت

جسکے ساتھہ ہو اوسکے حق مین مصلحت یہی ہے کہ اوس سے

جدائی اختیار کرے اسواسطے کہ صحبت زنان بد کی صحبت

جانوران آدم خوار اور عقرب و مار سے بدتر ہے اور اگر قدرت

اوسکی مفارقت پر رکھتا ہو تو ایسے حیلہ و تدبیر عمل مین لاوے

کہ وہ خود کنارہ کشی اختیار کرے اور اگر ایسی تدبیرات بہی

کارگر نہون تو اوسکو تنہا چھوڑ کر آپ سفر دور اختیار کرے اور

کوئی شخص ایسا مقرر کرے کہ وہ امور قبیحہ سے اوسکو باز رکھے

بد عورتونکی علامات

تنبیہ بد سرشت عورتون کی

عیوب زن پنج قسم ہین

آخر وہ ملاقات شوہر سے مایوس ہوکر آمادۂ مفارقت ہوجائیگی اور
حکمائے عرب نے لکھاہے کہ پانچ عورتون سے پرحذر رہنا چاہیے
حنّانہ و منّانہ و انّانہ و کیّۃ القفا و خضراء الدمن
حنّانہ اوس عورت کو کہتے ہین کہ اولادِ شوہر اوّل اوسکے ساتھ
آئی ہو اور اس شوہر کے مال سے اونکی پرورش کرے اور منّانہ
زن صاحب دولت کو کہتے ہین کہ جو اپنے مال سے شوہر پر احسان
رکھے اور انّانہ اوس عورت کو کہتے ہین کہ جسکا شوہر اوّل اس
شوہر سے بہتر اور بزرگ تر ہو اور اس شوہر کی ہمیشہ شکایت مند
رہتی ہو اور کیّۃ القفا اوس عورت بدکار کو کہتے ہین کہ شوہر اوسکا
جس محفل اور صحبت سے اوٹھے تو لوگ اوسکی زوجہ کی مذمّت
کرین گویا اوسکے پسِ گردن داغ دین اور خضراء الدمن اوس زن
جمیلہ کو کہتے ہین کہ خاندان رذیل سے ہو ایسی عورت کو گھورکے
سبزہ زار سے تشبیہ دیتے ہین اور جو شخص عورتونکی سیاست پر
قدرت نرکھتا ہو اوسکو اولے یہ ہے کہ تجرّد اور تنہائی اختیار
کرے اور اپنی دامنکو داغ بےحمیتی اور رسوائی سے آلودہ
نکرے اور زنانِ بد سے قطع نظر تلفِ مال و آبرو کی خوف ہلاکِ
جان بھی متصور ہے خواہ وہ خود ہلاک کرین یا طالب اونکے

سوال بادشاہ نے کہا کہ اب مین یہ چاہتا ہون کہ آپ طریقہ
تربیت و تعلیم اولاد کا مفصل بیان فرمائیے جواب سیاست و
تدبیر پرورش و پرداخت اولاد کی اسطرح سے کرنی چاہیے کہ جب فرزند
وجود پذیر ہو تو پہلے اوسکے نام رکہنے کا ارادہ کرے اور کوئی اچہا
نام رکہے اسواسطے کہ اگر نام ناموافق ہوگا تو مدت العمر ناخوش
اور رنجیدہ رہیگا پہر مرضعہ اور دودہ پلانیوالی ایسی بہم پہونچانی
چاہیے کہ احمق اور مریض نہو اسوجہ سے کہ مرض دایہ کا لڑکے مین
اثر کرتا ہے اور اکثر عادات خراب دودہ سے پیدا ہو جاتے ہین
کسواسطے کہ دودہ پہلی غذا ہے جو باعث ترتیب قوائے جسمانی
ہوتی ہے اور کمی بیشی اخلاط کی اوس سے بہی پیدا ہوتی ہے بلکہ
حتی الامکان شریف اور نجیب انا تلاش کرنی چاہیے اور اوسکی
صفائی اور پاکیزگی لباس و لطافت غذا مین اہتمام کرنا چاہیے
اور عادات رذیلہ سے ہمیشہ باز رکہنا چاہیے اسوجہ سے کہ کثافت
اور میلے پن سے بچے کے حدوث امراض اور گندہ ذہن کا
خوف ہوتا ہے اور کثیف مزاجی کی خو بو پڑ جاتی ہے ہرچند وہ
زمانہ شعور کا نہین ہوتا مگر اکثر بعد دودہ چہڑانیکے انس اصلی اوسکی
طرف باقی رہتا ہے اور اوسوقت مین بہت خرابی پیدا کرتا ہے

ابتدا تربیت کی اچہا نام رکہنا ہے

دودہ کی اخلاق مین موثر ہے

اسیواسطے زیادہ تر مناسب یہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو ما ن سے
دودھ پلوائے کہ وہ موافق ہے اصل خلقت کے اور موید ہے
تہذیب اخلاق و صفت نیک کی جب مدت رضاعت ختم ہو
اوسکی تادیب اور تہذیب اخلاق مین مشغول ہو اور پہلے اس سے
کہ اخلاق بد اوسمین پیدا ہون اخلاق نیک پیدا کرنیکی تدبیر
کرے اور لڑکپن مین بسبب نقصان عقل کے طبیعت طرف
اخلاق بد کے جلد مائل ہو جاتی ہے جیسا شاعر کہتا ہے

شعر خوے بد در طبیعتے کہ نشست + نرود جز بوقت مرگ از دست

پس پیروی اصل فطرت کی کرنی چاہیے یعنے جس قوت کی
پیدایش زیادہ ہو پہلے اوسکی اصلاح اور تکمیل کرنی چاہیے
اکثر سب سے پہلے اطفال مین اثر حیا کا پیدا ہوتا ہے پس
دیکھنا چاہیے کہ اگر حیا اوسپر غالب ہے تو اکثر گردن جھکائے
ہوئے آنکھون کو نیچی کیے ہوئے رہیگا شوخی اور
بے شرمی کی باتین نکریگا یہ علامت نجابت نفس کی ہے
ایسے لڑکیکا نفس ہمیشہ امور بد سے کنارہ اور امور نیک پر
مائل ہوگا یہی علامت ہے استعداد قبول تادیب کی اگر
ایسا پایا جائے تو اہتمام اوسکے حسن تربیت مین زیادہ کرے

لڑکپن مین اثر بد اخلاق کی عادی

حیا کا ہونا علامت سعادت ہے

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

اور اہمال کو ہرگز دخل نہ دے اس صورت مین مقدم تادیب
اس امر کی ہے کہ بیہودہ اور بدخو لڑکونکی ہمنشینی سے باز
رکہے کسواسطے کہ نفس اطفال کا سادہ ہوتا ہے اور قوت
قبول افعال و اعمال کی زیادہ رکہتا ہے پس پہلے اون باتونکی
ترغیب دے جو عقل و تمیز سے تعلق رکہتی ہون جیسے سچ
بولنا اور غیر کے مال سے پرہیز کرنا اور اپنے ہم سن اور ہم تبہ
لوگون سے الفت و محبّت کرنا اور کسی چیز کے منع کرنیکو
مان جانا اور ہٹ اور ضد نہ کرنا اور ملائمت سے گفتگو
کرنا اور آپسمین اشیا کو تقسیم کرکے کہانا اور ہرگز وہ باتین
جو مال سے تعلق رکہتی ہون تعلیم نکرنی چاہیے بلکہ پہلے باتین
عقاید دینی کی اونکے ذہن نشین کرنی اور نماز اور وظائف
کی عادت ڈالنی ضرور ہے اور اگر اس سے گریز کرین تو چشم
نمائی اور تہدید لازم ہے اور ہمیشہ اونکے سامنے حلال
اور حرام اشیا کا ذکر اکثر کرنا چاہیے اور نیک لوگونکی مدح
اور بد آدمیونکی مذمّت بیان کرنی چاہیے اگر کوئی کام
نیک اونسے سرزد ہو تو اونکی تحسین و آفرین کرین اور
اگر کوئی امر قبیح خفیف بہی اونسے صادر ہو تو اوسکی مذمّت

باز رکھنا بری صحبت سے

عمدہ تعلیمیں

گریز پر تہدید

عمل نیک پر تحسین

کریں اور خوف دلائیں اور لذیذ کھانوں کی اور اچھا پہننے
کی برائی اور توہین کرتے ہیں اور یہ بات اونکے دلوں میں
راسخ کردیں کہ وہ کھانے اور پینے کی رغبت اور پہننے کی چیزوں سے
اور دیگر لذایذ سے اپنی حرص کو روک کر اپنی رغبت پر غیر کی
احتیاج اور خواہش کو مقدم رکھیں اور اونکے سامنے
اکثر ایسے مضامین بیان کریں کہ لباس رنگین اور پوشاک
نازک اور لباس تن زیب عورتوں کو زیبا ہے مردوں کی زینت علم و
ہنر سے ہے نہ کہ جامۂ پر زر سے اور جب ایسی باتیں ہمیشہ
اونکے کانوں میں پڑتی رہینگی اور ایسے ہی تذکروں میں
اونکی پرورش ہوگی تو ناچار عادت پڑجائیگی اور جو شخص
اسطرح کی باتوں کے خلاف تقریر کرے اوسکو لڑکوں کی
صحبت سے دور رکھیں اور آداب بد سے اونکو چشم نمائی
کرتے رہیں اسواسطے کہ لڑکے ابتدا میں افعال قبیحہ اکثر
کرتے ہیں اور اکثر جھوٹ بولتے ہیں اور حسد و رشک
کرتے ہیں اور پرائی چیزیں چرا لیتے ہیں اور ایک دوسرے کے
دشمن ہوجاتے ہیں بدزبانی کرتے ہیں اور حرکات فضولی
پر مائل ہوجاتے ہیں اور خود خطا و نقصان کرکے دوسرے

نمود لباس زینت
نقصان زیبائی
ذوق لذت پسندی
افعال قبیحہ

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

لڑکون پر تہمت کرتے ہین سطرحکی باتون کی اکثر لڑکومین
عادت ہو جاتی ہے اور جو اینمین زائل ہونا اوسکا دشوار
ہو جاتا ہے پس عاقل کو چاہیے کہ لڑکپن ہین اونکا ایسا تحفظ
کرے کہ عادات بد اونمین پیدا ہونے پائین اور اگر احیاناً
اون سے ظہور مین آئے تو حسن تدبیر اور تادیب سے مٹادے
اور تعلیم اونکی اسطرحسے آغاز کرے کہ اچھے لوگون کی حکایتین
اور اوسی قسم کے اشعار جو افعال نیک کی ہدایت کرین
اونکو یاد دلائے اور اشعار پوچ غزل مثنوی واسوخت
جنمین ذکر عشق و عاشقی و شراب خواری کا و
افعال رندانہ کا ہو ہرگز اونکو پڑہنے اور سُننے ندے
کہ ایسے مضامین سے نوجوانون کی طبیعت مین فساد
پیدا ہوتا ہے اگر کوئے فعل بد اوسنے سرزد ہو
تو اوسکی تائید و اعانت نکرے بلکہ اسطرحسے اونکی فہمائش
و تہدید کرے کہ گویا وہ فعل اوسنے از روے سہو اور
غفلت کے سرزد ہوا تاکہ آیندہ جرءت نکرین اگر
کوئی فعل اوسنے سرزد ہوا اور وہ بزرگونکے خوف سی
چھپا دین تو بزرگون کو بھی چاہیے کہ خود بھی ناواقف

اشعار رندانہ کی ممانعت

طریقہ تفہیم اطفال

بہین اور اظہار اوسکا نکرین اور اگر پہر دوبارہ اوس فعل کو
عمل مین لاوین تو تنہائی مین یا بواسطہ اونکے ہمرازون کے
اونکی سرزنش کرین اور آیندہ اوس فعل کے مکرر عمل مین لانیسے
ڈراوین اور بار بار غصہ اور سرزنش کا عادت گیر نکرینہ
کہ خوف اونکے دلسے جاتا رہتا ہے اور نڈر ہوکر افعال قبیحہ
کو مکرر عمل مین لاتے ہین بلکہ ایسی صورت مین لطایف الحیل
کو استعمال کرنا چاہیے اور حسن تدبیر اور نصایح دلپذیر
سے زوال عادات قبیحہ کا کرنا چاہیے اور جب قوت شہوانی
نمو پر آوے تب چاہیے کہ دستور اور ادب کہانا کہانیکا
سکہائین اور لڑکون کے ذہن نشین کرتے رہین کہ غرض کہانا
کہانے سے صحت بدن ہے اور لذت مقصود نہین اور غذا مادۂ
حیات ہے اور سبب صحت ہے اور وہ دوا ہے کہ
جس سے بہوک اور پیاس کا مرض زایل ہوتا ہے جسطرح
دوا کو لذت کے واسطے نہین کہاتے اوسیطرح کہانا بہی
لذت کیواسطے نچاہیے ایسی باتون سے قدر و منزلت
لذیذ کہانیکی لڑکونکی نگاہون مین حقیر کردین اور ہمیشہ
حریص اور شکم پرست اور بہت کہانے والون کی مذمت کیا کرین

زنہار مبالغہ نہ کرنا چاہیے

غذا کی تعلیم

بیان تعلیم

اور اقسام غذا پر رغبت ندلاوین بلکہ کسی ایک کہانے پر مائل اور عادی
کرین اور اونکی خواہش کو روکین تاکہ بدمزا کہانیکی عادت ہو اور
کبھی کبھی روکھی روٹی کہانیکی بھی عادت ڈالین اگرچہ اس قسم کی
عادات فقراکیواسطے لازم ہین مگر اغنیاکیواسطے زیادہ تر مناسب
ہین اسواسطے کہ فقرا کے لڑکونکو بسبب کمیابی کے خود بخود عادت
ہوجاتی ہے اور دولتمندونکے لڑکے اگر سکہانے اور تعلیم دینے
سے ایسی عادات اختیار کرین تو اولے ہے کہ دولت اور نعمت
دنیا کی کبھی برابر نہین رہتی اگر انسان اتفاقاً بعد زوال نعمت کے
فقر مین مبتلا ہوا اور غذائے لذیذ کہانیکا عادی ہے تو نہایت
ایذا مین گرفتار ہوگا اگر پابند لذت نہین ہے تو فقر مین بھی اچھی
طرح سے بسر کرلیگا اور چاہیے کہ لڑکون کو غذائے چاشت ایک مرتبہ
آسودہ ندین کہ آسودگی سے سست اور کاہل ہوتا ہے اور دیر تک
سونیکی عادت پیدا ہوتی ہے اور ذہن کند ہوتا ہے بلکہ اوقات
متعدد مین اگر غذا کی عادت ہوسکے تو نافع تر ہے اور گوشت کم
کہانیسے چلنے پہرنے مین ماندگی کم ہوتی ہے اور بیداری مین کسل کم
ہوتا ہے اور مٹھائیان اور میوہ جات کہانیکی عادت نکرین کہ
قطع نظر لذت پسندی کے ایسی چیزین استحالہ ہوکر مرض

عادت غذا خشک کی

غذا کا ایک وقت آسودہ نکہانا

ممانعت عادت شیرینی کی

بہت پیدا کرتے ہین اور چاہیے کہ لڑکونکی عادت ڈالین کہ باہین
کہانا کہانیکے پانی نہ پئین اور نشے والی چیزین ہرگز استعمال نہ کرین
اسلیے کہ اس سے اخلاق ردیہ بہت پیدا ہوتے ہین بلکہ شراب خوارونکی
صحبت مین جانے نذین اور کلام بیہودہ سُننے سے اور کہیلنے سے
اور مسخرگی سے باز رکہین اور جبتک امور معمولی یعنے پڑہنے اور
لکہنے اور ریاضت وغیرہ سی فارغ نہون کہانا نذین اور کوئی فعل پوشیدہ
نکرنے پائین کہ امور قبیحہ پر دلیری حاصل ہوتی ہے اور مناسب ہی
زیادہ سونے نذین کہ اس سے ذہن بلید ہوتا ہے اور جودت
گہٹ جاتی ہے اور اعضا سُست اور ضعیف ہو جاتے
ہین علی الخصوص دنکا سونا نہایت مضر ہے اور نرم اور
باریک کپڑا پہننے سے اور اسباب تجمل کے زینت کرنے سے
اور موسم گرما مین مکان خنک اور آب سرد کے پابندی سے
اور فصل سرما مین پوستین اور پشمینہ پہننے سے اور آگ تاپنے سی
منع کرین تا بدن اونکے ہر طرحکی سختی اور نرمی اور سردی اور
گرمی کے متحمل ہون اور بالون کے سنوارنے سے اور مثل عورتونکے
لباس و زیور کی زینت سے باز رکہین اور ہمیشہ صبح کو ملاقات
مناسب ہین ہوا خوری اور گہوڑے کی سواری اور پیادہ روی

عادت شراب نوشی
مسکرات

زیادہ سونا
جودت ذہن

نرم و باریک کپڑے

ہوا خوری
ریاضت

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

اور حرکت اور مشی کا عادی کرین اور اسکی مخالفت سے منع کرتے
رہین اور طریقے سواری اور راہ چلنے کی ادب اور نشست و برخاست
کی تعلیم کرین جیسا کہ آیندہ مفصلاً بیان مین آئیگی ــ اور ہمیشہ
لڑکون کو ریاضت پر ترغیب دین اور مشقت کا عادی کرین اور کبھی
اعزّا و اقارب و ہمچشمون کے مقابلہ مین بواسطۂ ملک و مال و ثروت
وجمال کے فخر و ناز نکرنے دین اور ہر شخص سے عموماً اور عزیزون
سے خصوصاً تواضع اور فروتنی کرنیکی عادت ڈالین اور جھوٹ
بولنے سے نہایت منع کرین اور قسم کھانے ندین اگرچہ سچی بات
پر بھی ہو اسواسطے کہ قسم کھانا نہایت بُری بات ہے اور لڑکونکو
اسبات کا عادی کرنا چاہیے کہ جب بزرگونکے سامنے بیٹھین تو
اونکی باتین سنا کرین اور جب کوئی اونسے پوچھے تو جواب دین
ورنہ خاموش رہین اور کلام کرنیمین فحش زبان سے نہ نکالین اور
گفتگو ترش نکرین اور سخن لغو اور بیہودہ سے احتراز رکھّین اور
جب باتین کرین تو ایسی ہون کہ سُننے والے خوش ہون اور
اپنے معلم اور بزرگون کی خدمت کرنے پر رغبت کرین اور جب
احتیاج معلم کی ہو تو چاہیے کہ معلم ایسا بہم پہونچائین جو عاقل
و دیندار ہو اور فنون ریاضت و ادب و تہذیب اخلاق سے

ممانعت فخر و نازکی

ممانعت قسم کی

عادات نشست و برخاست و گفتگو

صفات معلم

واقف ہو اور شیریں سخن صاحب ہیبت و وقار ہو اور با مروّت
و ہوشیار اور دستور شاہانہ و آداب امرا و سلاطین کا عارف
اور ہر قسم کے لوگونکے عادات و افعال و طریقۂ ملاقات و رسم
و رواج سے واقف۔ اور رذیلون سفلہ مزاجون کے اخلاق سے
محترز ہو اور ہم مکتب ایسے لڑکے ہونا چاہیے کہ اخلاق حمیدہ
اور عادات پسندیدہ رکھتے ہون تا کہ نیک باتون کو اونسے سیکھین
اور جو لڑکے علم و فضل مین زیادہ ہون اونپر غبطہ اور تمنا اور کوشش
اسبابات کی کرین کہ مین اونسے ترقی کر جاؤن یا برابر ہو جاؤن
اور جب معلم کسی تقصیر پر لڑکونکو مارے تو فریاد اور سفارش کے
طلب گار نہون اسواسطے کہ فریاد کا کرنا اور دادخواہی غلامون
اور ضعیفون کا وتیرہ ہے مگر معلم کو چاہیے کہ حتی المقدور گھڑکی اور
چشم نمائی سے کام لے اور اگر مجبور ہو کر مارے بھی تو ہلکی
ضرب سے تا کہ خوف اوسکے دل مین باقی رہے اور بار دیگر اوس
فعل پر جرأت نکرے اور ہمیشہ معلم کو لازم ہے کہ لڑکونکو باز رکھے کہ
اپنے ہم مکتبون کو سرزنش نہ کیا کرین مگر امور قبیحہ اور بے ادبی
اور افعال زشت پر بلکہ اسبابات پر تحریص کرے کہ لڑکون سے
نیکی کیا کرین اگر لڑکونکی طرف سے کوئی برائی و ربد اخلاقی ظہور مین

آوے تو معاوضہ اوسکا بدی کے ساتھہ نکرین ۔ بلکہ بدلہ مین
برائی کے بھی برائی نکرین تا کہ لڑکے اپنے ابنائے جنس کے ساتھہ
برائی کرنے کی عادت نسیکھین اور ہمیشہ مال کی قدر و منزلت اونکی
نگاہون مین حقیر کرین اسواسطے کہ محبت مال کی سانپ اور بچھو
کی محبت سے بھی زیادہ مضر ہے اور کسیوقت معین پر اونکو
کھیلنے کی بھی اجازت دیا کرین مگر وہ کھیلنا ایسا ہو کہ جس سے
نیتجہ تیزی قوائے جسمیہ اور زیادتی قوت اور عادت محنت و
مشقت کا نکلے ۔ کسل اور کندی طبیعت زائل ہو جائے
مگر اس اعتدال سے کہ افراط مشقت سے طبیعت نہ کاہل
نہو جائے یا کھیلنے پر ایسی توجہ کرین کہ دیگر امور تعلیمی کا شوق نرہے
اور مترتب اوقات بازی کی رہین اور ایسا لڑکونکے دلمین رعب ماں
باپ کا اور خوف معلم کا پیدا ہونا چاہیے تا کہ اونکی عظمت اور بزرگی
ہمیشہ نگاہون مین قائیم رہے اور امور بد اور افعال ناشائستہ
کے ارتکاب سے مانع رہے ہر چند اسطرحکے آداب ہر قسم کے
لوگونکے واسطے مناسب ہین مگر خاص تر نوجوانونکو اور شریف زادونکو
اسواسطے کہ ایسی باتون سے افعال نیک کی محبت اور رذائل
سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور اثر تعلیم ایسا ڈالنا چاہیے کہ لڑکے

ممانعت قدر مال کی لڑکونکی نگاہ مین

ابتدا سے اپنے نفسون کو طلب لذات اور شہوات سے روکین اور
فکر کو عمدہ امور کیطرف متوجہ کرین اور ایسی باتون پر راغب ہون
کہ عاقل اونکی مدح و ثنا کرین اور دوست اونکے زیادہ ہون اور
دشمن کم ہون اور علما اور فضلا اونکی ملاقات سے خوش ہون اور
جب لڑکپن سے سن تمیز کو پہونچین اور ہر قسم کے مطالب کو فہم
کرنے لگین اوسوقت اونکے ذہن نشین کرنا چاہیے کہ غرض ثروت
اور ملک اور خدم و حشم سے راحت رسانی بدن اور حفظ صحت ہے
تاکہ انسان کا مزاج اعتدال پر رہے اور امراض اور آفات سے
محفوظ رہے اور صحت بدن اسواسطے ضروری ہے کہ تحصیل
اون باتونکی آسان ہو جنسے راحت ابدی حاصل ہوتی ہے اور جب
مناسبت علم کی اونمین پائی جائے تب بتدریج وہ علوم اونکو
سکھاوین اور پڑھاوین جنکا ذکر سابقاً تمہید علم اخلاق مین ہو چکا
ہے بعد ازان علوم حکمت نظری سکھانا شروع کرین تاکہ جو کچھ اوسنے
بہ تقلید سیکھا ہے اوسپر یقین حاصل کرے اور اوسلیے یہ ہے کہ لڑکی
طبیعت کو دیکھین اور اوسکے حالات اور عادات سے بطور فراست
کے اوسکی اہلیت اور استعداد پر قیاس کرین جس صناعت سے
اور جس علم سے اور جس ہنر سے طبیعت اوسکی مناسبت رکھتی ہو

بیان غرض ثروت

تعلیم علوم حکمت نظری

مناسبت طبعی بافن

وہی علم و ہنر سکہادین اسواسطے کہ ہر شخص کی طبیعت مین جملہ علوم کے فہم کی مناسبت اور ہر قسم کی صناعتونکی استعداد نہین ہوتی بلکہ خالق عالم نے ہر شخص مین کسی ایک قسم کی صناعت کی استعداد اور کسی ایک علم کی اہلیت پیدا کی ہے اور بعض طبیعتین ہمہ گیر ہوتی ہین مگر وہ نادر الوجود ہین اگر ایسا نہوتا تو ہر شخص عمدہ صنعتونکا اکتساب کرتا اور علوم شریف پر مائل اور ہر کس و ناکس فضل و کمال کا طالب اور ہر طبیعت مین شوق سروری اور سرداری غالب ہوتا

اختلاف استعداد طبائع اطفال

ہر شخص کا طالب سروری ہونا مفسدہ ہے

اس اختلاف طبائع اور تبائن استعداد مین بہت سے اسرار اور مصالح حکمت پروردگار واسطے انتظام عالم کے مخفی ہین خلاصہ یہ کہ جس فن کی استعداد طبیعت مین ہے اگر اوسی فنکی تعلیم ہوگی تو ثمرہ اوسکا بہت جلد ظاہر ہوگا اور جلد تر اوس ہنر سے آراستہ ہو جائیگا ورنہ مشقت اور محنت پڑہنے والے اور پڑہانیوالے کی رائگان ہوگی البتہ اسقدر ضرور ہے کہ جس فنکی تعلیم کرین اوس فنکے جملہ لوازم اور محاسن اور متعلقات کو سکہادین مثلاً اگر فن کتابت کی طرف متوجہ ہے اصول خوشخطی اونکو تعلیم کرین اور ایسی چیزین اوسنے لکہوائین [illegible] طالب بہی اونکو یاد ہین قطعات رباعیات فقرات بلیغہ کلمات

تعلیم موافق استعداد طبیعت

لوازم فن کتابت

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

نصیحت آمیز ضرب المثل ۔ محاورات اہل زبان ۔ مسائل صرف
ونحو عبارات مشاہیر فصحا و بلغا ۔ امثلہ مناسب اور تشبیہات
نازک ۔ اشعار نفیس ۔ حکایات نادر وخوش آیندہ ۔ فقرات
نمکین ۔ استعارات شیرین ۔ حسابات لازمہ و دیگر علوم ادبیّہ
وغیرہ اور فنون مذکورہ سے اگر تھوڑا سا حاصل ہوجائے تو اوسپر
قناعت کرکے دست کش نہون کسواسطے کہ قصور ہمت کا
اکتساب ہنر مین بدترین خصائل سے ہے اور اگر طبیعت
لڑکون کی کسی ایک صناعت خاص سے مناسب نہین یا
آلات و ادوات و اسباب تعلیم مددگار اوس فن کے بہم
نہین پہنچتے تو اوس فنکی تعلیم مین اپنی رغبت صرف نکرین بلکہ وہ
فن یا صنعت سکہلاوین جس سے طبیعت مناسبت رکہتی ہو
اور تعلیم اوسکی آسان ہو مگر جس فن کو سکہائین اوسمین ثبات
واستقلال اختیار کرین اور جب تک اوسکی تعلیم تمام نہوجائے
دوسری تعلیم پر توجہ نہ دلاوین اسواسطے کہ اشتغال طبیعت کا
اشیائے مختلفہ وعلوم متشتتہ وفنون متضادہ کیطرف باعث
حیرت اور مانع تکمیل ہوتا ہے الا اوس صورت مین کہ کسی
علت خاص سے چند علوم خاص کے جمع کی ضرورت ہو تو

محاسن انشا پردازی

ہر فن مین تہذیب ضروری

ایک فن کی تعلیم کافی ہے

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

ریاضت تعلیم سے مناسبت

ایسی صورتین مرغوب طبیعت کو مقدم رکھین دیگر علوم کو بنا بر رفع
ضرورت پڑہانا چاہیے اور ہر فنکے اثنار تعلیم مین ایسی ریاضت
کی جو حرارت غریزی کو تحریک کرے اور کسل کو گھٹاوے اور حافظ
صحت ہو اور بلاوت ذہن کو دفع کرے اور ذکا مین حدت پیدا
کرے عادت دلاوین جیسے ورزش ماشی یا اور مثل اسکے جیسا اپنا
محل اور مفید ہو اور جو فن سکہاوین اوسکے استعمال کی تاکید
رکہین تاکہ مزاولت مین اوسکی باریکیون پر نظر پہونچے اور
اوسکی تحصیل کو انتہا تک پہونچاوے اور جو قواعد اوسکے
طلب معیشت مین مفید ہین اونسے نفع حاصل کرے اکثر اولاد
اغنیا کو دیکھا ہے کہ ثروت پر والدین کے مغرور ہو کے کسبِ
صناعت اور تحصیل فنون کو ننگ سمجھکر محروم رہجاتے ہین اور
جب انقلاب زمانہ سے مذلت درویشی مین مبتلا ہوتے ہین اوسوقت
مین کسبِ معیشت سے معذور ہوکر دوستونکی شماتت اور
دشمنون کی طعنہ زنی سے رنج اوٹھاتے ہین اور جب لڑکا
کسی صناعت مین دستگاہ پیدا کرے اور اکتساب معیشت
کرنے لگے اوسوقت مین اولے یہ ہے کہ اوسکی شادی کردین
اور اوسکے سامان خانہ داری کو جدا کردین تاکہ اپنے ہنر سے

حکایات شاہان فارس

اپنی معیشت پیدا کرے اور بسر کرے اور بزرگون کی دولت
پر بھروسا کر کے کاہل نہو جائے۔ شاہان فارس کا دستور تہا کہ اپنی
اولاد کو اپنی زیر نگاہ تربیت نہین کرتے تہے اور کنیز و غلام کی
خدمت کا عادی نہین ہونے دیتے تہے بلکہ مردم لایق کے ساتھ
کر کے اطراف ملک مین بہیجدیتے تھے تاکہ سختی اور ناگواری سے
کہانے اور پہننے کی چیزونمین قدر ضروری پر قانع ہون اور اقسام
نعمت اور تجمل ظاہری کو بے اعتبار سمجھکر پایہ بلند اوسکے نہون
اور حالات اونکے کتب تواریخ مین مشہور ہین اور اسلام مین دستور
سلاطین دیلمیہ کا بہی یہی تہا اور جس شخص نے خلاف طریقۂ مذکورہ
کے تربیت پائی ہوگی قبول کرنا علم و ادب کا اوسپر نہایت دشوار
ہوگا خصوصاً اوسوقت مین جب عمر اوسکی دراز ہوجائے

حکایت بقراط حکیم

کسینے بقراط حکیم سے پوچہا کہ آپ کم سن لڑکونکے پاس کیون
زیادہ نشست و برخاست رکہتے ہین جواب دیا کہ تر و تازہ
شاخونکا خمیدہ کرنا اور سیدہا کرنا آسان ہوتا ہی اور جن شاخونکی
تری زایل ہوچکی ہے اور پوست اونکا خشک ہوگیا ہی
اونکو نہ راست کر سکتے ہین نہ خم دے سکتے ہین یہ طریقہ سیاست

اولاد نرینہ کا تہا جو گذارش ہوا اور لڑکیون کو بہی اسی طریقے پر

جیساکہ موافق اور لایق اونکے ہو ترتیب اور تعلیم کرنا چاہیے اور
اونکو گہر کے اندر بیٹھے رہنے کی اور پردہ کرنیکی عادت ڈالنا
چاہیے اور وقار اور غضب اور حیا اور دیگر وہ خصایل جنکا
ذکر عورتون کے ذکر مین عرض کیا گیا تعلیم دینا چاہیے مگر
علم اونکو اوسیقدر سکہانا چاہیے جو اونکی تعمیل عبادت و
فہم مطالب کیواسطے ضروری ہو اور زیادہ پڑہانا اور
لکہانا عورتون کو ممنوع ہے بلکہ یہ ہنر واسطے عورتونکے
مناسب ہین مثلاً کہانا پکانا اور لباس کا درخت کرنا اور
اقسام سوزن کے کام کرنے اور انتظام خانہ داری کے
لوازم جب حد بلوغ کو پہونچین تب شادی اونکی ایسے
شوہر کے ساتھہ کرین جو قومیت اور ملت و مذہب و
صنعت وغیرہ مین مثل اور مانند اوسکا ہو تاکہ بسبب عدم نسبت
کے باعث اختلاف مزاج زن و شوہر نہو اور شوہر کو تعلیم
و تادیب کی ضرورت نہ پڑے جیساکہ سابق مین ذکر کیا گیا
یہان تک بیان اجمالی تہا تربیت اولاد کا مگر یہ دستور و آداب
لڑکون کے واسطے مخصوص اسوجہ سے ہین کہ اونمین استعداد
قبول کی زیادہ ہے ورنہ ہر قسم کے لوگونکو اس دستور پر عمل کرنا

علیم صنعت
رتون کو
یادہ لازم
ہے

نافع ہے اور دیگر امور جو ابتداے ولادت سے واسطے حفظ
صحت بدن کے ضروری ہین مثلاً مقدار اور اوقات دودہ
پلانے کے اور ہوا کہلانیکے اور ہواے غیر مناسب سے
بچانے کے اور مثل اسکے علم طب سے متعلق ہین اس مبحث
سے باہر ہین سوال بادشاہ نے کہا کہ آپنے لڑکون کی
تعلیم مین بہت مختصر طور پر طریق گفتگو اور حسن تقریر کو بیان
فرمایا مین چاہتا ہون کہ اس مطلب کو تفصیل سے بیان فرمائیے
تا واضح ہوجاے کہ حکمت اخلاق مین طریقہ گفتگو کا کونسا
مستحسن ہے جواب حکیم صاحب نے عرض کی کہ اے
معدلت پناہ مثل ہے جسکو شاعر عرب نے نظم کیا ہے ؎
إِنَّ اللِّسَانَ صَغِيرٌ جِرْمُهُ وَلَهُ ٭ جُرْمٌ كَبِيرٌ كَمَا قَدْ
قِيلَ فِي الْمَثَلِ یعنے زبان کا جِرم تو کم ہے مگر جُرم
بہت ہے اور اسیطرف حکیم مصلح الدین سعدی بہی اشارہ
شاعرانہ کرتا ہے ؎ زبان در دہان اے خردمند چیست
کلید در گنج صاحب ہنر ٭ چو در بستہ باشد چہ داند کسے
کہ گوہر فروش است یا پیلہ ور ٭ زبان ایسی چیز جسم انسان
مین خلق ہوی ہے کہ نظم عالم اور اظہار مطالب بنی آدم

آداب سخن

اوسی کے متعلق ہے اگر زبان نہوتی تو کوئی شخص اپنی مضامین قلبیہ کا اظہار نکرسکتا بلکہ تمہید قواعد جملہ علوم حکمت و مسائل شریعت ممکن نہی تھے اسواسطے کہ خطوط و حروف سب چنگشتین مین کہ ہر ایک بنا بر قرار داد و اصطلاح خلق کے ایک معنی و مطلب کے ظاہر کرنیکے واسطے وضع کی گئین ہین اسوجہ سے کہ تقریر کسیکی بعد تکلم کے باقی نہین رہ سکتی تہی اور بلاد بعیدہ مین منتشر اور پراگندہ نہین ہوسکتی اور سوا سامع کے دوسرا اوسکے فیض سے فیضیاب نہین ہوسکتا اور نقل و تحویل بہی اوسکی غیر ممکن پس مبدا ان سب الفاظ و حروف کا محض زبان کی حرکات مختلفہ اور صوات کے تموجات محدثہ پر ہے تو سب سے مقدم جاننا اور مرتب کرنا زبان کا اور پابند کرنا اوسکے حرکات کا ہے تا کہ فہم مطالب اور ادراک مضامین مین نقص نہو اور یہ بہی ظاہر ہے کہ ہر چیز موثر اور مفید اور بکار آمد اوسیوقت مین ہوتی ہے کہ جب اپنے محل اور موقع کے ساتھ واقع ہو اور بیجا رائگان نہو جیسے بفصل و در زمین شور زار و سنگلاخ وغیرہ مین تخم زراعت نہین اوگتا اسیطرح بے موقع اور

ماہیت الفاظ

فائدہ کتابت

ضرورت آداب تکلم

نافہم اشخاص میں سخن اثر پذیر نہیں ہوتا لہذا ضرور ہوا کہ تقریر اور
اور بیان موقع اور محل کے ساتھہ کیا جاے تاکہ فائدہ پذیر ہو
اور سبب تکلم اور علت تقریر پیدا ہو ورنہ اصوات مختلفہ
کا پیدا کرنا بدون اسکے کہ کوئی اثر پیدا ہوا اور مطلب و مقصود
بیان ظاہر ہو جانور اور چڑیوں کی آواز کے مشابہ ہے کہ
ادائے مطالب کلیہ سے کلیتہً یا مخصوص بنا بر فہم انسانی
قاصر ہیں جیسا سعدی نے کہا ہے ؎ بنطق آدمی بہتر است
از دواب + دواب از تو بہ گر نگوئی صواب ۔ الحاصل
انسان کو خواہ وہ لڑکا ہو یا جوان یا بڈہا پابند ہونا شرائط
سخن گوئی اور مراتب گفتگو اور حدود بیان کا نہایت ضروری ہے
اسلیے کہ علت ایجاد قوت نطق باطل نہو اور ہر لفظ اور
حرف مطالب خیز اور شوق انگیز رہے اور فضول اور بیکار
نہو اور واسطہ تنفر طبیعت اور عدم قبول اور ناگواری
طبایع کا نہو اور کسی متکلم کی غلطی اور لغزش بیان میں واقع
نہو ہر چند انہیں شرائط کے ادا کرنیکے واسطے ایک علم مخصوص
وضع کیا گیا ہے اور ہر زبان میں اوسکے قواعد موافق اوسکے
محاورات کے مقرر ہو چکے ہیں اور صدہا کتب تصنیف و تالیف

علت تقریر

جانور سے تشبیہ

اقسام علم ادب

ہو چکی ہین اور بہت سے فروع ادسکے پیدا کئے گئے ہین جیسے معنی
بیان۔ فصاحت۔ بلاغت۔ بدیع۔ محاضرات۔ عروض۔ امثال
صرف و نحو وغیرہ کہ یہ سب محض علم ادب کے انواع ہین مگر مخیف
کا مقصود شرائط و قواعد علم ادب کا بیان کرنا نہین ہے بلکہ چند
ایسے کلیہ آداب سخن و محاسن تقریر کے عرض کرونگا جو حکمت

لزوم پابندی آداب سخن

اخلاق کے معین ہین اور تہذیب افعال کا فائدہ دی سکین
اور ہمیشہ انسان خود بہی ان حدود کا پابند رہے اور اپنے لڑکون
کو بہی تعلیم کرے اسوجہ سے کہ اگر اون نورس میوونکو ابتدا سے
رنگ بو عمدہ ملیگی تو جلد اثر پذیر ہو جائین گے جیسے بولنا ہر قسم کی
نئی زبان کا بچونکو آسان ہوتا ہے ویسے ہی پابند کرنا شرائط و
آداب تقریر کا اونپر آسان ہوگا۔ پس بعد تمہید ان مقدمات

ممانعت تقریر زائد از ضرورت

کی معلوم کرنا چاہیئے کہ آداب سخن بہت ہین اور ہر شخص کے سلیقے
اور فہم کے متعلق ہین اس مقام پر مین بعض مراتب کو یاد دلاتا ہون
طالب حسن اخلاق کو چاہیئے کہ جب صحبت مین بیٹھے تو زیادہ
ضرورت سے باتین نکرے اور دوسرونکی باتونکو کاٹکے اپنی تقریر نکرے

قطع کلام

اور اگر کوئی شخص کسی حکایت یا کسی روایت کو بیان کرے ہر چند
یہ خود اوس سے واقف ہو مگر اپنی واقفیت کو ظاہر نکرے اور

جبتک دوسرا شخص اپنی تقریر کو تمام نکرلے آغاز تقریر نکرے اور اگر
بات کو غیر سے پوچھین تو خود جواب اوسکا ندے اور اگر سوال ایسی
جماعت سے کیا جاے جسمین یہ بھی داخل ہو تو جواب دینے
مین اپنی جماعت پر سبقت نکرے اور اگر کوئی شخص جواب مین
مصروف ہو اور خود اوسکا جواب بہتر اوس سے جانتا ہو تو چاہیے
کہ صبر کرے جبتک کہ وہ اپنی تقریر تمام کرے بعد اوسکے اگر
محل باقی ہو جواب دے۔ اگر کسیقدر بھی جواب اوسکا کافی ہو
تو اوسی پر کفایت کرے اور خود بولنے مین دلیری نکرے اور اگر
ضرورت جواب کی دیکھے تو اس عنوان پر بیان کرے کہ پہلے جواب
دینے والے پر طعن اور تعریض وارد نہو اور جو دو شخص آپسمین باتین
کرتے ہون اونمین خوض و غور نکرے اگر پوشیدہ باتین کرتے ہون
تو کان لگا کر نہ سُنے اور جبتک کوئی اپنے مشورہ مین شریک نکرے
مداخلت ندے اور بزرگونکے سامنے باتون مین کنایہ اور اشارہ
نکرے اور کلام کرنیمین آواز کو نہ بہت بلند کرے نہ آہستہ کہے کہ سماعت
مین دقت ہو بلکہ اعتدال کو ملحوظ رکھے اور اگر تقریر مین کوئی معنی
دقیق آجائین تو چاہیے کہ واضح مثالون اور بدیہی اور عمدہ تشبیہون سے
صاف کردے مگر یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ فضول گوئی اور بلا ضرورت

صبر با جواب مین

کلام مخاطب درمیان

سرگوشی سے احتراز
نشان کنایہ

آواز بلند سے
نصیحت کنایہ

تفصیل
کلام مجمل

استعمال الفاظ مکروہ

اور زائد از مطلب تقریر نہو اور الفاظ و کنایات غیر مستعمل استعمال نکرے اور جب کوئی شخص بات کرنے لگے جبتک اوسکا سوال تمام نہو جاوے جواب ندے اور جو بات کہنی ہو اوسکے پہلے اطراف وجوانب کو دیکھ لے تب زبان پر لاوے اور ہمیشہ سوچ سمجھکر ہر بات کہے اسواسطے کہ مثل مشہور ہے۔ سخن از دہان رفتہ و تیر ازکمان جستہ باز نمی آید۔ بلکہ ضرور ہے کہ پہلے جس مطلب کو ادا کرنا ہو اوسکے اسلوب اور طرز بیان کو تصور کرلے تب ادا کرے تاکہ

سمجھکر تقریر کرنا

ہر طرح کے پہلو اور اطراف وجوانب محفوظ رہین اور کلام موجب ملام و بد انجام نہو اور پھر افسوس اور ندامت کرنی نہ پڑے ؎

مزن بے تامل بگفتار دم + نکوگوئی گردیر گوئی چہ غم + بیاندیش

آنگہ برآور نفس + وزان پیش بس کن کہ گویند بس + اور کہی ہوئی

تقریر مناسب محفل

بات کو بیضرورت مکرر نکہے اور کلام کرنے مین اظہار قلق و رنج نکرے اور فحش و دشنام و کریہہ الفاظ کا استعمال نکرے بلکہ اگر کسی بری بات کے اظہار کی ضرورت عارض ہو تو اوسکو خوش آیندہ اور مرغوب تقریر کے ساتھ بیان کرے اور مزاح نامناسب نکرے اور جس انداز کی محفل ہو اوسی طرز کی باتین کرے مثلاً اگر کسی مجلس عالی مین یا کسی شخص بزرگ کے روبرو تقریر کا اتفاق ہو

تو ایسے محاورات سے درگذر کرے جو بازاری یا النسوان یا کم مایہ لوگون کیواسطے
مخصوص ہین کہ ایسے کلمات موجب سُبکی قدر کے ہوجاتے ہین بلکہ اگر
علما کی صحبت ہو تو اونہین کے اصطلاحات اور محاورات اور عنوان
بیان کو استعمال کرے اور اگر شعرا کی محفل ہو تو اوسی قسم کے رعایات
شعریّہ اور مناسبات لفظیّہ و معنویّہ ادا کرے اور اگر مساوی
صحبت ہے تو لطیفہ اور پاکیزہ حکایتین اور عمدہ عمدہ چیدہ شعر
لطیف کہاوتین بیان کرے تاکہ اونکی دلچسپی کا باعث ہو بلکہ ؏
بسان عالم نیرنگ رکھتا ہو مزاج اپنا + جوانون مین جوان بڈہون مین
بڈہا لڑکون مین لڑکا + مگر ہر امر مین حدّ اعتدال کا لحاظ رکھے۔
اور اگر صحبت مین کسی علمی مسئلہ کا تذکرہ ہو اور یہ مسئلہ مبحوث
عنہ کو جانتا ہے تو بوقت مناسب ایسی تقریر کرے جس سے
شبہۂ اہل محفل کا زائل ہوجائے اور اگر نہین جانتا تو سکوت اختیار
کرے یا ایسے عمدہ اسلوب سے ٹال دے کہ لوگ اوسکو جاہل
نسمجھین اسلیے کہ اظہار منقصت ہر چند واقع ہو کبھی سبکی کا
باعث ہوجاتا ہے اور اگر کسی ایسی صحبت مین بیٹھا ہو کہ مذہب
اون لوگون کا مخالف اسکے مذہب کے ہو تو جہانتک مناسب ہو
تقریر مذہبی سے درگذر کرے اور اگر ناچار ہو تو ایسے الفاظ سے

مجلس عام میں محاورہ بازاری

علمی مباحث کا تذکرہ

اہل صحبت خلاف مذہب

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

نہ نکالے جو اوس محفل کے مذہب مین ناجائز یا مخالف اونکے
اعتقاد کے ہو بلکہ اونہین الفاظ و محاورات کا استعمال کرے جو
اونکے اعتقاد مین ہین اور اپنے مذہب کے مخالف نہین آور
اگر کسی تقریر کو کسی کی طرف نسبت دیگر بیان کرنا ضرور ہو تو
اس بات کا خیال رکھے کہ وہ شخص منسوب الیہ مقبول ہو اور
سامعین اوسکو جانتے ہون یا پہلے اختصار کے ساتھ تھوڑی
تعریف کرے اوسکے بعد نقل یا حکایت ذکر کرے اور اگر کسی
ایسے معظّم ایمانی کا کلام نقل کر رہا ہے جنکا کلام ایمان کی راہ
سے واجب التسلیم ہے تو اگر ممکن ہو حوالۂ کتاب کے ساتھ
بیان کرے - اگر عبارت یاد ہو تو پہلے اصل عبارت ادا کرکے
اپنے محاورہ مین ترجمہ کرے اور اوسکے لطائف اور نکات کو سمجھاوے
اور اگر کسیکے حالات کو ذکر کرتا ہے تو اوسکے اونہین افعال
اور اقوال کو نقل کرے جو عقل کی راہ سے بہتر اور ذیل کلام
سے چسپیدہ اور اخلاق مین فہمیدہ و سنجیدہ ہون اور اگر کوئی
مضمون تاریخ کا یا تذکرہ کسی بادشاہ کا کرتا ہے تو اوسی
حال کو بیان کرے جو قرین قیاس اور قریب فہم ہو اور ماله
اور ما علیہ اوسکا بھی مختصر طور سے ادا کردے تا اذہان

قول شخص مقبول کا نقل کرنا چاہیے

حوالہ منقول عنہ کا

مضمون تاریخی کو تمام ذکر کرنا چاہیے

بعید از عقل بات نکہنی چاہیے اگرچہ صحیح ہو

سامعین کے منتشر اور منتظر نہ رہین اور کبھی ایسی بات اسکو نہ کہے
جسکو لوگ ظاہر مین تسلیم نہ کرین اور بعید العقل سمجھکر اوسکی تقریر کو
کذب یا مبالغہ پر محمول کرین حکایت مشہور ہے کہ کسی شخص نے
کسی بادشاہ کے سامنے ذکر کیا کہ میرے وطن مین وہان اتنا بڑا
ہوتا ہے کہ قد آور ہاتھی مع عماری کے وہان کے کھیت مین چھپ
جائے اور اوسکا اثر بھی دکھائی نہ دے بادشاہ اور اہل محفل نے
تعجب کیا اور محمول مبالغہ پر کیا اور اوس شخص کو ندامت ہوئی
آخر اوسنے اپنے وطن کو لکھا اور درخت وہان کا منگایا جب وہ
درخت وہان کا آیا تو اوسنے پیش کیا بادشاہ نے تصدیق کی مگر
یہ کہا کہ کیون ایسی بات کہی جسکی تصدیق کیواسطے مہینون انتظار
کرنا ہوا اور اتنی زحمت گوارا کرنی پڑے ۔ اگر کسی قسم کے کھانے پینے
کی چیز کا تذکرہ ہو تو اوسکو اسطرحسے ادا کرے جس سے رغبت

کھانے پینے کے تذکرہ مین رغبت کی ممانعت اظہار

ذاتی اور خواہش اوسکی طرف ظاہر نہو بلکہ استغنا ٹپکتا ہو مگر نہ اس
حیثیت سے کہ اظہار تنعم کیواسطے شیخی بگھارنے لگے اور اگر نفائس
اور نازک چیزون کا ذکر ہو تو ایسی چیز کو ذکر کرے جو اپنے اقسام
مین اعلا اور ممتاز اور خوب و مرغوب ہو خلاصہ یہ ہے کہ تقریر کو
اوسکے مناسب مقام پر ذکر کرے اور بیمحل ادا نہ کرے جیسا شاعر

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

کہتا ہے سعدی ہر سخن — ‌دانداں کس کہ فصاحت بکلامے دارد + ہر سخن
موقع و ہر نکتہ مقامے دارد ++ تقریر کے بیچ مین ہاتھہ یا آنکھہ یا منہ
یا ابرو سے اشارہ نکرے اگر کوئی مطلب محتاج اشارہ کا
ہو تو اوسکو ایسے پسندیدہ طور پر عمل مین لاوے کہ خلاف تہذیب
نہو اور کسی تقریر مین راست ہو یا دروغ کبھی اہل مجلس کی مخالفت
اور اپنی بات پر ہٹھہ دہرمی نکرے خصوصاً بزرگون اور نادانون
سے اور جسکے سامنے الحاح مفید نہو الحاح نکرے اگر کسی امر مین
مناظرہ پیش آوے اور تقریر شخص مقابل کی قوی ہو تو خوش
اسلوبی اور انصاف سے قبول کرے اور جہانتک ممکن ہو
عوام اور اجنبی لڑکون اور عورتون اور بدمست آدمیون اور
سڑی سودائیون سے مخاطب ہوکر کلام نکرے اور جو شخص
سمجھہ نسکتا ہو اوس سے باریک باتین بہی نکہے بلکہ ہر شخص کے
فہم کے مطابق تقریر کرے اور جس زبان مین تقریر کرتا ہو
اوسکے محاورات کو ملحوظ رکہے اور کسیکے فعل اور قول کی نقل
نکرے اور کلام وحشت خیز کو زبان پر نلاوے امرا کے
سامنے ایسی بات سے ابتدا کرے جس سے فال نیک گمان
کرین اور اوسکی تقریر کو مبارک سمجہین اور اوسکے قدوم کو میمنت

تقریر مین اشارہ اعضا سے معیوب ہے

سخن پرستی

ممانعت الحاح

انصاف سخن

تقریر بقدر فہم سننے والے کے

پابندی محاورہ

بندش زبان بدگوئی

لزوم جانین اور ہمیشہ غیبت۔ چغلی۔ بہتان۔ دروغ سے نہایت پرہیز کرین اور جو لوگ افعال مذکورہ کی عادت رکھتے ہون اونکے مجالست اور صحبت اختیار نکرین بلکہ ایسی باتون کے سُننے سے بھی پرہیز چاہیے اور ہمیشہ یہ ضرور لحاظ رکھے کہ تقریر کم ہو اور سماعت زیادہ اسواسطے سے زبان بریدہ بکنجے نشستہ صم بکم * بہ از کسے کہ نباشد زبانش اندر حکم * حکایت کسی

لطیفہ حکیم

حکیم سے پوچھا کہ کیا سبب ہے جو آپ تکلم کم کرتے ہین اور سماعت بہت جواب دیا کہ حق تعالے نے مجھکو زبان ایک دی ہے اور کان دو دیے ہین پس بہ نسبت گویائی کے سُننا دوچند ہونا چاہیے سوال بادشاہ نے کہا کہ اب میری التماس یہ ہے کہ آپ آداب نشست و برخواست کو بیان فرمائین جواب حکیم

آداب نشست و برخواست

صاحب نے عرض کی کہ ہر حرکت اور سکون مین انسان کو لازم ہے تعجیل اور اضطراب نکرے کہ یہ علامت غصہ اور خوف کی ہے اور بہت آہستہ بھی نچلے کہ یہ نشان کسل اور ضعف کا ہے اور مثل مغروردن کے شکبرانہ قدم نرکھے اور مثل عورتون اور مخنثون کے گردنکو ہلاکر اور بازونکو اور ہاتھونکو اور کمر کو جنبش دیکر نچلے جیسے مٹکنا کہتے ہین اور گردن جھکا کر ترچھی نگاہون سے

آداب حرکت و سکون

اپنے بدن اور لباس کو دیکھتا ہوا نچلے جسے اترانا کہتے ہین اسلیے کہ یہ وضع مغروروں اور کم مایہ لوگون کی ہے اور چلنے مین پہر پہر کر دیکھے کہ یہ طریقہ بیوقوفونکا ہے اور گردن ڈالکر بہی نچلے کہ نشانی حزن و اندوہ کی ہے اور راستے مین ہاتہ مین ہاتہ دیکر یا گردن مین ہاتہ ڈالکر یا شانے پر ہاتھہ رکہکر رفتار نکرے کہ طریقہ شہدون اور بدوضعون کا ہے اور سوار اسی کے داہنے بائین دیکہتا چلے کہ نشیب و فراز مین ٹھوکر نکہائے - اگر اوس راہ مین بازاری عورتین رہتی ہون اور رکہرون پر یا راستون مین بیٹھی ہون تو حتی الامکان ایسی راہ کو ترک کردے ورنہ اونکی طرف التفات نکرے کہ ایسی طرف دیکہنا علاوہ حرمت شرعی کے موجب فساد طبیعت اور اشتعال قوت شہوانیہ کا ہے اور باعث لوگونکی بدگمانی کا ہے اگر راہ مین کوئی عمدہ قسم کی چیز دیکھے تو اوسکے دیکھنے مین عالم محویت بہم نہ پہونچائے بلکہ اوسی میانہ روی کے ساتھہ چلا جائے گویا اوسنے دیکہا ہی نتہا اس لیے کہ اگر وہ کسی کا مال ہے تو اسکو کیا فائدہ اگر مال تجارت ہے تو اوسکو خریداری کی ضرورت نہین اور نفس ہمیشہ ایسی چیزون کیطرف رغبت دیتا ہے اور آخر نتیجہ اسراف کا پیدا ہوتا ہے بقول شاعر

راہ میں کسی چیز پر عالم محویت نہ چھاے

سے بگذر ازان دوکان کہ خریدار نیستی + بیہودہ جنگ بے سر قیمت براے چہ + اور ہمیشہ شاہ راہ کے داہنے یا بائین چلے تاکہ اگر کوئی گھوڑا یا ہاتھی تیز آتا ہو تو اوسکے صدمے سے محفوظ رہے اور عجلت سے بھاگنا نہ پڑے اور اگر کسی بزرگ کے ہمراہ ہے تو کبھی اوس سے پیش قدمی ہونے نہ پائے بلکہ داہنے بائین اوسکے کسیقدر پیچھے ہٹتا ہوا رہے مگر اوسوقت مین جب کوئی ضرورت درپیش ہو جیسے راہ مین کسی دشمن کا خوف یا راستہ بتانے کی ضرورت کہ ایسی صورتین مقتضاے ادب آگے چلنا ہے حکایت مشہور ہے کہ ابوذر علیہ الرحمہ کے فرزند نے انتقال کیا تھا اور یہ اوسکے غم مین گریہ وزاری کر رہے تھے بعض اشخاص نے عرض کی کہ ہرچند ماتم فرزند کا ایسی چیز نہین جسمین کوئی بشر غمناک و اندوہناک نہو مگر آپ ایسے برگزیدۂ خدا کے اسقدر غمناک ہونیکا کیا سبب ہے فرمایا کہ زیادہ تر مجھکو اس فرزند کی سعادت و لیاقت کا قلق ہے کہ یہ لڑکا نہایت سعید خصایل پسندیدہ و صفات حمیدہ سے متصف تھا اوس شخص نے عرض کی کہ اوسکے صفات سے کچھہ ارشاد فرمائیے آپنے فرمایا کہ ایک وصف نے تعریف اوسکے ادب کی یہ تھی کہ دنکو ہمیشہ میرے پیچھے چلتا تھا تا اوسکے پاؤنکی

بیان پیش قدمی بزرگون کے

حکایت ابوذر علیہ الرحمہ

گرد مجہیر نہ پڑے اور راہگو میرے آگے چلنا تہا کہ اوس نور چشم
کے سہارے سے زمین پست و بلند سے ٹہوکر کہا کر گر نہ پڑون
اور کوئی دوست یا عزیز اگر راستے مین ملجائے تو زیادہ اوس سے
کلام مین مصروف نہو بلکہ مختصر باتون مین تقریر کو ختم کرے ۵
پرسش از آشنا خبر خیر او بس است + دیگر تمام حال معیشت برای چہ
اگر سوار ہو تو بہی امور مذکورہ کو ملحوظ خاطر رکہے اور جو مقتضا جس
سواری کا ہو اوسکے موافق تہذیب کو صرف کرے مثلاً گہوڑے کو
راستے مین اوڑانا جمانا دوڑانا کدانا پہندانا یا اپنے اعضا کو درست
اور با قاعدہ نہ رکہنا یا اکڑ کر یا کوزہ پشت ہو کر بیٹہنا یا ران باگ کا
مناسب نہونا و علی ہذا القیاس یہ سب امور لازمہ شرائط سواری
ہین اور ان سبکا لحاظ ضرور ہے یہانتک کہ گہوڑے پر بیٹہے
بیٹہے باتین کرنا بہی بغیر ضرورت کے ممنوع ہے اسیطرح
نشست و برخاست مین بہی اعتدال کو ملحوظ رکہے جب بیٹہے
تو پاؤن پہیلا کر یا ایک پاؤن کا دوسرے پاؤن پر بوجہ دیکر یا دونون
زانون کو پہیلا کر اور پنجون کو سمیٹ کر یا اکڑ و ہو کر نہ بیٹہے کہ یہ سب
طریقے مضر حفظ صحت اور باعث حدوث امراض ہین جیسا
کہ کتب طبیہ مین مفصل مذکور ہے بلکہ انسان کو ہمیشہ ایک انو

زیادہ تقریر راستے مین نکرے

تہذیب سواری کی

طریقہ نشست کا

اوٹھاکر اور ایک کو تہ کرکے یا پالتھی مارکے بٹھینا چاہیے اور دو
زانو ہوکر بٹھینا سوا حدمت امرا و سلاطین و بزرگان دین
وجد و آبا و بزرگ ترین اقربا کے زیبا نہین ہے اسوجہ سے
کہ موجب کلفت و باعث کمزوری اعصاب وغیرہ کا ہے
اور یہ بہی خیال رکہے کہ سر زانو پر نہوڑا کر یا ٹہڈی کو ہتھیلی پر
رکھکر یا سر پکڑ کر نہ بیٹھے کہ ایسی نشست سے حزن و ملال و
کسل و اضمحلال ظاہر ہوتا ہے اور گردن کج کرکے بہی نہ بیٹھے
کہ شریان کو اذیت ہوتی ہے اور بعض طالب علمون کی
یہ عادت ہوجاتی ہے کہ دونو کہنیان ٹیک کر اور دونو زانو
تہ کرکے پیٹ کو رانون پر رکہکے مطالعہ کرتے ہین ہرچند کتاب
سے انکھون کو قربت ہوتی ہے مگر اولاً فتور ہضم پیدا کرتا ہے
ثانیاً باعث ضعف بصر ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ کتاب بلند چیز پر
رکہکے اور خود سیدہا بیٹھکر مطالعہ کرے اور کتاب کو سینہ پر
رکھکر اور چت لیٹ کر بہی مطالعہ نکرے اور مونچھونکو
بل اور تاؤ نہ دے کہ تفتیل شوارب کی سخت ممانعت ہے
اور یہ بہی خیال رکہے کہ غیر صحبت مین بیٹھکر زور سے
نہ چھینکے اور انگڑائی اور جمائی نہ لے بعض لوگونکی یہ عادت ہے

کر جائی یا انگڑائی مین آواز بھی ایک طرح کی نکالتے ہین یہ
نہایت معیوب ہے اور ناک چھنکنے مین آب بینی کو لوگونکے
آگے نہ پھینکے اوگالدان وغیرہ مین احتیاط سے رکھکر ناک
کو رومال سے پاک کرے اسیطرح سے تھوکنے مین احتیاط کرے
اگر ضرورت کسی امر کی مخالف آداب مذکور کے ہو تو نہایت
سلیقے سے عمل مین لاوے کہ اہل صحبت کو ناگوار نہو اور
لعاب دہن کو یا آب بینی کو خالی ہاتھہ سے یا آستین سے یا
دامن سے نہ پونچھے بلکہ اس ضرورت کے واسطے دستمال
ہر وقت ہاتھہ یا بغل مین رہے کہ وقت پر کام آوے اور
پان کھاکر پیک اور اوگال بے قرینے نہ پھینکے کہ بدتمیزی
اور بدنمائی کا باعث ہے۔ اگر کسی صحبت بزرگ مین وارد
ہو تو اپنے مرتبے کے لائق جگہ تجویز کرکے بیٹھے نہ تو بالاتر
بیٹھے کہ بموقع بیٹھنے سے کوئی مانع ہو اور نہ پائین کہ بے وقعتی نہو
اور خیال رہے کہ بیٹھنے مین یا اوٹھنے مین یا زانو بدلنے مین پائجامے
کا پائچا کھل نجائے یا دامن آگے سے اوٹھہ نجائے اور بزرگون
کے سامنے لیٹنے کا ارادہ نکرے بلکہ اگر اونگھ یا نیند معلوم ہو
تو صحبت سے اوٹھہ جائے یا باتون مین نیند کو ٹال دے

بیٹھنے کی صحبت مین

سونیکا

اگر اہل محفل سونے کی ارادے مین ہون تو خود بہی لیٹ رہے اگر چہ نیند نمعلوم ہو مگر سونیمین اسکا خیال رکہے کہ منہ کے بہل نہ لیٹے بلکہ چیت بہی کم لیٹے خصوصًا وہ شخص جسکے لیٹنے مین گلے سے آواز نکلتی ہو اور سونے مین خرّاٹے لیتا ہو کہ چیت لیٹنے مین خراٹا زیادہ بلند ہوتا ہے اور بعض اشخاص کی عادت ہوجاتی ہے کہ پلنگ پر سیدہے نہین لیٹتے سرکہین پاؤن کہین اس سے احتیاط کرے اور بعض اشخاص سونیمین دانت کرکراتے ہین یہ بہی نہایت معیوب ہے اور طریقہ اوسکے زوال کا بعض ادویہ کا استعمال کرنا اور کچہہ منہ مین رکہکے سو رہنا اور حتی الامکان سونے مین تنہائی اختیار کرنا چاہیے جیسا شاعر کہتا ہے ؎ تا توانی خفت بے جفت + کہ دو آدمیون کا ملکر سونا باعث اضمحلال قوت نمو اور مانع گذر ہوائے فضا ہوتا ہے خصوصًا بچون کو زیادہ تر اکیلے سلانے کی ضرورت ہے کہ اونکو ہوائے فضا اور تلطیف مسامات کی واسطے زیادتی قوت نمو کے زیادہ احتیاج ہے مگر اکیلے لٹنے مین خوف ہے پلنگ پر سے زمین پر گر پڑینگا پس گہوارہ مین سلائین لگاکر دیوار قایم کرے کہ ہوائے فضا کی بہی مانع نہو — خلاصہ یہ ہے کہ ہر امر مین فوائد عقلی اور مصالح طبی کی مراعات کے ساتہہ شایستہ لوگون طریقونکو

طریقہ سونیکا

دوآدمیونکا ایکجا سونا نچاہیے

ملحوظ خاطر رکہے اور اونہین افعال پر اپنی طبیعت کو عادی کرے
اگر وقت معلوم ہو تو اوسوقت یہ خیال کرے کہ زحمت اسن
عادت سے ترک کرنیکی کہین سبک ہے اوس فضیحت و ملامت
کے سامنے جو جلسۂ احباب مین اونکے خندہ زنی اور ناگواری
سے حاصل ہوگی اور کوئی عادت ایسی نہین ہے کہ ارادہ اور
تہیا کرنے سے ترک نہوجائے پس ایسے خیالات کو ذہن مین
متمکن کرنے سے ترک و اختیار عادت مین نہایت سہولت و آسانی
واقع ہوگی اور تہوڑے ہی عرصہ مین اخلاق حمیدہ کا عادی ہو
جائیگا سوال بادشاہ نے کہا الحق آپنے کسی امر جزئی کو
کمتر فرو گذاشت فرمایا اور بہت تفصیل سے آداب نشست و
برخواست کو بیان فرمایا خداوند کریم آپکو اجر جزیل عنایت فرمائے
اور مجہے توفیق اسکی پابندی کی عطا کرے اب مین چاہتا ہون
کہ آپ اسیکے ذیل مین آداب طعام خوری کو بہی بیان فرمایئے
جواب حکیم صاحب نے عرض کی بہت مناسب فقیر تربیت
اطفال کے ذیل مین گزارش کر چکا ہے کہ لڑکون کو اوقات متعدد
مین غذا دینا اور سیر ہوکر نہ کہلانا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک
وقت مین یا دو وقت میں شکم سیر ہو کر کہلائین تاکسل او ضعف پیدا نہو

تعدد اوقات غذا

پس جوانون کو بھی اسکی عادت کا ہونا بہتر ہے اسواسطے کہ جب
معدہ غذا سے خالی ہوگا رطوبات بدن کو جذب کریگا اور علم
طب مین یہ امر ثابت ہوچکا ہے کہ صفرا رقیق ہے نہایت تیز
اور تند اسوجہ سے پہلے صفرا داخل معدہ ہوتا ہے اور اوسکے بعد
رقیق رطوبتین بلغمی وارد معدہ ہوتی ہین اور بسبب حرارت معدہ
کے جلد جلکر مفاسد پیدا کرتی ہین پس کسیوقت مین معدہ کا بالکل
خالی رہنا مناسب نہین اسیوجہ سے اوقات غذا کا متعدد ہونا
ضرور ہے اور بہترین اوقات غذا تین ہین اولاً صبح کا وقت جسے
ناشتا کہتے ہین اسواسطے کہ نہار شکنی سے قوت اور توانائی
حاصل ہوتی ہے مگر صبح کو سیر ہوکر نہ کہانا چاہیے بلکہ نہایت سبک
غذا کا استعمال لازم ہی تاگرانی غذا کی ثقل طبیعت کے باعث نہو دوسرا
وقت دوپہر کہ اوسوقت کسیقدر سیر ہوکر کہانا چاہیے مگر نہ
اسقدر کہ کسل پیدا کرکے دن کے سونے کی عادت ڈالدے
ہرچند حکمانے دوپہر کی غذا مین سیر خوری کو پسند کیا ہے اسوجہ سے
کہ حرکت جلد تحلیل کردیتی ہے تیسرا وقت شام کا ہے یعنے بعد
غروب آفتاب سے پہر رات گذرنے تک زیادہ تاخیر نکرنی چاہیے
کہ باعث غلبۂ نوم اور تاخیر بیداری کا ہے اسیوجہ سے حکما انکی

غذا مین قلت کرتے ہین حالانکہ معمول یہ امر کا بالعکس ہے ۔
مگر پابندی اوقات مین زیادہ تر دخل عادت کو ہے اور خلاف
عادت کرنا باعث مضرت ہے ہان بچون کو اگر ممکن ہو تو
ابتدا سے انہین اوقات کا عادی کرین اور سب سے مقدم یہ
امر ہے کہ بہوک پر کہانا کہائین اور بدون اشتہائے صادق
ہرگز غذا نہ کہانی چاہیے کہ موجب سوء ہضم و مفاسید کثیرہ کا ہی
البتہ حفظ عادت کیواسطے ترک غذا مضر ہے اوس وقت مین تقلیل
لازم ہے ۔ اور عمدہ ترین غذا وہ چیز ہے جسکی مقدار قلیل ہو جوہر
لطیف زیادہ ہو بشرطیکہ اکثار و زیادتی نہونے پائے ۔ اور
ہمیشہ غذائے لذیذ خوشگوار خوش ذایقہ کا استعمال کرنا چاہیے کہ
بسبب رغبت طبیعت کے معدہ قبول کرتا ہے اور ہضم جلد
ہو جاتا ہے زیادہ تفصیل اقسام غذا کے اور فوائد ہر قسم کی غذا کی
متعلق علم طب کے ہین اور اخلاق سے اوسکو تعلق نہین ہے
اطبا اور حکما نے مخصوص کتب مبسوطہ اس فن خاص مین تحریر فرمائی
ہین اور جملہ تغیرات بنابر مناسبت فصل و موسم و خلقت و ضعف
و قوت مادہ کے معین کیے ہین جیسا کہ قانون مین شیخ نے اور دیگر
اطبا نے اصول طب مین لکہا ہے مین اوسکو بخیال طول تحریر

وقت غذا مین عادت مقدم ہی

عمدہ ترین غذا

صفائی ظروف

سرپوشون مین منفذ

عرض نہین کرسکتا مگر خلاصہ یہ ہے کہ ہمیشہ غذا مین زیادہ تر فائدہ
وقوت وحفظ صحت کو ملحوظ رکہنا چاہیے اور غذا کے پکانے مین
صفائی ظروف کی مقدم ہے اور لطافت اشیا کی اور پاکیزگی
پکانیوالیکی ضرور چاہیے اور گرد وغبار و مور و مگس سے بچانا چاہیے
بلکہ حتی الامکان بند ظروف مین کہانا پکانا چاہیے مگر ڈہکنون اور
سرپوشون مین منافذ اور سوراخ ہونا ضرور ہین اسوجہ سے کہ بخارات
غذا یعنے بہاپ بند ظرف مین اوپر سے ٹپک کر شریک غذا ہوتی
ہے اور سمیت پیدا کرتی ہے اور ظروف غذا پکانیکے لوہے یا
بہول کے افضل ہین کہ اطبا بہی اسکی تعریف کرتے ہین اور مقوی
جانتے ہین بہ نسبت تانبے یا پیتل کے خصوصًا ایسی غذا کیواسطے
جو دیر تک پکائی جائے اور دہنیت اور رطوبت زیادہ رکہتی ہو
یا ترشی شریک ہو کہ کساؤ تانبے کا مورث امراض شدیدہ
مثل جذام وغیرہ کے ہے سطح مٹی کے ظروف مین
بہی ایک مرتبہ سے زیادہ کہانا پکانا نہ چاہیے بلکہ پتہر کے ظرف
مین بہی پانچ مرتبہ سے زیادہ پکانیکی اجازت نہین ہے اسوجہ سے
کہ منافذ امین زیادہ ہوتے ہین اور اجزا غذا کے بہر رہتے ہین
آخر شریک غذا نے تازہ ہو کر نقصان پیدا کرتے ہین اور مورث

امراض ہو جاتے ہین - بہر طور جو ظرف ہو اوسکا قلعی دار ہونا اور
زنگ وغیرہ سے صاف رکہنا نہایت ضروری ہے اور جو مٹی برتن
کہلے ہوئے یا بند رکہنا موجب کثافت ہوائے خانہ ہے اور کہانون
خانگی کے نجس اور خراب کر دینے کا سبب ہے اسیطرح گہڑے
اور صراحیان گلاس آبخورے کہلے نہ رہنے چاہیئن اور اگر مٹی کے
ہین تو جلد جلد بدلنا اور کورے کورے ظرف مین پانی پینا علاوہ
خوبی و مرغوبی و تمیز کے باعث حفظ صحت ہے اور جب غذا
پک کر تیار ہو نہایت نفیس دسترخوان بچہا کر ظروف چینی یا سفالین
مین کہانا کہائے اور لطافت اور عمدگی ظروف مین اہتمام کرنا چاہیی
تاکہ باعث رغبت اور میل طبیعت کا ہو اور دسترخوان پر چند
ظروف خالی بہی رکہنی چاہیی تاکہ غذا کا متفرق کرنا آسان ہو اور
کوئی ظرف ہڈیون کے رکہنے کیواسطے اور فضلات زائد کو جمع
کرنیکے واسطے ضرور ہے تاکہ دسترخوان خراب نہو - اور ہر قسم
کے اغذیہ ہر شخص کے سامنے برابر رکہنے چاہیئے تاکہ ضرورت مانگنے
کی یا اوٹہانے کی نہ پڑے اور اہتمام بلیغ اس امر مین کرنا چاہیے
کہ مکہیان جمع ہونے نپائین بلکہ ہر شخص یا دو شخصون کے درمیان
مین ایک دو آدمیون کو رومال ہلانا چاہیے - اور ازین قبیل ہر طرح

قلعی دار ہونا ظروف کا

لطافت دسترخوان

تعدد ظروف

آداب طعام خوردن

غذا سے قبل ہاتھ دہونا

پہلے میزبان کا ہاتھ دہونا کہانیکے

لقمہ نہ بہت بڑا

آداب مہمان

تعداد غذا

جب کہانا کہانیکا ارادہ کرے تو پہلے ہاتھ منہ ناک پانی سے
پاک کرلے تب دسترخوان پر حاضر ہو اگر کسی صحبت غیر مین
مہمانی کا اتفاق ہو تو ابتدا خود نکرے بلکہ میزبان اور حاضرین کی حالات
پر نظر کرے جیسا وہ سب کرین خود بہی کرے اگر خود میزبان ہو
پہلے آپ کہانیکا لگا لگائے اور کہانا کہانے مین لباس کو آلودہ نکرے
بلکہ لقمہ بہی کو تین اونگلیون سے اوٹہاوے مگر وہ اونگلیان جو
خالی ہون اونکو لقمہ والی اونگلیون سے ملا ہوا رکہے اور لقمہ بہت
بڑا نہ اوٹہائے اور منہ کو بہت نہ پہیلاوے اور دیر تک لقمہ
منہ مین نہ چباوے اور بار بار اونگلیونکو نہ چاٹے اگر دسترخوان پر
بہت سے اقسام کہانے ہون تو مہمان کو چاہیے کہ بجز اوس
چیز کے جو اپنے سامنے رکہی ہو دوسری طرف نگاہ نڈالے اور
میزبان کو ہر مہمان کے کہانیکا دیکہنا ضرور ہے تاکہ جو چیز جسکے سامنے
صرف ہوگئی ہو یا کم ہو بڑہادی اور کسی قسم کے کہانیکو اپنے واسطے
دسترخوان پر خاص نہ رکہی بلکہ کوئی قسم عمدہ کہانیکی تہوڑی ہو اور
کہانیوالے زیادہ ہون تو اوس چیز کو خود نکہائے مہمانونکے آگے
بڑہاوے اگر خود مہمان ہو تو تنہا نہ کہاوے بلکہ میزبان کو شریک
اپنا کرے اور روٹی کو شوربے مین اسطرح ڈبوے کہ سب اونگلیان

آلودہ نہون اور جو دوسرا شخص ساتہہ کہاتا ہو اوسکے کہانے پر نگاہ نکرے جسقدر کہائے اپنے سامنے سے کہائے اور ہڈی وغیرہ جو چیز منہ سے نکالے اوسکو روٹی یا دسترخوان پر نرکہے بلکہ ظرف جداگانہ مین رکہے اگر ایسا ظرف مہیا نہو تو روٹی سے یا اور کسی چیز سے چہپاکر رکہے اگر ہڈی یا اور کوئی چیز منہ سے نکالے تو اسطرح سے کہ دوسرا نہ دیکہے اور بقیہ کہانیکا ایسا چہوڑے کہ دوسرا شخص کہانے سے نفرت نکرے اور میزبان کو لازم ہے کہ سب سے پیشتر ہاتہہ کہانے سے نہ کہینچے بلکہ جبتک سب فارغ نہولین خود اندک اندک مشغول رہے اگرچہ آسودہ ہو چکا ہو اور جسوقت سب ہاتہہ کہینچ لین خود بہی ہاتہہ اوٹہالے اگرچہ بہوک باقی ہو مگر اپنے گہر مین اور تنہائی مین اختیار ہے اور جن افعال سے اپنی طبیعت نفرت کرتی ہو وہ فعل خود بہی نکرے اگر درمیان کہانا کہانیکے پانی پینے کی حاجت ہو تو پانی اسطرح سے پئیے کہ منہ سے اور حلق سے آواز نہ پیدا ہو اور کہانا کہانیمین بہی اسبات کا لحاظ رکہے کہ آواز نہ نکلے جب خلال کرے اور کوئی چیز خلال سے جدا ہو اوسکو ایسے موقع سے پہینکے کہ لوگ نفرت نہ کرین اگر درمیان مین کسی جماعت کے بیٹہا ہو تو خلال کرنیمین توقف کرے اور جب ہاتہہ

دوسرے کے کہانیکو نہ دیکہنا چاہیے

بقیہ غذا

تکملۂ آداب طعام

خلال کرنا

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

سوال عادل شاہ نے پہر فرمایش کی کہ جناب حکیم صاحب آپنے
لڑکون کی تربیت مین ریاضت کی تاکید فرمائی اب مین چاہتا ہون
کہ آپ ریاضت کے اصول و قواعد بہی بیان فرمائین کہ اس امر سے زیادہ تر
لوگ اجنبی ہین جواب حکیم صاحب نے عرض کی حضور اصول ریاضت
کو حکمانے حکمت اخلاق مین کمتر ذکر کیا ہے اسوجہ سے کہ بالذات
تہذیب اخلاق مین زیادہ دخل نہین رکہتی مگر حسب الارشاد آپکے
ریاضت کی ضرورت اور بعض اقسام ذکر کرتا ہون اسوجہ سے
کہ ریاضت معین اخلاق و رافع کسل و اضمحلال و باعث اعتدال
قوت و اکتساب معیشت و تحمل مشقت و حفظ صحت ہے
اسواسطے کہ علم طب مین اچہی طرحسے ثابت کیا گیا ہے کہ جو غذا
انسان کے معدہ مین جاتی ہے وہ تمام جزو بدن نہین ہوتی بلکہ
ہر ہضم مین کسیقدر باقی رہجاتی ہے اگر یہ بقیہ زائل نکیا جائے
اور تحلیل نہو تو تہوڑے ہی زمانہ مین جمع ہوکر مفاسد عظیمہ برپا
کرے پس احتیاج ایسی چیز کی ہوئے جو اس بقیہ کو تحلیل کرے اور
اوسکا طریقہ سوا ریاضت کے کوئی مفید اور بہتر نہین ہی اسیوجہ سے
شیخ نے لکہا ہے کہ اگر اپنے قواعد کے ساتہ ریاضت کیجائی تو
ہر قسم کی دوا کے استعمال سے مستغنی کردیتی ہے اور بعض اطبا تحریر

[ریاضت جسمانی]

[ضرورت ریاضت]

فوائد ریاضت

فرماتے ہین کہ اکثر ضعف و نحافت بلکہ مرض دق ریاضت نکرنیسے
حادث ہوتا ہے تو ریاضت سے بڑھکر باعث حفظ صحت و اعتدال
مزاج کوئی دوسری چیز نہین پس ریاضت کی دو قسمین ہین ایک

اقسام ریاضت

ریاضت عامّہ جس سے تمام بدن کو قوت ہوتی ہے جیسے کشتی کرنا دوڑنا
گھوڑا دوڑانا آہستہ آہستہ رفتار کرنا اسے ریاضت کلی بھی کہتے ہین
دوسرے ریاضت خاصہ جس سے ایک یا دو عضو کو اثر پہونچتا ہی جیسے
آواز بلند سے پڑھنا کلام سے دماغ کی ریاضت ہوتی ہی اور پتھر کا
اوٹھانا مگدر کا ہلانا سخت کمان کا کھینچنا گیند کا کھیلنا چونگ کا لگانا
دونو ہاتھون کو گردنکو سینے کو شانون کو پشت کو فائدہ پہونچاتا ہے
اور تیز رفتار کرنا پاؤنکو کمر کو زیر ناف سے تا ناخن پا مفید ہے
خلاصہ یہ کہ جس عضو کو ریاضت مین زیادہ مشقت اور محنت
ہوگی اوسکی قوت زیادہ ہوگی جیسے تقریر کرنیسے قوت بیانیہ
اور تفکر سے قوتِ متفکرہ زیادہ ہوتی ہے مگر ہمیشہ ریاضت مین

کسی شخص کو ریاضت ضرور ہے

تین امورونکا لحاظ پر ضرور ہے اوّل حالت و کیفیت مرتاض کا
یعنے جو شخص ریاضت کرتا ہے اوسکو لحاظ اس امر کا ضروری
کہ اپنے مزاج کی ماہیت کو دیکھلے اگر مرطوب حار مزاج یا بارد
ہے تو ریاضت اوسکو نفع کریگی اگر مزاج اوسکا حار یابس ہے

تو ریاضت مضر ہوگی خصوصًا سخت ریاضتین یا دیر تک اشتغال کرنا
پس ایسے شخص کو سہل و آسان و کم مشقت ریاضتین کرنی چاہیین
اور رفتہ رفتہ طبیعت کو عادی کرنا چاہیے دوم وقت اور زمانہ
ریاضت کا ہر فصل مین مختلف ہے مثلًا ربیع مین ظہر کے وقت گرمیون مین
اوّل روز جاڑے مین آخر روز یا بعد طلوع آفتاب بلکہ ہمیشہ ریاضت
ایسے وقت مین کرنی چاہیے کہ غذا قریب بہضم ہو اور اجزائے
فضول یعنے پیشاب پاخانہ دفع کرچکا ہو سوم مقدار ریاضت
کا بھی خیال رہے یعنی اوس مقدار تک ریاضت کرنی چاہیے جبتک
تازگی اور بشاشتی چہرے کی باقی رہے پس اگر کثرت مشقت
سے چہرے پر افسردگی محسوس ہو فورًا ترک کرے اگر کسی عضو
خاص کی ریاضت کرتا ہے یا ریاضت عام تمام اعضا کی تو اسکا
خیال رہے کہ تھک کر سست نہو جائے بلکہ چستی و چالاکی کے
ساتھہ کرتا رہے جسوقت کسیقدر کسل پیدا ہو چھوڑ دے
اسیطرح جسوقت تک اعضا مائل فربہی و قوت ہین ریاضت کرے
جسوقت ضعف پیدا ہو جائے ریاضت کو ترک کردے یا کم
کردے کہ ایسی حالت مین ریاضت بھی نقصان عظیم پیدا
کرتی ہے خلاصہ یہ کہ ریاضت اوسی حالت مین مناسب ہے

زمانہ ریاضت

مقدار ریاضت

ریاضت اخلاقی

جب تک ضرورت ہو اور اسیطرح کرنی چاہیے جو عقلاً نافع ہو خصوصاً
بچون کے واسطے زیادہ تراس امر کی ضرورت ہے کہ خود وہ اپنے
حالات کی تمیز نہین کر سکتے اور بسبب اسکے کہ اکثر ریاضتون مین
لعب و بازی شریک ہے ہمہ تن رغبت کرتے ہین مگر بسبب
مخالفت مزاجی کے مضر ہوتی ہے — زیادہ تفصیل اسکی کتب
طبیہ اصول حکمت بدنی مین دیکھنا چاہیے اخلاق کے متعلق
اسیقدر ہے کہ اخلاق بد کی عادت نہونے پائے جیسے حالت
ریاضت مین اکثر لڑکے شرط کرتے ہین اور ایک دوسرے پر
فخر و مباہات کرتا ہے یا افراط مین اوقات عزیز کو رائگان کرتا ہے
و تحصیل کمالات و تکمیل ملکات سے قاصر رہتا ہے بلکہ
حتے الامکان ایسی ہی ریاضت کرنی چاہیے جس سے دہرے
فائدے حاصل ہون فائدۂ ریاضت بہی اور تحصیل کسی علم
و فن کی جیسے گہوڑ چڑہتی بیکیتی تیر اندازی پر چیتی بکبتی وغیرہ
اور ہمیشہ ایسی ریاضتون سے پرہیز کرین جنسے حسن اخلاق کو [illegible] ن
پہونچے اور عادات بد قایم ہو جائین کہ بعد چند ے اگر ہو جائیگی چہوڑنا
بہت سخت و دشوار ہے ۔ آہنے کہ بلکہ مبود رجانیکچ بد + نتوان برد
از و بصیقل زنگ + اِنَّمَا العَادَةُ کَالطَّبِیعَةِ الثَّانِیَةِ لِلاِنسَانِ

کہ جناب حکیم صاحب اب مین یہ چاہتا ہون کہ آداب لباس بھی بیان
فرمائیے جواب حکیم صاحب نے فرمایا کہ اے جہان پناہ زیادہ
تفصیل کا عرض کرنا حکمت اخلاق کے متعلق نہین ہے بلکہ مختصرًا
چند اصول لباس کے گزارش کرتا ہون ظاہر ہے کہ صورت لباس کی
ہر قوم اور ہر ملک اور ہر مذہب اور ہر قسم اور ہر درجہ کے لوگون کی
مختلف ہے پس لباس کے اخلاق ایسے ہونے چاہییے جسکی عمدگی
اپنے جنس کے لوگون کے نزدیک قابل مدح ہو اسواسطے کہ ہر شخص
کی معرفت ظاہر مین وضع و لباس سے متعلق ہے جیسے بڑے بڑے
شہرون مین مختلف ملکون اور مختلف لوگون کے مذہب و ملت
و سکونت و مملکت کی شناخت لباس سے ہوتی ہے اور دنیا کے
میل جول خلط و ارتباط بدون اتحاد و موافقت اخلاق کے کب
محکم رہتے ہین پس طالب حسن اخلاق کو لازم ہے کہ ہمیشہ اوسی وضع
و لباس کو اختیار کرے جو اوسکے طریقے کے مہذب لوگون کو
پسند و مرغوب ہو اور فوائد حکمیہ کے بھی مخالف نہو بیہودہ جیسے
ایک جنس کو جنس مخالف کی مشابہت اختیار کرنا اور اپنی
جنس کی وضع کو ترک کرنا مذموم ہے یہی منشا حدیث تشبہ
کا ہے ہر چند حقیقت مین وضع و لباس کو کسی مذہب کے اصول

اعتقادی مین دخل نہین ہے مگر چونکہ ظاہر کا مدار اسپر ہے اور باطن
کا حال معلوم ہونا مشکل ہے لہذا ظاہر کو بھی دلیل اپنے باطن کے
کرنا عقل و حکمت سے ضرور ہوا الحاصل کسی طرح کا شخص ہو حکمت
اخلاق کی رو سے اوسکو لباس کا پابند ہونا اور اپنی وضع کا قایم رکھنا
ضرور ہے اما آداب لباس پس جہان تک امکان ہو صاف
او شفاف رکھنا چاہیے میلے کچیلے کپڑے نہ پہننا چاہیے کہ علاوہ
حدوث امراض کے ناگواری او نفرت خلق کا باعث ہے
بلکہ موافق اپنی حیثیت کے ہر روز یا دوسرے روز لباس کا
بدلنا اور دہلوانا ضرور ہے خواہ امیر ہو خواہ فقیر منتہا یہ کہ اگر عمدہ
کپڑے متعدد نہین بنا سکتا تو کم قیمت اور ادنے درجہ کے کپڑونکو
اوسیقدر مین متعدد کرے یا ایکہی لباس کو کئی مرتبہ دہو کر صاف
کرے اور اوٹھتے بیٹھتے مین ہمیشہ لباس کو چرک و گرد و غبار سے پاک
رکھے اور حتے الامکان بے احتیاطی سے خراب نہونے دے دہبا
اور نجاست لباس مین نہ آنے پائے اور ایسے افعال و اعمال و حرکات سے
بلا ضرورت درگذر کرے جس سے کپڑے پہنتے ہون خراب ہوتی
اگر پیشہ سے مجبور ہے تو اپنے طریقہ کسب کے مناسب لباس
علیحدہ کر دے اور ملاقات احباب اور آمد و شد کا لباس دوسرا

صاف ہونا لباس کا

پاک رکھنا لباس کا

ہر قسم کا لباس علیحدہ ہونا چاہیے

اقسام لباس

[illegible]

رکہتے تا کسب معیشت مین مضر نہو اور احباب کی نفرت کا بہی باعث نہو بلکہ صاحبان ثروت و اقتدار کو ہر قسم کی ضرورت کا لباس علیحدہ رکہنا چاہیے اور اوسکے وضع و طریقہ مین اوسی کام کی مصلحت کو مقدم کرنا چاہیے مثلاً ارات کے لباس کو ڈہیلا باریک آسایش دینے والا گہوڑے کی سواری و ریاضت و کشتی و رفتار مین چسپت و خشن دربار حکام و امرا و سلاطین مین اونکے احکام کے موافق ملاقات احباب و اصدقا مین اونکی پسند و خوشی خاطر کے مناسب صحبت علما و اہل کمال مین اونکی جلالت و مرتبت کے مقتضی غیر مقام پر کسیقدر مکلف مسافرت مین رنگین و گلگفت تقریبات سرور مین مزین و فرحت خیز محافل تعزیت مین مشعر حزن و ملال اپنی صحبت مین سادہ و بلا تکلف و علی ہذا القیاس ہر مقام اور ہر موقع کے مناسب لباس کا ہونا چاہیے بشرطیکہ اپنی تہذیب اور مذہب و ملت و پابندی وضع کے خلاف نہو اسیطرح ہر موسم کے موافق لباس کا ہونا ہرچند کسی وجہ سے اسکو زیادہ احتیاج اوسکی نہو مثلاً جاڑون کی فصل مین سرمائی لباس پہنے اگرچہ اسکو سردی بسبب حرارت مزاجی کے کم معلوم ہوتی ہو اور گرمیون مین ٹہنڈا اور ہلکا اور اثنا مین قبیل مراعات زمانہ کی

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

عام لباس ہونا چاہیے

چاہیے عام لباس ہمیشہ موٹا اور گندہ پہننا چاہیے کہ ایسا باریک لباس
جس سے بدن کی رنگت محسوس ہوتی ہو نازیبا ہے علاوہ بدخلقی کے
مضر جسم بھی ہے خصوصًا موسم گرما میں حالانکہ گرمیونمین زیادہ باریک
کپڑے پہنتے ہین مگر یہی زمانہ بادہائی سموم کے چلنے کا ہے پس اگر لباس کلفت اور
موٹا بدن پر ہوگا تو کسیقدر صدمہ ہوا سے بچائیگا رنگ لباس کا بھی
ایسا ہو کہ اہل تہذیب اوسکا استعمال کرتے ہون جیسے نہایت
شوخ سُرخ رنگ کو مہذب اشخاص مکروہ و معیوب جانتے ہین اور
لباس کا معطر اور خوشبودار ہونا بھی موجب مقبولیت طبایع
خلق ہے اور باعث فرحت و مسرت کپڑے ہمیشہ
چست و درست ہونے چاہیے کہ انسانکو کسیوقت مین معذور
و مجبور نکرین تکلیف کے باعث نہون نشست و برخاست
مین تکلف پیدا نکرین اور ایسے کپڑے کا لباس ہونا چاہیے جو مفید ہوا ور
مضر نہو اور ایسے کپڑے جو عورتون کے پہننے کے لیے مخصوص ہین انکو
مردون کو پہننا نچاہیے اور جو مردون کو زیبا ہین وہ عورتوانکو
نہ پہننا چاہیے کہ دونو امر اچھے نہین ہین اور خلاف ہین وضع اہلی
کے اور ہر حال مین ہر شخص کو اپنی حیثیت و قدرت و معیشت
کے مناسب لباس پہننا چاہیے حیثیت سے کم ہونے مین خساست

ہے اور زاید مین اسراف ہے خلاصہ یہ کہ ہمیشہ لباس مین اون
اصول کا خیال رکھنا چاہیے جنسے انس وعزت زیادہ ہو اور ناگواری
وتنفر کا باعث نہو کہ الناس باللباس ضرب المثل ہے بلکہ اکثر خلاق
انسانی وافعال نفسانی بذریعۂ لباس درست بہی ہوتے ہین اور اسی وسیلہ سے
پہچانے بہی جاتے ہین سوال دائے حقوق والدین کا طریقہ بیان کیجئے
جواب واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے رضا جوئی اور اطاعت
والدین قرآن مجید مین مکرر ذکر فرمایا ہے اور حقیر نے بیان فضیلت
عدالت مین حقوق والدین کو مجملاً گذارش کیا ہے کہ بعد اون
نعمتون کے جو پروردگار کی طرف سے بندون پر نازل ہوئی ہین
کوئی چیز زیادہ والدین کے احسان سے نہین پہلا سبب قریب
وجود اولاد کا باپ ہے باپ وہ شخص ہے جسکی ذات سے
وہ فوائد جسمانی حاصل ہوتے ہین جو وسیلے ہین حصول کمالات
کے اور ذریعے ہین بقاء حیات کے اور تدبیر کمال نفسانی بہی باپ
ہی سے متعلق ہے جیسے سکہلانا صناعات کا تعلیم کرنا علوم
دینی و دنیاوی کا بتلانا طریقہ حسن معیشت وحفاظت کا باپ
ہی وہ شخص ہے جو صدہا رنج وتعب ومشقت کو اولاد کے واسطے
گوارا کر کے سامان راحت مہیا کر دیتا ہے ملک ومال کو ذخیرہ

حفظ حقوق والدین

اطاعت والدین

حقوق والدین

احسانات باپ

کرتا ہے اور اپنی بعد کیواسطے اپنا قائمقام کرجاتا ہے دوسرا
سبب وجود اولاد کا مان ہے جو فیض ابتدائی باپ کی طرف سے
مہیا ہوتا ہے اوسکو مان قبول کرتی ہے نو مہینہ تک مشقت
حمل کو گوارا کرتی ہے وقتِ وضع حمل درد و مشقت و خوفِ
تلف جان کی متحمل ہوتی ہے دودہ پلانا جو سبب بقا اور مادہ
حیات اولاد ہے وہ مان کے متعلق ہے مان ہی ایسی ہے جو
افراط محبت مین اپنی راحت سے اولاد کی راحت کو مقدم
سمجھتی ہے بلکہ اپنی حیات کو اولاد کی حیات سے عزیز نہین
رکھتی ہے اور فضیلت عدالت مقتضی اسبات کی ہے کہ
بعد حقوق خالق کے کوئی نیکی دنیا کی حفظ حقوق والدین سے
زیادہ نہین ہے اور شکر نعمت اونکا اور رضا جوئی اونکی سب
باتون پر مقدم ہے ہر چند اطاعت والدین کی ایک جزو
اطاعت پروردگار کا ہے مگر ہمیشہ اس اطاعتکو ذریعہ خوشنودی
پروردِ عالم سمجھنا چاہیے اسوجہ سے کہ ذات پروردگار
معاوضہ نعمت سے مستغنی ہے اور والدین معاوضہ احسانکے
اولاد کی محتاج ہین اور امیدوار اسکے ہین کہ اپنے زمان مجبوری
ومعذوری مین ویسی ہی راحت پائین جیسی اپنی اولاد کو پہونچائی

حقِ مادری

اطاعت والدین عبادت پروردگار اسکا ذریعہ

تھی اسیوجہ سے احسان کرنا والدین کے ساتھ اور بجالانا اونکی
خدمتکا عبادت قرار پایا ہے اور پہچاننا اونکے حقوق کا جزو
معرفت پروردگار متصور ہوا ہے ارباب شریعت نے بھی
تاکید اطاعت والدین کی بہت کی ہے پس رعایت حقوق
والدین کے تین طرحسے چاہیے اول محبت خالص رکھنا اونسے
بدل اور رضاجوئی اونکے قول سے یا فعل سے اور تعظیم و اطاعت
و خدمت اونکی بجالانا اونکے مواجہے مین کلام نرم سے گفتگو کرنا
اونکے مقابلہ مین تہ دلسے انکسار و فروتنی کرنا اونکی مخالفت سے
احتراز رکھنا الا اوس صورتمین کہ رضاجوئی والدین کی سبب
مخالفت حکم خدا ہو مگر ایسی صورتمین بھی چاہیے کہ والدین سے
نزاع اور خصومت نکرے اور بلطف و مدارا مخالفت پروردگار
سے محفوظ رہے اور والدین کیطرف سے معتوب و مغضوب
نہو دوم نیکی کرنا اونکے ساتھ اور اونکے مایحتاج کو بے طلب اور
بے اسکے کہ اونپر بار احسان رکھے بقدر امکان مہیا کر دینا سوم
خیرخواہی اونکی ظاہر مین بھی باطن مین بھی امور دنیا مین بھی امور
آخرت مین بھی اونکی وصیت کی حفاظت و تعمیل اونکے ہدایتکی
حال حیات مین ہو خواہ بعد ممات کے محبت پدر و مادر کی

اقسام حقوق والدین

محبت والدین

نیکی ساتھ والدین کے

خیرخواہی والدین کی

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

نسبت فرزند کے طبعی ہے اور محبت فرزند کی نسبت والدین کے
ارادی ہے یہی وجہ ہے کہ والدین کے ساتھ زیادہ احسان
وسلوک کرنیکی شریعت مین تاکید کی گئی ہے بہ نسبت حقوق
فرزند کے مگر مان باپ کے حقوق مین بہی فرق ہے باپ کے
حقوق نسبت اولاد کے روحانی ہین یعنے فیض باپ کی تربیت
و تعلیم کا اون امور مین نافع ہے جو واسطے تکمیل فضائل
روحانیکے ہین مگر آگاہی حقوق پدر کی بعد کامل ہونے عقل
کے حاصل ہوتی ہے اور حقوق مان کے جسمانی ہین یعنے
فیض مان کا اون باتون سے زیادہ متعلق ہے جو راحت رسانی
بدن سے متعلق ہین اسوجہ سے کہ اولًا رحم مین خون مادر کی
غذا پائی ہے پہر دودہ بہی اوسیکا پیتا رہا پہر غذا کی ترتیب
و درستی بہی اوسیکے متعلق رہی اسیوجہ سے بہ نسبت باپکے
مان کی طرف میلان لڑکونکا زیادہ ہوتا ہے اور مان کے حقوق
کو جلد پہچان لیتے ہین پس انہین وجوہ سے باپ کے ادائی حقوق
مین افعال روحانی سے معاوضہ کرنا چاہیے مثل اطاعت و
فرمان برداری و ذکر خیر و دعاو ثنا کے اور مان کے ادائے
حقوق مین اون باتونکو صرف کرنا چاہیے جو مال و اسباب عیش و

تفصیل حق پدر

تفصیل حق مادر

سامان راحت جسمانی سے متعلق ہون جیسے کہانا پینا لباس وغیرہ
اور عقوق والدین بہی رذیلت ہے مقابلہ مین اس فضیلت کی
یہ بہی تین طرحسے ہے اوّل ایذا رسانی والدین کے ساتھہ کمی محبت
کی قول سے ہو خواہ فعل سے جیسے نافرمانی اونکے حکم کی اور
ترک تعظیم و تحقیر اونکی غیبت مین یا مواجہ مین سوء اخلاق کے
ساتھہ موصوف کرنا یا اونکے افعال و حرکات پر استہزا کرنا و مثل
اسکے دویم بخل کرنا اونکے مایحتاج بہم پہونچانے مین بیباکی کے ساتھہ
اونکے حال کا تجسس کرنا یا اسباب معیشت کے صرف کرنے مین
قلت کرنا یا عیوض کا طالب ہونا یا اونپر بار احسان رکہنا
یا اونکے ساتھہ خدمت و احسان کرنیکو گران و ناگوار سمجہنا
سوم والدین کے ساتھہ بمہری کرنا اونکے امور مین کوتاہی
و غفلت کرنا کیا حال حیات مین کیا بعد ممات اونکی نصیحتون
اور وصیتونکو بیوقعت و بے توقیر سمجہنا جسطرح سے نیکی کرنا
والدین کے ساتھہ صحت عقیدہ کے ساتھہ لازم ہے اسیطرح
عاق ہونا فساد عقیدہ کو لازم ہے اور جو لوگ رتبہ مین مثل
پدر و مادر کے ہین مانند دادا دادی چچا پہوپہی ماموں خالہ
برادران و خواہران بزرگ ماں باپ کے دوستان حقیقی

مذمت عقوق

ایذا رسانی والدین

بخل

رعایت والدین

اطاعت اعزّہ اقارب

کہ یہ سب حکم والدین مین داخل ہین اور رعایت حرمت اعانت
وامداد اونکے بہی وقت حاجت ہین اوسیطرح واجب ہے اور
جو امر کہ باعث رنج وایذا وسبب ملال وکراہت ایسے
لوگونکا ہو اوس سے احتراز اور اجتناب پر ضرور ہے سوال
بادشاہ نے کہا کہ اب طریقہ سیاست خدام وملازمین ومتعلقین کو
بیان فرمائیے جواب حکیم صاحب نے عرض کی غلام لونڈیان
نوکر چاکر گہر مین بمنزلہ ہاتہ پاؤن اور دیگر اعضائے بدن کے ہین اسلیئے
کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کا کام کردے جبکہ وہ محتاج اعانت
کا ہو تو وہ شخص گویا قایم مقام اوسکے ہاتھ کی ہی اور جو شخص چلکر کام کرلائی وہ
بمنزلہ اوسکے قدم کے ہے اور جو شخص ایسا کام کرے جو اوسکی نگاہ
کے مصروف رہنے سے انجام ہوتا ہو تو وہ شخص بمنزلہ اوسکے
آنکہونکے ہے پس ظاہر ہوا کہ اگر خدام اور تابعین نہون تو صاحب
خانہ کو راحت میسر نہوا اگر خود ہی چلنے پہرنیکا کام کرے خود ہی
کہڑے رہنے اور بیٹھنے کا خود ہے مال ومتاع کی نگہبانی وحفاظت
تو رنج ومشقت بہی پے درپے اوسکو عارض ہو ہیبت ووقار
بہی کہٹ جائے کام کا ہرج بہی ہو پس لونڈیون غلامون نوکرون
چاکرون کی ہمیشہ حق تعالے کیطرف سے نعمت سمجھکر شکرگذاری

خدام اعضائے بدن ہین

کثرت خدام نعمت خدا ہے

بجالاوے اور اونکو امانت پروردگار سمجھے طرح طرح کی رعایت
وسلوک اونکے ساتھہ عمل مین لاوے اسواسطے کہ اس قسم کے
لوگونکو بھی کسل وکاہلی واعضا مین ماندگی لازم ہوتی ہے
اور حوائج ضروریہ کے بھی پابند ہوتے ہین اونکے ساتھہ شرائط
عدالت و انصاف کی رعایت کرنا چاہیے اور بیجا بدمزاجی اور
جبر وظلم سے اونکے حقمین احتراز کرنا چاہیے بلکہ ہمیشہ عدل و
انصاف سے خدمت کا تعلق کرنا چاہیے تاکہ زیادتی کار سے
اونپر ظلم نہو اور کمی سے اسکا نقصان مال اور ہرج کار نہو اور
علت نوکری یا ملازمت اور اجرت محنت ومشقت
ومعاوضہ حق الخدمت ضایع نہو اور ہر شخص اپنے کام کو اچھی طرح سے
پورا پورا انجام دے سکے اور کثرت کار سے اہمال اور سستی
کاموں مین واقع نہو مگر ایسی سخت گیری بھی نچاہیے جو امکان سے
باہر ہو بلکہ پایہ عفو و درگذر کو لیے رہے کہ یہ پیروی ہے
سیاست پروردگار کی نسبت اپنے بندونکے اور تابعین
کے ساتھہ رعایت مناسب کرنا گویا شکر نعمت پروردگار کا
بجالانا ہے اور طریقہ اہل خدمت کے بہم پہونچانیکا یہ ہے
کہ پہلے اونکے عیب وصواب کی معرفت تجربہ اور واقفیت

رعایت انصاف خدمت مین

عدل جانبین

طریقہ انتخاب ملازم

سے حاصل کرے اگر یہ باتین نہ ہون تو ان اور دفعتاً پاس رکہنے کی ضرورت ہو تو فراست و قیافہ سے آثار و علامات اونکے دریافت کرین اور اونکی صورت اور مناسبت اعضا سے اونکے حسن و قبح پر گمان لیجایئن جسکی صورت کریہہ اور بعض اعضا اوسکے نسبت بعض کے خلاف و نامناسب ہون اوس آدمیکو پاس رکہنا نچاہیے کہ از روئے اکثریت کے خلق تابع خلق ہے تفصیل اسکی علم قیافہ مین مذکور ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ اُطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ یعنے طلب کرو نیک باتونکو خوشرو آدمیون مین اور صاحبان علت مین کانی لنگڑے سے امراض مین سفید داغ والے سے اور امراض متعدّیہ سے پرہیز کرین نہبت تیز طبیعت آدمی سے بہی احتیاط پر ضرور ہے اسوجہ سے کہ اکثر ایسے لوگ مکار اور حیلہ ساز اور خائن ہوتے ہین صاحب حیاکو پسند کرنا چاہیے کہ حیا بہترین خصائل ہے اسباب مین اور غلامون کے واسطے یہ بات خاص ہے کہ جس صناعت کی صلاحیت اونمین ہو اوسی مین اونکو مشغول کرے اور اونکے امور کا تکفل کرے اور ایک کام سے دوسرے کام کیطرف اوس

قیافہ شناسی نوکر کی

خوشرو نوکر

معیوب نوکر

صاحب حیا

تخصیص صنعت

ایک صناعت سے دوسری صناعت کیطرف متوجہ نکرے
بلکہ طبیعت اوسکی جس ہنر کیطرف مائل ہو اور آلات اوسکے
مہتیا ہون اوسی پر قناعت کرے کسواسطے کہ ہر طبیعت
مین ایک صناعت خاص کی استعداد ہوتی ہے اور خلاف
اس قاعدے کے کرنا گویا گھوڑے کو ہل مین جوتنا ہے اور بیل کو
سواری مین رکھنا ہے اور جب غلامونکو یا نوکرونکو کسی کام کا

مجبور نکرنا کام پر

حکم دین اور وہ انکار کرین تو اوسکو مان لینا اور اونکو اوسکام
سے معذور رکھنا بھی نچاہیے کہ دوسرونکو سبب دلیری
کا ہوگا بلکہ اگر عذر اونکا لایق پذیرائی ہو تو اوسکام سے
اونکو معذور رکھین اور دوسرا کام اونکے ذمے ڈالین
جو اوس سے بہتر اور اشرف ہو اور خادمونکے دلمین

طریقۂ وفاداری ملازم

اس بات کا سماجانا بہتر ہے کہ ہم یہانسے جدا ہوکر کہین امن
و آسایش نپائینگے ایسی صورت مین خادم وفا اختیار کرینگے
اور محبت و خیرخواہی و نصیحت و احتیاط بجالاوینگے
مگر یہ افعال خیرخواہی و محبت کے اونسے تب صادر

شریک منفعت ہونا ملازم کا

ہونگے جب وہ لوگ بھی اپنے آقا اور مخدوم کے مال و
نعمت مین شریک و سہیم ہوجائینگے اور اوسکی رحمت کو

جلسۂ چہارم تدبیر منازل

اپنی راحت اور اونکے رنج و تنگی و مصیبت کو اپنی نسبت موثر سمجھینگے
اور عزل و برطرفی سے امین ہونگے جب اونکو یہ تصور ہوگا
کہ مالک ہمارا ضعیف العقل و سست ہمت ہے ہم سے
گناہ و خطا ہونے پر نہ اسے سخت کریگا یا نکالدیگا اوسوقت
خدمتکو بطور عاریت کے بجالاوینگے مثال ایسے لوگونکی ڈاکوون
راہزنون سے ہے کسی کام مین نہ مالک کے نقصان کا اندیشہ
رکھتے ہین نہ دل لگاکر کام کرتے ہین بلکہ ہمت اونکی ہمیشہ
اسباب پر مصروف رہتی ہے کہ جسطرح سے ہوسکے روپیہ
جمع کرین تاکہ بوقت آقا سے جدا ہونیکے کام آوے اور
عمدہ بات اہل خدمت کی نسبت یہ ہے کہ باعث اونکی
حسن خدمتکا نہ ضرورت ہو نہ امید ہو نہ خوف بلکہ محبت
باعث ہو اور جو خدمت توجہ خاطر سے ہو وہ خدمت
دوستونکی کہلاتی ہے اور جو خدمت بضرورت یا بامید
ہوتی ہے وہ خدمت تاجرونکی ہے اور جو خدمت بخوف
ہے وہ خدمت غلامونکی ہے اور امور معاش مین خادمونکی
یعنے کہانے پینے کی چیزون مین اونکی کسیطرح خلل نڈالے
بلکہ اپنے حوائج پر مقدم رکہے اور رفع ایذا اونکے جملہ مایحتاج

بدنیت نوکر

اقسام ملازمین

اقسام خدمات

تقسیم کام بھی

مین ضروری سمجھے اور خدمت لینے مین ہمیشہ خیال رہے
کہ ہر قسم کے کام تقسیم کردین اور ہر شخص کو اوسکے کار معین
کا ذمہ دار بنادین اور دوسرےکو اوسکا دخیل نہونے دین تا
اوسے معذرت کی جگہ نہ ہو اگر اشخاص متعدد ایک کام مین
لازم ہون تو اونکو ایک دوسرے سے وابستہ رکہین اس حیثیت
سے کہ ہر شخص اپنے عہدے کا سرانجام کرتا رہے جیسا کہ
کلیہ تدبیر منزل و تشبیہ طبیب مین گزارش کیا گیا ہین جب
ہر شخص نوکر اور ملازم اپنی حالتِ معتدل پر آمادہ اور اپنی
اپنی کام پر مستعد رہیگا اور خوف حساب و کتاب اوسیکے
متعلق ہوگا تو ضرور وہ کام عمدہ طور سے انجام پذیر ہوگا
اور جب کل گھر کے اشخاص ملازمین کی یہ حالت ہوجائیگی تو
جملہ اشخاص متعلقین و ملازمین کار متعلقہ کو دل لگا کر انجام
دین گے کاہلی سستی تغافلی حیلہ جوئی ٹال مٹول حوالہ بہر و سیا
نکرینگے مگر صاحب خانہ کو ہر شخص کے کام کی نگرانی اور
محافظت ہر شخص کے لازمی حدود و اختیار کی اور زجر
و توبیخ کاہل و غافل کی اور تحسین و آفرین مستعد و کار
گذار کی ضروری ہے اور ہمیشہ خادمونکی سیاست و اصلاح

سرزنش صاحب خانہ

جلسہ چہارم تدبیر منازل

شہرونکے باشندونکی طبیعتین گرم بعض شہرونکی طبیعتین سرد
بعض مقامونکے طبایع خشک بعض کی تر اور اوسی مناسبت
سے امراض بہی مختلف اور معالجات بہی مختلف ہین اسی قیاس پر
ہر خطۂ زمین کے باشندے ایک یا چند اخلاق کے ساتھہ
موصوف ومخصوص ہوتے ہین — اہل عرب فصیح دلیر مسافر
پرور صادق مشہور ہین مگر مغلوب الشہوت جفا پیشہ قسی القلب
بہی ہوتے ہین — اہل عجم عقل وفراست وحسن معیشت وتدبیر و
علم ولطافت اور خوش بیانی کے ساتھہ ممتاز ہین مگر خود نما
سخن ساز یاوہ گو حریص زبان دراز بہی ہوتے ہین اہل روم
وفادار محبت شعار کفایت پیشہ ہوتے ہین مگر بخل و
ملامت پسندی بہی اونکی مشہور ہے ترک شجاعت شعاری
وخدمت شایستہ وخوب صورتی سے موصوف ہین مگر غدار
قسی القلب مشہور ہین — چینی محنت کش مطیع خدمت گزار
صناع زیرک ہوتے ہین مگر مغرور بزدل حیلہ ساز بدنیت پست
ہمت بہی ہین — تبت کے لوگ مضبوط ثابت القول
نیک طینت ہین مگر سادہ لوح کم فہم بہی ہین — اہل ہند قوی الحس
کثیر الفہم سریع الوہم اخاذ نقال دراک ہوتے ہین مگر کوتاہ ہمت

تاثیرات بلاد
خاصیت عرب
خاصیت عجم
خاصیت روم
خاصیت ترک
خاصیت چین
خاصیت تبت
خاصیت ہند